قیامت سے پہلے رونما ہونے والی علاماتِ صغریٰ اور عالمگیر واقعات
قرآن، حدیث اور موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں

کرۂ ارض کے آخری ایّام

محمد ابو متوکل

دارُالاشاعت کراچی

قیامت سے پہلے رونما ہونے والی علاماتِ صغریٰ اور عالمگیر واقعات
قرآن، حدیث اور موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں

کرۂ ارض کے آخری ایّام

مصنف

محمد ابو متوکل

مترجم

جناب رضی الدین سید صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : اپریل ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 296 صفحات

کمپوزنگ : محمد جاوید اقبال

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

........ملنے کے پتے........

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
London
Tel : 020 8911 9797, Fax : 020 8911 8999
Email : sales@azharacademy.com,
Website : www.azharacademy.com

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

1865

پیشِ لفظ

جناب محمد ابومتوکل انگریزی زبان کے ایک ممتاز اسلامی اسکالر ہیں ان کی ایک ضخیم کتاب ''Milestones To Eternity'' کو گذشتہ دنوں کافی مقبولیت حاصل ہوئی تھی اس کتاب کے ایک ضمیمے کو راقم نے اردو زبان میں ''عالمی حالات اور قیامت کی نشانیاں'' کے عنوان سے کتابچے کی شکل میں آج سے چار سال پہلے شائع کیا تھا جس کے اب تک ماشاءاللہ کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ موصوف کی ایک اور ضخیم انگریزی تصنیف ''Rediscovering The Message Of Christ'' ان دنوں پریس میں زیرِ طبع ہے پیشے کے اعتبار سے کمپیوٹر انجینئر جناب محمد ابومتوکل حساس دل رکھنے والے اسکالر ہیں جن کا مقصدِ زندگی دنیا میں اسلامی نظام کا قیام ہے۔

زیرِ نظر کتاب ان کی مذکورہ اصل کتاب ''Milestones'' کے تیسرے حصے کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے قیامت کی لاتعداد چھوٹی بڑی نشانیوں پر سیر حاصل بحث کی ہے اور یاد دہانی کے لئے وہ بار بار قرآن پاک کی آیتیں لائے ہیں۔ ان نشانیوں کا انہوں نے کئی مقامات پر سائنسی لحاظ سے تجزیہ بھی کیا ہے۔

''Milestones'' کا یہ تیسرا حصہ آج کل کے عالمی حالات پر بہت زیادہ منطبق ہوتا ہے دنیا آج بڑی تیزی سے قیامت کی جانب بڑھ رہی ہے جبکہ عالمی طور پر سرکش و غیر مسلم قوتیں مسلمانوں کو زمین سے مٹا دینے کی بھرپور کوشش کر رہی ہیں۔ مسلمان پریشان ہیں کہ وہ کہاں جا کر خود کو ان دہشت گردیوں اور بربریت سے محفوظ رکھ سکیں گے؟ خود ان کے اپنے ممالک بھی انہیں نشانۂ ستم بنانے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔

لیکن ان سب کے باوجود مسلمان دنیاوی چمک دمک سے جان چھڑانے پر تیار ہیں اور نہ قرآن وسنت ہی کی طرف لوٹنے پر آمادہ ہیں یہ کتاب مسلمانوں کو اپنے کھوئے ہوئے مقام کی طرف واپس لے جانے کی ایک اچھی کوشش ہے۔

رضی الدین سیّد
مترجم

تعارفی کلمات / التماسِ مصنف

﴿اللہ نے بہترین بیان نازل کیا ہے' ایک کتاب جس کی باتیں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی جاتی ہیں' جس سے ان لوگوں کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں' پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں ہوتا۔﴾ (سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۲۳)

الحمدُ للہ، میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا انتہائی شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ کتاب لکھنے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ کیونکہ اس کی مدد، رہنمائی اور لامحدود رحمتوں کے بغیر اس کام کا انجام پانا محض میرا ایک خواب اور دلی ناکام خواہش کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ وہ جو ایک پمفلٹ کی شکل میں اظہار کرنے کا ایک مبہم سا خیال آغاز میں تھا الحمدُ للہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کے طفیل پندرہ سال کے طویل عرصے میں ایک کتاب کی صورت میں رونما ہوا ہے جس کا ایک باب اردو میں اس مقالے کی شکل میں پیش ہے۔ اس کتاب کی تکمیل میں جن حضرات نے میری مدد و اعانت فرمائی میں ان کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے۔ میں ان سب کو اس کتاب کے انتساب میں شامل کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے عاجزانہ و مؤدبانہ دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو قبول فرمائے اور ہمیں اور ان تمام اصحاب کو جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی طور حصہ لیا، روز آخرت جب کچھ بھی کام نہ آئے گا بشمول دولت اور آل و اولاد اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے اور اپنے مقبول و منتخب بندوں میں جگہ دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ان سب پر بھی اپنی بے پایاں رحمتیں فرمائے جو اس کی راہ میں جد و جہد میں مصروف ہیں اور ان کی نیک کاوشوں کو کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

محمد ابو متوکل

بدھ ۱۹ اپریل ۲۰۰۶ء

بمطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

www.mutawakkil.150m.com

mutawakkil@hoshmail.com

فہرست مضامین

کرۂ ارض کے آخری ایام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت سے پہلے کی نشانیاں

حضرت نواس بن سمعان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ "جب بھی آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا آپ ﷺ نے اس کا ذکر کبھی غیر اہم طریقے سے کیا اور کبھی اسے بہت اہم حیثیت دی"۔ ہمیں ایسا لگتا تھا کہ وہ کھجور کے درختوں کے جھنڈ میں کہیں چھپا ہوا ہے جب ہم شام کو حضور ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار پائے تو آپ ﷺ نے سوال کیا کہ "تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟" ہم نے عرض کی کہ "اے اللہ کے رسول! صبح آپ نے ہم سے دجال کا ذکر کیا تھا اور کبھی اسے بہت اہم کر کے بتایا تھا اور کبھی اس کو بہت معمولی حیثیت دی تھی۔ آپ ﷺ کی گفتگو سے ہمیں ایسا لگتا تھا جیسے وہ کھجور کے درخت کے جھنڈ میں کہیں چھپا ہوا ہے۔

اس پر آپ ﷺ نے جواب دیا کہ "میں تمہارے بارے میں بہت ساری چیزوں سے خوف کھاتا ہوں جس میں سے ایک دجال بھی ہے اگر وہ میری موجودگی کے دوران برآمد ہو تو میں اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں نمودار ہو گا تو میری طرف سے اللہ ہی مسلمانوں کی حفاظت کرے گا اور دجال کے شر سے انہیں محفوظ رکھے گا۔

"دجال گھنگھریالے بالوں والا ایک نوجوان شخص ہو گا جس کی آنکھیں سوجی ہوئی ہوں گی اس کا حلیہ عبدالعزیٰ بن قحطان کی مانند ہو گا تم میں سے جو کوئی اپنی زندگی میں اسے پائے اسے چاہئے کہ وہ سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ شام اور عراق کے درمیانی راستہ میں سے نمودار ہو گا اور دائیں بائیں دونوں جانب اپنے فتنے پھیلائے گا اے عبداللہ! تم سچائی کے راستے پر قائم رہنا۔

ہم نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کب تک موجود ہو گا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا "چالیس دن" اور اس کا ایک دن ایک سال اور دوسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہو گا جب کہ بقایا دن تمہاری ہی طرح کے ہوں گے۔ ہم نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! (ﷺ) کیا ہماری ایک دن کی نماز بھی ایک سال کی نمازوں کے برابر ہو گی؟ آپ ﷺ نے

جواب دیا ”نہیں بلکہ تمہیں وقت کا اندازہ خود کرنا ہوگا اور اس کے بعد پھر تم نماز ادا کرنا۔“

ہم نے دریافت کیا کہ دجال کی رفتار کتنی تیز ہوگی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ”اتنی جتنی کہ ہوا سے چلنے والے بادل کی وہ لوگوں کے پاس آکر انہیں خرافات کی طرف دعوت دے گا لوگ اس کے غلط دین اور اس پر ایمان لائیں گے وہ آسمان کو حکم دے گا اور زمین پر بارش ہونے لگے گی وہ زمین کو حکم دے گا اور زمین پر تروتازہ سبزیاں اُگنے لگیں گی پھر شام کو ان کے جانور واپس آئیں گے ان کے کوہان بہت پھیل جائیں گے اور ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے۔ پھر کچھ دوسرے لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ لوگ اُسے مسترد کر دیں گے چنانچہ ان لوگوں کا مال و دولت اسی کے ساتھ چلا جائے گا۔ لوگ صبح اُٹھیں گے تو دیکھیں گے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں رہا پھر وہ ویران زمین کو حکم دے گا تو وہ اپنے خزانے اگل دے گی وہ اس طرح اس کے ساتھ رہیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے ساتھ رہتی ہیں، پھر وہ ایک نوجوان کو دعوت دے گا اور اسے تلوار سے دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ اس طرح زندہ ہوکر آئے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور ہنس رہا ہوگا اسی اثنا میں شام کی مشرقی جانب سے سفید مینار پر سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دو زرد کپڑوں میں ملبوس بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے اگر وہ سر جھکائیں گے تو ان کی بالوں سے نورانی قطرے ٹپکیں گے اور جب اسے اٹھائیں گے تو وہ قطرے چمکدار موتیوں کی طرح نیچے اتر آئیں گے اور کوئی ان کے سانس کی ہوا لگتے ہی مر جائے گا نیز ان کے سانس کی ہوا ان کے حد نظر تک ہوگی۔ پھر وہ دجال کو تلاش کریں گے تو وہ انہیں باب لُد پر مل جائے گا۔ وہ اسے قتل کر دیں گے، اور پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق مدت تک زمین پر قیام کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ وحی بھیجیں گے کہ میرے بندوں کو طور کی جانب لے جایئے اس لئے کہ وہاں میں نے اپنے ایسے بندے نازل کئے ہیں، ان سے لڑنے کی کسی کو تاب نہیں ہے، پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیں گے وہ اس طرح آئیں گے کہ وہ ہر بلندی سے پھسل پڑیں گے ادھر ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا پورا پانی پی جائے گا، پھر جب ان کا دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کریں گے جس سے وہ لوگ صبح تک سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر حضرت

عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی آئیں گے تو بالشت بھر زمین بھی ایسی نہ ہوگی جوان کی چربیوں، بدبو اور خون سے بھری ہوئی نہ ہو، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی طرف ایسے پرندے بھیجیں گے جن کی گردنیں اونٹ کی طرح ہوں گی وہ انہیں اٹھا کر مہبل کی طرف پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے کہ اسے مٹی کا گھر یا کوئی خیمہ نہیں روک سکے گا۔ اس وجہ سے زمین دھل کر آئینے کی طرح صاف شگاف ہو جائے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنے پھل اُگل دو، اور برکت واپس لاؤ، چنانچہ ایک پورا گروہ ایک انار کے درخت سے کھائے گا اور اس کے لوگ اس کے چھلکے سے سایہ کریں گے، نیز دودھ میں اتنی برکت پیدا کر دی جائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی۔ ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ اور ایک بکری کے دودھ سے ایک کنبہ سیر ہو جائے گا وہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجیں گے کہ وہ ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی اور باقی صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح راستے میں بدکاری کرتے پھریں گے اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ (ترمذی باب الفتن)

کفر اسلام کے ساتھ جنگ میں ہے اور اسلام کفر کے ساتھ جنگ میں ہے دجال مہدی کے ساتھ جنگ کرے گا اور مہدی دجال کے ساتھ جنگ کریں گے۔ پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام...... دنیا میں واپسی کے بعد دجال کو ہلاک کر دیں گے۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا "میری امت بارش کی طرح ہے نہیں کہا جا سکتا کہ آیا اس کا اول بہتر ہے یا آخر؟"

(ترمذی، مشکوٰۃ)

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾

"یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو (مگر یہ لوگوں کی کارستانی ہے) کیونکہ انہوں نے آپس میں دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ سب کو ہماری ہی طرف پلٹنا ہے۔" (انبیاء ۹۳-۹۲)

[1] ...... تھا مسن احمد، دجال، وہ بادشاہ جس کے جسم پر کپڑے نہیں ہیں۔ طہٰ پبلشرز لندن ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۶ء۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾

''اے نبی ہم نے تو تم کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ان سے کہو میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے پھر کیا تم سر اطاعت جھکاتے ہو؟ اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں نے علی الاعلان تمہیں خبردار کر دیا ہے، اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ خبر جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے قریب ہے یا دور؟ اللہ تعالیٰ وہ باتیں بھی جانتا ہے جو بآواز بلند کہی جاتی ہیں اور وہ بھی جو تم چھپا کر کرتے ہو۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ دیر تمہارے لئے ایک فتنہ ہے اور تمہیں ایک وقت خاص تک کے لئے مزے کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے''۔ (انبیاء۱۰۷،۱۱۱)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ہر اُمت کے لئے ایک رسول ہے (یونس:۴۷)

تمام لوگ ایک ہی امت تصور کئے جائیں گے

اس آخری آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔ امت کا لفظ یہاں محض قوم کے معنی میں نہیں ہے بلکہ ایک رسول کی آمد کے بعد اس کی دعوت حق جن لوگوں تک پہنچے وہ سب اس کی امت ہیں، نیز اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ رسول ان کے درمیان زندہ موجود ہو بلکہ رسول کے بعد بھی جب تک اس کی تعلیم موجود ہے اور ہر شخص کے لئے یہ معلوم کرنا ممکن ہو کہ وہ درحقیقت کس چیز کی تعلیم دیتا تھا، اس وقت تک دنیا کے سب لوگ اس کی امت ہی قرار پائیں گے اور ان پر وہ حکم ثابت ہوگا جو اس آیت میں آگے (بیان کیا گیا ہے) اس لحاظ سے محمد ﷺ کی تشریف آوری کے بعد تمام دنیا کے انسان آپ کی امت ہیں اور اس وقت تک رہیں گے جب تک قرآن اپنی خالص صورت میں موجود ہے۔ اسی وجہ سے اس آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ''ہر قوم میں ایک رسول ہے بلکہ ارشاد یہ ہوا کہ'' ہر امت کے لئے ایک رسول ہے؟۔

یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت کہ گھڑی کب آئے گی؟ تاہم اپنی رحمت کی صفت کے تحت اس نے اس کے بارے میں ایک عمومی خاکہ بتا دیا ہے، اس نے قرآن وحدیث کے ذریعے سے ہمیں کئی نشانیوں سے آگاہ کیا ہے تاکہ انسانیت کی راہنمائی کی جاسکے، اور اسے سیدھے راستے پر رکھا جاسکے، روز جزا کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زمین پر فتنے اور بدعنوانیاں پورے طور پر چھا جائیں گی، ان نشانیوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دنیا جو حضور ﷺ کے زمانے سے اس دور تک پہلے ہی کافی بگڑ چکی ہے وہ آخر کار اپنے انجام کو پہنچ جائے گی، وہ مفروضے اور تصورات جنہیں پرانے وقتوں کے لوگ ناقابل عمل اور غیر حقیقی تصور کرتے ہیں اور جو آج غیر تعلیم یافتہ شخص کے بھی دن کے خواب کی مانند ہیں۔ مستقبل میں وہ بے شمار لوگوں کے طرز زندگی کی صورت اختیار کر جائیں گے۔

اس کتاب میں قیامت کی یہ نشانیاں، چھوٹی اور بڑی دونوں تفصیل کے ساتھ بیان کی جائیں گی۔

سربلندئ ہلال

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی بنیاد پر) نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

''میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں (یعنی میرے مختصر سے جملے میں وسیع وعریض معنی پوشیدہ ہیں) اور دشمنوں پر میرا رعب قائم رہتا ہے، اس وقت کہ جب میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ دنیا کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں پر رکھی گئی ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت کے آخر میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ ''اب اللہ کے نبی ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور تم لوگ ان خزانوں کو استعمال بھی کر رہے ہو، اور انہیں تلاش بھی کر رہے ہو۔'' (بخاری کتاب، قرآن وسنت کو مضبوطی سے پکڑو)

قرآن وحدیث سے یہ بات بالکل واضح ہے، کہ قیامت سے پہلے اسلام ساری زمین پر بااقتدار اور دین کے کل مفہوم میں سامنے آکر چھا جائے گا، صورت حال یکسر الٹ جائے گی اور سرمایہ دارانہ نظام کو واشنگٹن میں اور جمہوریت کو یورپ میں کوئی پناہ نہ مل سکے گی، یہ دونوں نظام دور جاہلیت کے طاغوت کی طرح مٹ جائیں گے اور توحید کے پرچم تلے سمٹ آئیں گے، ماضی کی طرح کفر کے بچے بڑھ کر اسلام کی مشعل کو خود تھام لیں گے اور اسے لے کر کفر کی

سرزمین میں داخل ہوں گے، اسلام کے نور سے پھر ساری دنیا جگمگا جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک نام دنیا بھر میں اس کے مخلص، جانثار اور متقی افراد کی زبان پر ہوگا اور اس کی شریعت کلی طور پر رائج ہو جائے گی، اسلام کا سورج پھر کبھی نہ ڈوبنے کے لئے طلوع ہوگا اور شمال، جنوب اور مشرق و مغرب ہر جگہ اپنی کرنیں بکھیرے گا، اور تب جا کر وہ آیت اپنا صحیح مفہوم پیش کرے گی جو سورۂ مؤمنون میں درج ہے۔

وَإِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

''اور تم لوگ سب ایک ہی امت سے تعلق رکھتے ہو، میں ہی تمہارا اللہ ہوں لہٰذا تم مجھ ہی سے ڈرو۔'' (سورۂ مؤمنون آیت نمبر ۵۲)

ذیل کی حدیث سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان کس طرح آزمائشوں سے گذارے جائیں گے! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔ کہ

''مؤمن کی مثال ایک تازہ سبز پودے کی مانند ہے جو ہوا کے ہر جھونکے سے ادھر ادھر مڑ جاتا ہے مگر اس کے باوجود اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے، مؤمن کا طرز عمل بھی اسی کی مانند ہوتا ہے وہ بھی (ہوا کی طرح) آزمائشوں سے جھک جاتا ہے (لیکن تازہ سبز پودے کی مانند جلد ہی سیدھا ہو جاتا ہے) دوسری طرف کافر کی مثال شمشاد (پائن) کے درخت کی سی ہے، وہ سخت اور سیدھا ہی رہتا ہے مگر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔'' (بخاری کتاب التوحید)

دجال سے قبل کے دور کی خصوصیات

آپ کو یقیناً آزمائشوں سے دوچار کیا جائے گا۔

۱)......آپ کے مالوں کے ذریعے

۲)......جائیدادوں کے ذریعے

۳)......اپنی زندگیوں کے ذریعے

۴)......اور صحیفے دیئے جانے والی پہلی قوموں (یہودیوں اور عیسائیوں) کی جانب سے آپ کو دکھ دینے والی خبریں ملیں گی۔

۵)......اور ایسی ہی خبریں آپ کو مشرکوں کی جانب سے بھی سننے کو ملیں گی۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

''تاہم اگر آپ ان سب حالات میں صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہیں تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔'' (سورۂ آل عمران ۱۸۶)

(اور یہی ہر معرکے میں آپ کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کریں گے)

چنانچہ دجال کے خاتمے تک اللہ تعالیٰ کے یہ دشمن مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کرتے رہیں گے اور انہیں دباؤ میں رکھتے رہیں گے، یہ قابل رحم صورت حال مسلمانوں کے ساتھ تیسرے دور یعنی دورِ خلافت کے خاتمے کے وقت ہی سے جاری ہے، جبر کی حکمرانی کا موجودہ دور دورِ خلافت کے احیاء کے آخری دور تک جاری رہے گا اس کے بعد اس دنیا پر اسلام کی حکمرانی کا دور واپس آ جائے گا۔

بہر حال تابناک ایام کے آنے سے پہلے تک موجودہ جبر والے دور سے گذرنے کی وجہ سے ایک طرف تو مؤمنوں کو زبردست چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور دوسری طرف اس کی وجہ سے کھرے مؤمنوں اور منافقوں کے درمیان شناخت آسان ہو جائے گی، نفاق نے آج کے اکثر و بیشتر مسلمانوں کے دل میں گھر کر لیا ہے۔

مسلمانوں کی وعدہ شدہ آخری کامیابی حاصل ہونے تک اول تو بہت ساری نشانیاں طویل عرصے سے ہمارے سامنے آ چکی ہیں اور دوم یہ کہ بہت ساری نشانیاں ابھی آنی باقی ہیں۔

☆...... معصوم مسلم مرد، عورتیں اور بچے ہلاک کئے جائیں گے اور پھر بھی ہمیں قاتل اور بربریت پسند کہا جائے گا، اس طرح مسلمانوں کے قتل عام کو جائز قرار دے دیا جائے گا۔

☆...... مسلمانوں کو دبایا جائے گا اور ان کے خلاف سازشیں کی جائیں گی اور پھر بھی ہمیں دہشت گرد کہہ کر پکارا جائے گا، اس طرح دہشت گردی اور ظلم ستم عالمی ثقافت کا حصہ بن جائیں گے۔

☆...... تمام مسلمان ''مشکوک'' کہلائیں گے اور جو لوگ ان سے اظہار ہمدردی کریں گے وہ ''ہدف'' سمجھے جائیں گے، اس کے علاوہ جو لوگ عملی مسلمان ہوں گے وہ سیدھے سیدھے دہشت گرد کہلائیں گے۔

☆...... ہمارے ممالک ہی لوٹے اور برباد کئے جائیں گے اس کے باوجود ہمیں کو مجرم کہہ کر پکارا جائے گا۔

☆......بعض مسلم ممالک شدید سختیوں سے دوچار کیے جائیں گے اور ''اقتصادی پابندیوں'' کے نام سے ان کا گھیراؤ کیا جائے گا۔

☆......اللہ تعالیٰ کے دشمن مسلم ممالک کی دولت اور وسائل پر قبضہ کر کے انہیں خود مسلم ممالک کے خلاف استعمال کریں گے۔

☆......مسلمانوں کو دبانے کی خاطر کئی بار ''خندق'' جیسی صورت حال پیدا کی جائے گی۔ ❶

☆......منافقین اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ مل کر ان کی مدد کریں گے اور مؤمنوں کے خلاف غلط بیانیوں کا سہارا لیں گے۔

☆......مسلمانوں کی اکثریت بے بسی کے ساتھ بس اتنا ہی کہہ سکے گی کہ ''ہم کیا کریں، ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکتے''۔

☆......کفر کا رعب بڑھتا رہے گا یہاں تک کہ یہ بڑھ کر دجال کی شکل میں ظاہر ہوگا، یہ دجال جھوٹ، فریب، استحصال اور ظلم میں ماہر ترین ہوگا، جس کی تکمیل میں شیطان نے بے انتہا محنت کی ہے۔

نوسٹرے ڈے مس کی پیشگوئیاں:

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(اے ایمان والو!) اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں راہ راست سے ہٹا دے، حالانکہ درحقیقت وہ اپنے سوا کسی کو گمراہی میں نہیں ڈال رہے ہیں'' (آل عمران آیت ۶۹)

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾

''اے اہل کتاب کیوں حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر مشتبہ بناتے ہو؟ اور کیوں جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہو؟'' (آل عمران آیت ۷۱)

فی زمانہ کوئی تحقیق مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ نوسٹرے ڈے مس کا تذکرہ نہ کیا جائے

❶ ......یعنی تمام کافر قومیں متحد ہو کر یلغار کریں گی۔ (مترجم)

نوسٹرے ڈے کی پیشین گوئیوں کی بنیاد اس کا مذہبی کتابوں اور احادیث کا مطالعہ ہے۔ اس کی پیشن گوئی کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ وسیع بہت ہیں اور بے شمار معاملات پر ان کا انطباق کیا جاسکتا ہے اسی لئے کئی افراد نے اس کی پیشگوئیوں کو خود اپنے تصورات کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی ہے وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس پیش گوئی کا کون سا حصہ ان کے اپنے نظریات کے مطابق ہے؟ اس کے باوجود اب تک کوئی بھی شخص نوسٹرے ڈیمس کی تمام پیشن گوئیوں کو سمجھنے کے قابل نہیں ہوسکا ہے اس کی پیشن گوئیوں کے ضمن میں ایک فرد کو مندرجہ ذیل نکات ذہن میں رکھنے چاہئیں۔

[۱]......اس کا علمی ماخذ (مثلاً انجیل) بذاتِ خود تحریف شدہ اور ناقابل اعتماد ہے چنانچہ یہ ماخذ آخر کیسے کسی صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں؟ تحریف شدہ ماخذ کے نتائج خود ماخذ سے بھی زیادہ غلط ہوسکتے ہیں۔

[۲]......ماخذ کے غلط ہونے کی وجہ سے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی، دجال، اور یاجوج ماجوج کے بارے میں بہت زیادہ ٹھوکریں کھائی ہیں۔

[۳]......بہت سے محققین الزام لگاتے ہیں کہ نوسٹرے ڈیمس کا باپ صیہونیوں کا نمایاں سازشی فرد رہا ہے اس نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر الہامی کتابوں اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا ہے بعد میں انہوں نے کوشش کی کہ ان پیشن گوئیوں کی ایسی تشریح کی جائے کہ آنے والے واقعات پر وہ پوری طرح اتر سکیں (بلکہ بعض اوقات تو انہوں نے ان واقعات کو روکنے کی خاطر قدم بھی اُٹھایا ہے) اس کی ایک مثال الغرقد کے درختوں کی کاشت ہے جو انہوں نے 'لُدّ' کے قریب (40000) کی تعداد میں لگائے ہیں۔ ❶ اس طرح ان محققین نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ نُوسٹرے ڈیمس کی پیشین گوئیاں ''صیہونیوں کے بڑوں'' (Elders of Zion) کی محض شاعرانہ تشریح ہیں۔ اب کوئی فرد خود ہی آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ پیشن گوئیاں کس حد تک درست ہیں۔

[۴]......حضور ﷺ کی دابۃ الارض (زمین کے خوفناک جانور) اور اس کی آگ کے متعلق پیشین

❶......مسلم کی ایک حدیث کے مطابق الغرقد کا درخت یہودیوں کی پناہ گاہ کے طور پر خاموش رہے گا جبکہ باقی تمام درخت اور پتھر ان کی موجودگی کے خلاف پکار پکار کر اعلان کریں گے۔ (مترجم)

گوئیاں جو لوگوں کو حشر کے میدان میں ایک جگہ اکٹھا کر دے گی اس کے بیان میں کہیں نہیں ملتی ہیں ایسا اس لئے ہے کہ یہ پیشین گوئیاں ان صحیفوں میں موجود ہی نہیں ہیں۔

[۵]......اس پر اس بات کا بہت دباؤ تھا کہ آیا مستقبل میں قیادت کے لئے کوئی اہم شخصیت موجود ہوگی یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ مستقبل کے بارے میں پیشن گوئی اس خوف کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی کہ پیش گوئی کرنے والے کو کیا نقصان پہنچے گا؟ خاص طور پر اس لیے کہ اسے پتہ ہو کہ وہ سچی پیشین گوئیاں کر رہا ہے۔

[۶]......اس کی تفصیلی تحریر عام طور پر عمومی ہے یہی وجہ ہے کہ مختلف لوگ اس کی تعبیر مختلف طریقے سے کرتے ہیں اس کی تحریر کو آنے والے یا گذرے ہوئے واقعات پر منطبق کرنے کے لئے کوئی بھی فرد بآسانی اپنے مطلب کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔

[۷]......حدیث کی موضوع روایات کو اگر مستند احادیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس کی بنیاد پر نکالے گئے نتائج نوسٹرے ڈیمس کی شاعرانہ نظموں پر تحقیق کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

کافروں کے لئے تو نوسٹرے ڈیمس کا کام ممکن ہے بڑی اہمیت رکھتا ہو کیونکہ انہوں نے اب تک ان اصل پیشن گوئیوں کو نہ دیکھا اور نہ پڑھا ہے جو ہمیشہ درست ثابت ہوتی ہیں اس کی پیشین گوئیاں آنے والے واقعات کا طے شدہ حساب کتاب ہوتی ہیں۔ کفر کا تو طریقہ ہی یہ ہوتا ہے کہ افسانوں، مفروضوں، الہامی پیش گوئیوں اور ماہرانہ تجزیوں سب کو ملا جلا کر ایک کر دیتے ہیں جو پہلے ہی پیشین گوئی کرنے والے کی اختراع اور مفاد سے وابستہ ہوتا ہے تاہم مؤمن جو قرآن وحدیث کی سچی آگاہیوں کا مزاج رکھتے ہیں ان کے لئے نوسٹرے ڈیمس کی پیشین گوئیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اگرچہ قرآن وسنت واقعات کو سچائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں اس کے باوجود لوگ نامعقول دلائل اور بے بنیاد اعتراضات کے باعث سچائی کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے تمنائی ہوتے ہیں۔

پیش گوئی کا مطالعہ:

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے، اللہ سے ڈرتے رہو اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔'' (الحشر آیت: ۱۷)

مستقبل کے مطالعے کی خاطر کئی اصولوں کو سامنے رکھنا پڑتا ہے لیکن اس مقام پر ہم صرف ایک اصول کا ذکر کریں گے اور وہ ہے تقویٰ کا اعلیٰ مقام یہ ایک اہم اصول ہے کیونکہ تاریخ نے گواہی دی ہے کہ لوگ پیش آنے والے واقعات کی حسب مطلب توجیہہ کرتے ہیں اور ان کا غلط استعمال کرتے ہیں پچھلی قوموں کی گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے۔

قیامت کی چھوٹی نشانیاں

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذۡكُرْ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۰۵﴾

اے نبی! (ﷺ) جب تم ان لوگوں کے سامنے کوئی معجزہ ❶ پیش نہیں کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے لئے کوئی نشانی کیوں نہ انتخاب کر لی؟ ان سے کہو ''میں تو صرف اس وحی ❷ کی پیروی کرتا ہوں جو میرے ربّ نے میری طرف بھیجی ہے، یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے، اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے قبول کریں جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔ اے نبی (ﷺ) اپنے رب کو صبح و شام یاد کرو، دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ، تم ان لوگوں کے ساتھ نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔'' (سورۂ اعراف آیات ۲۰۳، ۲۰۵)

❶ ...... بخاری کی روایت کے مطابق انس ؓ فرماتے ہیں کہ قریش مکہ حضور ﷺ سے معجزہ طلب کرتے تھے جس کے جواب میں حضور ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔

❷ ...... یعنی قرآن جو انسانیت کی ہدایت کے لئے بذاتِ خود ایک معجزہ ہے بدقسمتی سے جو لوگ سچائی کو رد کرتے ہیں وہ اس کا انکار کرتے رہیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات نہ کر لیں۔

قیامت کی وہ چھوٹی چھوٹی نشانیاں جو آپ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں، ان کا ظہور آپ ﷺ کی وفات کے فوراً بعد شروع ہو گیا تھا، اور قیامت کے دن کے آنے تک جاری رہے گا، قیامت کا دن ہی دراصل دائمی انصاف کا دن ہے، آپ ﷺ کی بیان کردہ چھوٹی نشانیاں بے شمار ہیں جن میں سے کچھ ظاہر ہو چکی ہیں، کچھ ظاہر ہو رہی ہیں اور کچھ مستقبل میں ظاہر ہوں گی۔

اب ہم قیامت کی چند چھوٹی علامات کو ذرا تفصیل سے بیان کریں گے۔

ٹڈیوں کا معدوم ہونا

حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اُس سال ٹڈیاں دیکھنے کو نہیں ملیں، جس سال آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر بے حد پریشان ہوئے اور تحقیقات کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک فرد کو یمن کی طرف دوسرے کو عراق کی طرف اور تیسرے کو شام کی طرف روانہ فرمایا۔

وہ قاصد جو یمن کی طرف گیا تھا اس نے مٹھی بھر ٹڈیاں لا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پھیلا دیں جب آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو کہا ''اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسمیں پیدا کیں جن میں سے چھ سو قسم کے پرندے اور جانور سمندر میں اور چار سو قسم کے پرندے اور جانور زمین پر پیدا کئے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے پہلی نسل جو معدوم ہو گی وہ ٹڈیوں کی نسل ہے پھر ان کے بعد دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے اس طرح غائب ہوتی جائیں گی جیسے تسبیح کے دانے بکھر جاتے ہیں۔ (البیہقی و مشکوٰۃ)

ٹڈیوں کی معدومیت کی نشانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور ہی میں ظاہر ہو گئی تھی، اس کے بعد دوسرے قسم کے جانور دنیا سے ناپید ہونا شروع ہوئے یہاں تک کہ آج یہ حال ہے کہ ان جانوروں کو باقی رکھنے کی باقاعدہ مہم چلائی جا رہی ہے۔ قاعدے اور قوانین بنائے جا رہے ہیں کہ لوگوں کو ان جانوروں کو مارنے، زخمی کرنے اور برباد کرنے سے روکا جائے۔

جانوروں کے حقوق کے نگہبان حضرات کا دعویٰ ہے کہ جس رفتار سے ان دنوں شیر کی نسل معدوم ہو رہی ہے اس لحاظ سے اب صرف چند سو دن ہی باقی رہ گئے ہیں۔[2]

---

[1] ...... خلفائے راشدینؓ کا یہ منفرد طرز عمل تھا کہ وہ کسی بھی پہلو سے بے خبری نہیں رکھتے تھے اور اس بارے میں لوگوں کو فوراً آگاہی دیتے تھے۔

[2] ...... یہ ایک بہت ممتاز اشتہار ہے جو star ٹی وی پر دکھایا جاتا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ 2000 دنوں میں (یعنی پونے چھ سالوں میں) باقی ماندہ ۵۰۰۰ شیر بھی دنیا سے معدوم ہو جائیں گے۔

قیصر و کسریٰ کا خاتمہ، صحابہ رضی اللہ عنہم کی فتح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

☆......(ایران کا بادشاہ) خسرو ہلاک ہو جائے گا۔

☆......اور (روم کا بادشاہ) قیصر ہلاک ہو جائے گا۔

☆......اور یہ کہ اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

☆......قسم ہے اس خدا تعالیٰ کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے (مسلم ❶)

حضور ﷺ نے اسی طرح کی اور بھی احادیث میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوش خبری دی کہ وہ اپنے وقت کی دو عظیم طاقتوں (بزنطینی اور فارسی شہنشاہیت) پر فتح حاصل کریں گے آپ ﷺ نے یہ پیشین گوئی اس وقت کی تھی جبکہ مسلمانوں کو انتہائی بے دردی کے ساتھ کچلا جا رہا تھا یہ پیشین گوئی حضور ﷺ کی وفات کے ٹھیک دس سال بعد حرف بحرف پوری ہوگئی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو فتنوں کے بارے میں حضور ﷺ کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تو بڑے بہادر ہو (کہ یاد ہونے کا اعلان کر رہے ہو) بھلا کہو کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے "آدمی کو جو فتنہ اس کے گھر والوں، مال، جان، اولاد، اور ہمسائے سے درپیش ہوتا ہے تو اس کا کفارہ روزے، نماز، صدقے اور اچھی بات کے حکم کرنے اور بری بات کے منع کرنے سے ہو جاتا ہے" اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس فتنے کے بارے میں نہیں پوچھتا، میں تو اس فتنے کی بابت پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح موج مارے گا (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا) میں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو اس فتنے سے کیا غرض ہے آپ کے اور اس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا؟ یا کیا وہ کھل جائے گا؟ میں نے کہا کہ نہیں وہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ ایسا ہے تو پھر وہ کبھی بند نہ ہوگا کیونکہ جب وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا تو پھر وہ بند کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم لوگوں نے حذیفہ

❶......کتاب الفتن۔

ؓ سے کہا حضرت عمرؓ کو (دروازے کے بارے میں) معلوم تھا فرمایا: ہاں، جیسے یہ معلوم تھا کہ دن کے بعد رات ہے۔ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم لوگ حذیفہؓ سے پوچھنے میں ڈرے کہ وہ دروازہ کون سا ہے؟ دریافت کرنے پر حضرت حذیفہؓ نے فرمایا وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی اپنی ذات تھی۔ (مسلم، کتاب الفتن)

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ فتنہ ابتداء میں کس طرح اُٹھتا ہے اور پھر کس طرح وہ تیزی سے پھیل جاتا ہے! پہلے یہ انفرادی سطح سے شروع ہوتا ہے ایک شخص گناہ میں مبتلا ہوتا ہے پھر پورے خاندان کی اخلاقی و دینی حالت خراب ہوتی ہے پھر یہ گناہ پڑوسیوں اور دوستوں میں چھوت کے مرض کی طرح پھیل جاتا ہے اس طرح بدی کا یہ دائرہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے۔

مزید یہ کہ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد مسلم معاشرہ آہستہ آہستہ فتنوں کے سیلاب میں مبتلا ہوتا چلا گیا، حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی یکے بعد دیگرے شہادت نے مسلمانوں کو پھر کمزور اور غیر متحد ہی کیا، اس معاملے میں بہت تھوڑے افراد ہی کو کچھ احساس ہے تاہم معاملے کو پوری طرح وہ بھی نہیں سمجھ پائے ہیں۔

مشرق کے کلین شیو قراء حضرات

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مشرق سے ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ لوگ اسلام میں واپس نہیں آئیں گے کیونکہ تیر واپس کمان میں نہیں آسکتا۔ لوگوں نے سوال کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) ان کی نشانیاں کیا ہوں گی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ان کی نشانی یہ ہوگی کہ انہیں اپنی داڑھیوں کو منڈوانے کی عادت پڑی ہوگی۔ (بخاری [1])

یہ حدیث مسلمانوں میں رائج ماحول کی صحیح عکاسی کرتی ہے، اسلام سے ان قاریوں کا بہت معمولی سا تعلق ہے جب کہ نفاق ان کے اندر بری طرح دھنسا ہوا ہے اس کے باوجود وہ خوبصورت آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

---

[1] ..... کتاب التوحید۔

لیکن مجموعی طور پر مسلم معاشرہ اسلام کے دائرے سے باہر ہوگا، ہمارے معاشرے کا بنیادی تجزیہ ہمیں بتاتا ہے کہ عام طور پر مسلم معاشرے اس ثقافت کی پیروی کرتے ہیں جس میں اسلام اور غیر اسلام دونوں ملے ہوئے ہوں۔

حجاز سے آگ اٹھے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ حجاز سے ایک ایسی آگ نہ نکلے جو بصرہ کے اونٹوں کی گردنوں کو بھی منور کردے۔'' (بخاری و مسلم [1])

جس شہر (بصرہ) کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ مدینہ اور دمشق کے درمیان دمشق سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ممکن ہے کسی کو یہاں یہ خیال ہو کہ مندرجہ بالا حدیث ایک دوسری حدیث سے ٹکراتی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ وہ آگ عدن سے نکلے گی، اس کی حقیقت یہ ہے کہ عدن کی آگ قیامت کے بالکل آخری ایام میں ظاہر ہوگی۔ جب کہ اس حدیث میں بیان کی گئی آگ ۶ جمادی الآخری ۶۵۴ ہجری میں ظاہر ہوئی تھی اور بڑی تیزی سے دور دور تک پھیلنے لگی تھی، بعد میں کہیں تین مہینے بعد جا کر یہ آگ بجھائی جا سکی تھی اور تب تک اس نے سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا تھا۔

خودکشی کے خیالات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر سے گزرے اور اس خواہش کا اظہار نہ کرے کہ کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں اندر لیٹا ہوا ہوتا، ایسی خواہش وہ شخص کسی مذہبی جوش کی بنیاد پر نہیں بلکہ دنیا کی آفتوں اور پریشانیوں سے گھبرا کر مرے گا۔'' (متفق علیہ، بخاری، مسلم، ریاض الصالحین، کتاب الفتن)

دنیا میں اپنی عمر کے اختتام تک زندگی بسر کرنا اور کبھی نہ ختم ہونے والے دکھوں اور غموں کو جھیلنا اور اعصاب شکن ماحول سے دوچار رہنا لوگوں کو فی الحقیقت موت کی تمنا کرنے پر مجبور

[1] ..... کتاب الفتن۔

کردے گا، ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی کے اس تیز رفتار دور میں لوگ مادیت کے اندر پوری طرح دھنس گئے ہیں یہاں تک کہ نہ تو ان کے دلوں کو آرام ملتا ہے اور نہ ان کے دماغ سلگتے مسائل کی کش مکش سے آزاد ہوتے ہیں۔

تفریح کے سادہ نام پر خیالی جنت کے پیچھے دوڑتے رہنا آج کے انسان کا مقصدِ حیات بن گیا ہے۔ دلوں کا امن وسکون آج گفتگو کا محض ایک موضوع بن کے رہ گئے ہیں، اس بات کا احساس ہی نہیں کیا جاتا کہ مادیت کا دیو ہی انسانوں کے تمام خوف اور دہشت کا سبب ہے جو انہیں سرمایہ پرستوں کے منافع کی خاطر جدوجہد میں کھپائے ہوئے ہے یہی جگہ ہے کہ فی زمانہ رضاکارانہ خودکشیوں کی شرح گذشتہ کسی بھی دور سے تجاوز کرگئی ہے یہ صورت حال حضور ﷺ کی پیشنگوئی اور تنبیہ کے عین مطابق ہے۔

ظالم لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔

''ایک زمانہ ایسا آئے گا جب آدمی اس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ جو مال اس نے کمایا ہے وہ حلال اور جائز ہے یا نہیں۔ (بخاری ❶)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے ایام میں ظالم لوگوں کو سب سے زیادہ خوفناک نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ (مسلم ❷)

ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اس قدر دنیا پرست ہوگئے ہیں کہ انہیں اس بات کی مطلق پرواہ ہی نہیں ہے کہ جن ذرائع سے وہ مال دولت سمیٹ رہے ہیں، آیا وہ ناجائز غیر انسانی، غیر اخلاقی اور ظالمانہ ہیں یا نہیں؟ ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ کسی طرح بھی ذرائع و وسائل پر ان کا تسلط ہوجائے ۔لوگوں کی اخلاقیات اس حد تک بگڑ گئی ہیں کہ ان کا ضمیر بھی انہیں غلط ذرائع استعمال کرنے پر ملامت نہیں کرتا، انہوں نے اپنے ضمیر کو اتنا زیادہ دبا دیا ہے کہ اب وہ گونگا بن گیا ہے، ان کے دل اتنے سخت ہوگئے ہیں کہ حقیقی محبت کی قدر و قیمت اور پڑوسیوں کے حقوق کی بھی کوئی کشش انہیں محسوس نہیں ہوتی۔

---

❶ ..... کتاب بیع وتجارۃ۔

❷ ..... کتاب الفقر۔

بلا وجہ کی قتل و خونریزی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قتل کرنے والے کا یہ پتہ نہ ہو کہ اس نے قتل کیوں کیا ہے اور مقتول کو یہ پتہ نہ ہو کہ وہ کیوں قتل کیا گیا ہے۔ (مسلم، مشکوۃ ❶)

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے قریب علم اٹھالیا جائے گا، اور ''الھرج بڑھ جائے گا۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ''الھرج'' سے آپ کی کیا مراد ہے۔ یا رسول اللہ؟ (ﷺ) فرمایا ''قتل'' (بخاری، مسلم، ترمذی ❷)

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب:

☆......وقت چھوٹا ہو جائے گا۔

☆......علم گھٹ جائے گا۔

☆......فتنہ ظاہر ہو جائے گا۔

☆......لوگوں کے دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا۔

☆......اور ''ہرج'' کا راج ہو جائے گا۔

سوال کیا گیا کہ ہرج سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا ''قتل، قتل''۔ (بخاری، ابو داؤد)

اسی لفظ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہرج حبشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی قتل کے ہیں'' (بخاری کتاب الفتن)

ہم نے دیکھا کہ مندرجہ بالا پیشین گوئیوں میں حضور ﷺ نے ہمیں پہلے ہی آگاہ کر دیا ہے کہ قیامت کے قریب قتل و خونریزی بے انتہا ہو گی، آج ہم دیکھتے ہیں کہ بوسنیا، کشمیر، فلسطین، اریٹیریا، وسطی ایشیا اور تمام دنیا میں مظلوم اور بے قصور مسلمانوں کا خون دریا کی طرح بہایا جا رہا ہے، محض اس وجہ سے کہ ان کا ایک ہلکا سا تعلق اسلام کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ ❸

---

❶......کتاب الفتن۔

❷......کتاب العلم۔

❸......پختہ ایمان والے مسلمانوں کی تعداد تو آج کی دنیا میں آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ (مترجم)

پھر ہم اس دور میں یہ بھی دیکھتے ہیں کہ قتل وخونریزی بلا کسی سبب کے ہو رہی ہے، احادیث میں بھی اس قسم کے جانکاہ واقعات سے بہت زیادہ آگاہ کیا گیا ہے۔ بلا تفریق ہلاکت کی خبریں ویسے ہی ہم بہت سنتے ہیں جو کبھی پناہ گزین کے کیمپوں میں اور کبھی بے وقعت چیزوں کے حصول کی خاطر ہوتی رہتی ہیں، اسی عنوان کے تحت درج کی گئی پہلی حدیث (یعنی نہ مارنے والے کو اور نہ مرنے والے کو اپنے عمل کی کوئی واقفیت ہوگی) کے مطابق ایک مثال ہمیں مسلم ممالک مثلاً پاکستان ہی میں بہت ملتی ہے۔

بخل و کنجوسی

اگر چہ کہ اس وقت دنیا میں دولت، غذا اور ذرائع نقل وحمل وافر مقدار میں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ فاقوں سے دوچار ہیں۔ افریقی ممالک اریٹیریا اور سومالیہ میں تو صورتِ حال اس وقت بدترین ہو چکی ہے یہ ہمارے مسلمانوں کی حماقت اور سادگی ہے کہ وہ استحصال پسند قوتوں کے ہاتھوں میں ایک بار پھر کھیل گئے ہیں [1]۔ ان کے اعضائے رئیسہ (جگر، دل، دماغ، گردے، پھیپھڑے، انتڑیاں، وغیرہ) کو ان کے نظام ہضم انہیں زندہ رکھنے کی خاطر پہلے ہی استعمال ہو چکے ہیں۔

حد یہ ہے کہ دنیا کے خوابوں کا شہر نیویارک میں بھی لوگ ٹھٹڑائی ہوئی سردیوں میں گتے کے ڈبہ نما کمروں میں رہنے پر مجبور ہیں یہ غریب لوگ کانپتے اور کروٹیں بدلتے سردی کی یخ راتوں میں اٹھ کر قمقموں سے جگمگاتی فلک شگاف گاڑیوں کی جھلک دیکھتے رہتے ہیں۔ نبی آخر الزماں حضور ﷺ نے ہمیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ ”زمانے میں بخل و کنجوسی کا راج ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں بخل داخل کر دیا جائے گا“۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی نعمتوں میں سے ضرورت مندوں اور محتاجوں خصوصاً یتیموں کو ضرور حصہ دیں اللہ کی ہدایت ہے کہ لوگ نہ صرف ایک دوسرے کی بھرپور مدد کریں بلکہ دوسروں کو بھی اکسائیں کہ وہ اچھے کاموں کو پھیلا سکیں لوگ اس آیت کے مصداق نہ ہو جائیں۔

---

[1] ..... افریقہ کے ان ممالک کی زمین زرخیز ہے اور ان میں قدرتی وسائل بھی کافی ہیں لیکن حرص وطمع اور رشوت کے رواج کی وجہ سے یہاں غربت راج کر رہی ہے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْکُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾

’’اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا گیا ہوتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کتاب کیا ہے؟ کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا (حکم ہوگا) پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیروں میں جکڑ دو یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پہ ایمان لاتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا لہٰذا آج نہ کوئی اس کا یار غم خوار ہے اور نہ زخموں کے دھوون کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا، جسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔‘‘ (الحاقہ ۲۵ تا ۳۷)

امانت کا خاتمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک بار حضور ﷺ گفتگو کر رہے تھے تو ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا ’’یا رسول اللہ! (ﷺ) قیامت کب آئے گی؟‘‘ آپ ﷺ نے جواب دیا ’’جب امانت اُٹھ جائے گی تو پھر تم قیامت کے آنے کا انتظار کرو‘‘ اس نے دریافت کیا، امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ’’جب حکومتیں نااہل لوگوں کو سپرد کر دی جائیں گی تو پھر تم قیامت کا انتظار کرو۔‘‘ (بخاری [1])

حضور ﷺ نے اس حدیث میں یہ بات بالکل واضح کر دی ہے جب نااہل اور راشی حکمران اقتدار میں آجائیں تو پھر لوگوں کو قیامت کا انتظار کرنا چاہئے آج ہم جس طرف نظر دوڑائیں خواہ وہ مسلم ممالک ہوں یا غیر مسلم ممالک، یا جتنے بھی بادشاہ، صدور، وزراء، وزرائے

[1] ..... کتاب العلم۔

اعظم ہوں ان میں سے اکثریت اس حدیث کی زد میں آتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا:

۞......جلد ہی بے ایمانی اور فریب کا دور آنے والا ہے، جھوٹا شخص سچا، اور سچا شخص جھوٹا سمجھا جائے گا۔

۞......بے ایمان آدمی امانت دار، اور امانت دار آدمی بے ایمان سمجھا جائے گا۔

۞......اور ''رو بیضہ'' ملکی معاملات کے بارے میں گفتگو کرے گا (اور حکمران کے مشیر کی حیثیت سے کام کرے گا)

پوچھا گیا ''رو بیضہ'' کیا ہے یا رسول اللہ! (ﷺ) کہا ''کمینہ اور ذلیل شخص'' (ابن ماجہ ❶)

جہالت

ایک بار حضور ﷺ نے کسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''یہ اس وقت ہو گا جب علم اُٹھا لیا جائے گا'' حضرت زید بن لبید ﷺ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول (ﷺ) علم کس طرح اُٹھا لیا جائے گا جبکہ ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاتے ہیں اور ان بچوں کے بچوں کو بھی قرآن پڑھاتے ہیں یہ سلسلہ تو قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''اے زید میں تمہیں مدینے کا عقل مند آدمی سمجھتا تھا کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ یہودی اور عیسائی بھی توراۃ اور انجیل کی تلاوت کرتے ہیں مگر جو کچھ ان کے اندر لکھا ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔'' (ابن ماجہ ❷)

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ قاری، حفاظ، اور علماء کے بہتات کے باوجود ہم قرآن پاک کو اپنی زندگیوں میں نافذ نہیں کرنا چاہتے ہماری یہ صورت حال صدیوں پرانی ہے قرآن کے مطابق زندگی گذارنے اور مر جانے والے افراد بہت ہی کم ہیں بلکہ اکثر اوقات تو ایسے لوگوں کو بڑی حیرت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے تاہم کبھی ہم ان کا احترام کرنے پر بھی مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ ہمیں دل کی گہرائیوں سے پتہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ مخلص باعمل مؤمن ہیں۔

حضور ﷺ کا موازنہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم عیسائیوں اور یہودیوں کی مانند ہو گئے ہیں جو اپنے صحیفوں کی تلاوت تو کرتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔

❶......کتاب الفتن۔ ❷......کتاب الفتن۔

وقت کا اختصار

نبی کریم ﷺ نے بیان کیا کہ ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ وقت گھٹنے نہ لگے“۔

- ......ایک سال ایک مہینے کی مانند
- ......ایک مہینہ ایک ہفتے کی مانند
- ......ایک ہفتہ ایک دن کی مانند
- ......ایک دن ایک گھنٹے کی مانند
- ......ایک گھنٹہ دیا سلائی کے جلنے اور بجھ جانے کی مانند لگے گا۔

(ترمذی و مشکوٰۃ المصابیح [1])

وقت آج کس طرح تیزی سے بھاگ رہا ہے یہ ہم سب کے سامنے ہے پورا سال آنکھ جھپکتے ہی گذر جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم اللہ کے راستے سے جس قدر دور ہوتے رہیں گے ہم وقت کے استعمال کے لحاظ سے اسی قدر غیر پیداواری بنتے رہیں گے۔

اونچی اونچی عمارتیں

”لوگ ایک دوسرے سے اونچی عمارتیں بنانے میں سبقت کرنے لگیں گے۔“

(بخاری و مسلم [2])

اس حدیث کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے ہر بڑے شہر میں فلک شگاف عمارتیں بنانے کا جنون راج کر رہا ہے، امپائر اسٹیٹ بلڈنگ اور ٹون ٹاورز اس حدیث کی ایک اچھی تشریح ہیں۔

عرب میں سبزہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دولت کی فراوانی نہ ہو جائے، جبکہ ایک آدمی زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اسے کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ملے گا، اور جب کہ

---

[1] ......قیامت کی عام علامات۔

[2] ......کتاب الایمان۔

عرب کی سرزمین چراگاہ اور دریاؤں میں تبدیل نہ ہو جائے گی"۔ (بخاری و مسلم ❶ اور مشکوٰۃ ❷)

آج عرب کا تقریباً ہر شہر سبزے سے ہرا ہو رہا ہے جبکہ صحابہؓ کرام ؓ کے دور میں یہ ناممکن سی بات تھی۔

عام علامات

قیامت کی دوسری نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ

(۱) "دینی" علم مٹ جائے گا

(۲) جہالت

(۳) زنا

(۴) شراب خوری چونکا دینے کی حد تک بڑھ جائے گی

(۵) مردوں کی تعداد گھٹ جائے گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگہبانی صرف ایک مرد کے حصے میں آئے گی۔ (بخاری و مسلم ❸)

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو چکے ہوں۔

[۱] دو گروہ آپس میں لڑیں گے جس کے باعث بے شمار اموات ہوں گی جبکہ دونوں گروہ ایک ہی مذہب کے ماننے والے ہوں گے۔

[۲] تیس کے قریب دجال کذاب آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

[۳] علم ختم ہو جائے گا۔

[۴] زلزلے بڑھ جائیں گے۔

[۵] وقت تیزی سے گذرنے لگے گا۔

[۶] آفات آنے لگیں گی۔

[۷] ہرج (خونریزی) بڑھ جائے گی۔

❶......کتاب الفتن۔

❷......قیامت کی عام علامات۔

❸......کتاب العلم۔

[۸] دولت میں اضافہ ہو جائے گا یہاں تک کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حال یہ ہوگا کہ جب کوئی کسی کو زکوٰۃ دینا چاہے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

[۹] لوگ اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں سبقت کریں گے۔

[۱۰] جب ایک شخص کسی کی قبر سے گذرے گا تو کہے گا کہ کاش اس کی جگہ میں اس قبر میں ہوتا۔

[۱۱] سورج مغرب سے نکلنے لگے گا جب یہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو انہیں اس کے مغرب سے طلوع ہونے کا یقین آ جائے گا لیکن اس وقت ان کے ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ وہ اس سے پہلے نہ تو ایمان لایا تھا اور نہ اپنے ایمان سے اس نے کوئی صحیح عمل کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

① ...... لوگوں میں امتیاز کیا جانے لگے گا

② ...... تجارت اتنی پھیل جائے گی کہ بیوی کاروبار میں اپنے شوہر کی مدد کرے گی

③ ...... خاندانی تعلقات ٹوٹ جائیں گے

④ ...... جھوٹی گواہی عام اور سچی گواہی عنقا ہو جائے گی

⑤ ...... تحریر کا عام رواج ہو جائے گا (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حجرے سے باہر بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آ کر سوال کیا کہ "اے اللہ کے رسول! (ﷺ) قیامت کب آئے گی؟" آپ ﷺ نے جواب دیا کہ جواب دینے والے کو سوال پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں ہے لیکن میں تمہیں اس بارے میں چند خاص خاص نشانیاں بتا دیتا ہوں۔

☆......نوکرانی اپنے آقا کو جنم دے گی

☆......ننگے پاؤں چلنے والے اور برہنہ رہنے والے لوگ قوم کے حکمران بن جائیں گے۔

☆......گڈریئے نئی نئی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے سورۂ لقمان آیت ۳۴ کی تلاوت کی:

اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ ۚ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ ؕ

''اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے'' (ابن ماجہ باب الفتن)

ایک دوسری حدیث میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے لوگ مشرکوں سے تعلق نہ پیدا کر لیں اور میری قوم بت پرستی نہ کرنے لگے نیز یہ کہ میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ رسول خدا ہونے کا ہوگا، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، کتاب الفتن)

فتنے

مال:

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو کہتے سنا کہ ''ہر امت کے لئے ایک فتنہ مقرر ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔'' (مشکوٰۃ)

اس حدیث کے ذریعے آپ ﷺ نے ہمیں آگاہ کر دیا ہے کہ ہماری آزمائش ہماری کثرتِ تعداد [1] میں نہیں ہے، بلکہ کثرت مال میں ہے، آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اگر مسلم ممالک کی تمام دولت یکجا کر دی جائے تو وہ ساری دنیا کی مجموعی دولت سے بھی زیادہ ہو جائے گی اس کے باوجود ہماری حالت یہ ہے کہ ہم امت مسلمہ کی بھلائی کے لئے کوئی رقم بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یہی ڈر ہے کہ کہیں یہ دولت ختم نہ ہو جائے۔ ہم (اس کے بدلے) دنیا کے حقیر ساز و سامان اور عیاشیوں پر اپنی دولت خرچ کر رہے ہیں کیونکہ شاید ہمیں اپنے خالق سے ملاقات کرنے کا امکان نہیں ہے، ہم بھول گئے ہیں کہ یہ دولت ہمارے پروردگار ہی نے ہمیں عطا کی ہے۔

عورت:

آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے اپنے بعد آدمی کے لئے کوئی فتنہ اتنا سخت نہیں چھوڑا جتنا کہ عورت کا ہے'' (بخاری و مسلم، کتاب الرقاق)

---

[1] ......دنیا کی کل آبادی میں اس وقت مسلمانوں کا حصہ ۲۵ فیصد سے ۳۰ فیصد یعنی سوا ارب ہے جو مسلسل بڑھ رہی ہے۔

اوپر کی حدیث کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے تمام انسانیت کو پیشگی آگاہ کر دیا ہے کہ ہر قوم، گروہ اور امت کے لئے تباہی کا سب سے بڑا ذریعہ عورت ہے، محرم کے علاوہ عورت سے بے حد و اندازہ بے تکلفی اس کی تباہی کا موجب ہے، دیکھا جائے تو آج کی دنیا میں تمام اخلاقی گناہوں کا سرچشمہ یہی ناواجب تعلقات ہیں تباہی کا یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا جب تک کہ مرد و عورت دونوں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اللہ کی شریعت کے مطابق زندگی نہ گزارنے لگ جائیں اس موقع پر ہمیں یہ ارشاد مبارک ﷺ بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ

"ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں جبکہ حیاء[1] بھی ایمان کا ایک حصہ ہے"

(بخاری کتاب الایمان)

ظاہر ہونے والی چھوٹی علامات

بہت سی چھوٹی علامات اور بھی ہیں جو حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں اور جواب تک ظاہر نہیں ہوسکی ہیں۔ یہ نشانیاں اس وقت ظاہر ہونے کے مدارج میں ہیں اور ان کے مکمل طور پر سامنے آنے میں ابھی مزید وقت درکار ہے لیکن دوسری علامات ظاہر ہوتی جارہی ہیں، ظاہر ہونے والی نشانیوں میں سے کچھ یہ ہیں۔

عورتوں کی تعداد میں اضافہ

ا:...... "مردوں کی تعداد کم ہوجائے گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ ایک مرد کے تحت پچاس عورتیں آجائیں گی" (بخاری و مسلم[2])

موجودہ دنیا میں مرد اور عورت کا توازن بگڑ گیا ہے علماء و مفکرین کے مطابق مردوں اور عورتوں کا تناسب جنگوں اور خون ریزیوں کی وجہ سے اُلٹ گیا ہے کیونکہ جنگوں میں مردوں کی بڑی تعداد ہلاک ہوجاتی ہے آپ ﷺ نے ویسے ہی پیشین گوئی فرمادی تھی کہ آخری زمانے میں قتل و خون ریزی بہت بڑھ جائے گی اس وقت جہاں کہیں بھی مسلمانوں کے خلاف جنگی کارروائیاں ہوئی ہیں مثلاً الجزائر، مصر، تیونس، کوسووا، بوسنیا، ازبکستان، تاجکستان، کشمیر اور فلسطین وغیرہ وہاں مسلمان مردوں کو یا تو قید کرلیا گیا؟ یا انہیں تعذیبی کیمپوں میں بھیجا گیا ہے

---

[1] ...... "حیا" عربی کا لفظ ہے جس کے معنی عزت نفس، شرم اور جھجک ہیں اور یہاں یہ لفظ ان سب معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

[2] ...... کتاب العلم۔

یا اُن کے اعضاء کاٹ کر انہیں شہید کیا گیا ہو سکتا ہے کہ عورتوں کا تناسب بڑھ جانے کی کچھ اور وجہ بھی ہو جو مستقبل میں زیادہ واضح ہو کر آئے تاہم یہ بات طے ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں بے انتہا بڑھ جائے گی۔

۳۰ جھوٹے نبی

ب:......آپ ﷺ نے قیامت تک آنے والے جھوٹے نبیوں کی تعداد تیس بتائی ہے یہ جھوٹے مدعیان نبوت آپ ﷺ کی وفات کے فوراً بعد ہی سامنے آنا شروع ہو گئے تھے ان میں سے اکثر منافقین تھے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾

’’جو ایمان لوگ لائے ہیں ان کا حامی و مددگار اللہ ہے اور وہ انہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنیوں سے تاریکیوں کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔‘‘ (البقرہ: آیت ۲۵۷)

اس طرح کے کاذبین بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کریں گے اور مؤمنین کو باہمی تقسیم کریں گے یہ امر واضح نہیں ہے کہ اپنی نبوت کا دعوٰی کرنے سے پہلے یہ کاذبین مسلمان شمار ہوں گے یا نہیں حضور ﷺ کے الفاظ ’’میری امت میں سے‘‘ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جو پہلے مسلمان تھا وہ یہ دعوٰی کرنے اُٹھے گا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ کا فرمایا ہوا ۳۰ کا عدد محض کثرت تعداد کو ظاہر کرتا ہو لیکن چونکہ آپ ﷺ نے ۳۰ کا عدد ہی استعمال کیا ہے اس لئے ہم اسے اسی طرح قبول کرتے ہیں۔ ذیل میں اس طرح کے جھوٹے نبیوں کی ایک مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں

۱:......ابن صیاد

یہ ایک کاہن اور جادوگر تھا جس نے آپ ﷺ کے دور مبارک میں ہی پیغمبر کی حیثیت سے دعوٰی نبوت کیا تھا اس کے سلسلے میں ہمیں کئی احادیث ملتی ہیں جس میں سے ایک یہ ہے۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضور ﷺ ساتھ جا رہے تھے کہ ہمارا گذر چند بچوں کے پاس سے ہوا جن کے درمیان ابن صیاد بھی موجود تھا بچے تو ہمیں دیکھ کر ہی ادھر ادھر ہو گئے لیکن ابن صیاد وہیں بیٹھا رہا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اللہ کے نبی کو یہ بات پسند نہ آئی چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے کہا ''تمہاری ناک خاک آلود ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں؟'' جواب میں اس نے کہا ''نہیں، بلکہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔'' اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر یہی وہ شخص (یعنی دجال ❶) ہے تو جو تمہارے ذہنوں میں ہے تو تم اس کو ہلاک کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔ (مسلم، کتاب الفتن)

۲:......مسیلمہ کذاب

یہ بنو حنیفہ کا فرد تھا اس نے ایک بار مدینے میں حضور ﷺ کے پاس حاضری دی اور واپسی پر وسطی عرب میں یمامہ جا کر ❷ خود بھی پیغمبر کہلوانا شروع کر دیا بعد میں یہ شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ ❸ کے ہاتھوں جنگ یمامہ میں قتل کر دیا گیا اس جنگ کی قیادت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔

۳:......اسود العنسی

اسے دیلمی اور اس کے ساتھیوں نے اس کے کمرے میں داخل ہو کر قتل کیا تھا اس کی بیوی نے مسلح محافظوں کو پہلے ہی منع کر دیا تھا کہ اس کمرے میں ہرگز داخل نہ ہونا کیونکہ تمہارے نبی پر وحی نازل ہو رہی ہے واضح رہے کہ اسود العنسی نے اپنی بیوی سے زبردستی شادی کی تھی جس

❶......ابن صیاد کی عجیب و غریب حرکات اور گمراہ کن دعوؤں کی وجہ سے کچھ حضرات کا خیال تھا کہ وہ جھوٹا نبی نہیں بلکہ دجال ہے اس پر آپ ﷺ نے وضاحت کی کہ اگر وہ دجال ہے تو اسے حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔

❷......مزید تفصیلات کے لئے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیجئے۔

❸......ایک دوسری روایت کے مطابق اسے قیس بن مکشوح نے قتل کیا تھا۔

کی وجہ سے وہ اس سے نفرت کرتی تھی اس جھوٹے نبی کی ہلاکت حضور ﷺ کی وفات سے صرف ایک روز پہلے ہوئی تھی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں

۴:......طلیحہ

یہ شخص نجد کے قبیلے بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا اور بڑا جنگجو اور بڑا دولت مند رئیس تھا ایک دن وہ اپنے قبیلے کے ساتھ صحرا میں جا رہا تھا جہاں پانی کا نام ونشان بھی نہ تھا وہاں اس نے روحانی قوت کے ذریعے ایک چشمہ پیدا کر دیا جو اس کے لئے نبوت کی نشانی بن گیا (1) حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ جنگ میں شکست کھانے کے بعد وہ شام کی طرف بھاگ گیا جہاں اس نے ایک بار پھر اسلام قبول کر لیا۔

۵:......سجاح

یہ عورت الحارث کی بیٹی تھی اور بنو یربو کے عیسائی قبیلے تغلیب سے تعلق رکھتی تھی اس نے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کیا اور اس کے بعد مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی یمامہ کی جنگ کے دوران وہ وہاں سے فرار ہوگئی اور میسو پوٹیمیا پہنچ گئی کئی سالوں بعد جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسے لے کر کوفے آئے تو اس نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا اور اپنی بقیہ زندگی ایک مسلمان خاتون کی طرح گذار دی۔ (2)

حضرت عبداللہ بن زبیر کے دورِ خلافت میں

۶:......مختار (بن ابی عبید) ثقفی (3)

اس شخص نے ۶۶ ہجری میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اپنے ذاتی مقاصد کو خفیہ رکھتے ہوئے ایک تحریک شروع کی (4) یہ شخص بعد میں حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

---

(1)......مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو مظہر الحق کی A short History Of Islam ص ۱۸۳۔۱۹۰

(2)......مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو مظہر الحق کی A short History Of Islam ص ۱۸۳۔۱۹۰

(3)......حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے ایک حدیث میں حجاج بن یوسف کو مخاطب کر کے کہا ''رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا ہے کہ ثقیف میں ایک بڑا کذاب اور ایک قاتل پیدا ہوگا کذاب (مختار ثقفی) کو ہم نے دیکھ لیا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ بڑا قاتل تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے حضرت امام زین العابدین نے عبداللہ بن زبیرؓ کے دور میں مسجد نبوی میں خطاب کرتے ہوئے مدینے کے اہالیان کو مختار ثقفی کی تحریک سے خبردار کیا تھا۔

(4)......مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (ا) عبدالحمید صدیقی صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ ۱۳۵۱، ۱۳۵۲۔ (ب) رفیع احمد فیضائی Conaise History Of World جلد دوم صفحہ ۴۰، ۴۳۔

ہاتھوں مختلف جنگوں کے بعد قتل کیا گیا۔

بنو امیہ کی خلافت میں

۷:......حضرت امام ابو حنیفہؒ کے دور میں

حضرت امام ابو حنیفہ❶ کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور حضرت امام ابو حنیفہؒ سے کہا تھا کہ میں آپ کو اپنی نبوت کا ثبوت دیتا ہوں امام اعظمؒ ❷ نے تو لوگوں کو متنبہ کیا کہ ''اگر کوئی شخص اس سے نبوت کی دلیل طلب کرے تو وہ بھی کافر ہوگا کیونکہ حضور ﷺ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ ''میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

عباسی خلافت میں

۸:......استاث سیث

خراسان کے مضافات میں رہائش پذیر اس شخص نے ۷۶۷ء میں دعوائے نبوت کیا تھا، ہرات، بڈگی، اور ساجستان کے اکثر افراد اس کے دعوے پر ایمان لے آئے بجشام کے بادشاہ نے جب اس تحریک کو ختم کرنے کی کوشش کی تو وہ مارا گیا بعد میں دوسرے عباسی خلیفہ منصور نے ابن خازم کی قیادت میں اس کے خلاف ایک بڑا لشکر بھیجا جس نے کچھ دوسرے ماتحت سالاروں کے ساتھ ایک معرکے میں اسے شکست دی ❸۔ نبوت کے اس دعوے دار کو اپنے بیٹوں کے ساتھ بغداد روانہ کر دیا گیا۔

۹:......مقنع

اس شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ انسان کی شکل میں خدا ہے وہ اپنے چہرے کو ایک سنہرے نقاب سے ہمیشہ ڈھانکے رکھتا تھا اس نے المنصور کے بیٹے المہدی کے عہد (۷۷۵تا۷۸۵) میں خود کے نبی ہونے کا اعلان کیا۔ مقنع بذاتِ خود ایک جادوگر تھا اور اس نے جادو کے زور سے کچھ حیرت انگیز چیزیں ایجاد کر لی تھیں، اس نے ایک مصنوعی سورج بھی پیدا کر لیا تھا❹ اس

---

❶......یہ واضح نہیں کہ یہ واقع کب پیش آیا اور یہ نابکار شخص کون تھا واضح رہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے بنو امیہ اور بنو عباس دونوں کا دور حکومت دیکھا ہے۔

❷......سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ''ختم نبوت'' ص ۴۵۔

❸......اقتباس از ''A Concise History Of Muslim'' از رفیع احمد فیضائی جلد سوئم۔

❹......کتاب ''موافقت'' از شیعی و ''منصب امامت'' از شاہ اسماعیل شہید ص ۱۲۔

کو زیر کرنے کی خاطر ابتدائی طور پر جو فوجیں بھیجی گئی تھیں وہ شکست سے دوچار ہوئیں بعد میں بغداد سے مزید فوجیں روانہ کی گئیں جس کے نتیجے میں مقنع قتل ہو گیا کچھ روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ مقنع اور اس کے ساتھیوں نے گرفتار ہونے سے پہلے خود کو جلا کے ہلاک کر لیا تھا۔ ❶

مقنع پارسیوں کے عقائد کو اسلامی عقائد کہہ کر متعارف کراتا تھا اس کے پیروکار "موبیسا" کہلاتے تھے کیونکہ وہ خود کو سفید پوشاک میں ملبوس رکھتے تھے۔

۱۰:...... قرامطہ ❷

یہ گروہ کئی عشروں تک خوف و دہشت کا منبع بنے رہے ان کی ابتداء معتضد کے دور (۸۷۰تا ۸۸۲ھ) میں ہوئی جن کی قیادت ہمدان فرمایا کرتا تھا۔ یہ شخص خود کو پارسا و متقی مسلم کہلواتا تھا لیکن اس کے پردے میں بہت سارے جعلی معاملات انجام دیتا تھا اس نے عام لوگوں کی جہالت اور ہوائے نفس سے خوب فائدہ اُٹھایا اس کی جعلی تعلیمات میں سے کچھ چیزیں حسب ذیل تھیں۔

- ...... نماز بغیر وضو کے بھی جائز ہے
- ...... شراب حلال ہے
- ...... پورے مہینے روزے رکھنے کی بجائے سال میں صرف دو روزے رکھنا کافی ہے
- ...... نمازیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھنی چاہئیں نہ کہ خانہ کعبہ کی طرف
- ...... حج اور عمرے سے لوگوں کو دور رکھنے کے لئے انہوں نے راستوں میں لوٹ مار کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔
- ...... اس نے خانہ کعبہ سے حجر اسود کو چرالیا تھا جسے بعد میں ۹۵۱ھ میں دوبارہ نصب کیا گیا

اس کی تحریک کا مطالعہ کرنے سے گمان ہوتا ہے کہ قرامطہ ایک طرف خود کو پارسا مسلمان قرار دیتے تھے جبکہ دوسری جانب اسلامی عبادات میں رعایتیں دیتے تھے تاکہ عوام الناس کی ہمدردیاں حاصل کر سکیں۔

۱۱:...... عبداللہ بن میمون القضّہ

قبیلہ اہواز سے تعلق رکھنے والے اس شخص نے بھی اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا یہ شخص بعد میں

---

❶ ...... مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "History Of Islam" از پروفیسر مسعود الحسن، صفحہ ۲۰۷۔

❷ ...... ایضاً صفحہ ۲۴۵ اور ۳۱۶۔

۲۹۷ھ میں قدرتی موت مر گیا تھا اس کے باپ نے میمونیہ گروہ کی داغ بیل ڈالی تھی جو دراصل غالی شیعاؤں کی ایک شاخ تھی اس گروہ کا عقیدہ تھا کہ شیعاؤں کے چھٹے امام حضرت جعفرؒ بشر کی شکل میں خدا تھے اس نے شام میں حمص کے نزدیک سلامیہ منتقل ہو کر بڑی زمینیں خرید لی تھیں جہاں سے وہ کوفہ کے اردگرد رہنے والے باشندوں کو نبوت پر ایمان لانے کے لئے وفود بھیجا کرتا تھا۔

اس کے ایک بیٹے سعید بن حسین (بن عبداللہ بن مامون القضہ) نے اپنا نسبی سلسلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جوڑا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ وہی مہدی موعود ہے یہ لوگ اتنے طاقتور ہو گئے تھے کہ انہوں نے مصر میں فاطمی حکومت کی بنیاد رکھی اس کام میں انہوں نے اسماعیلی ❶ عقائد سے متاثرہ بربر قبیلے کی مدد بھی حاصل کی تھی اور فاطمی حکومت کے قیام کی خاطر اغلابی خاندان کا تختہ الٹ دیا تھا۔

۱۲:...... بابا اسحاق

اس کا دور ایرانی بادشاہ کیخسرو ثانی ۱۲۳۹ء کا تھا اس سال منگولوں نے سلجوقوں کے خلاف ایک عظیم مہم چلائی تھی بابا اسحاق ایک جادوگر تھا اور اس نے خود نجومی کہلوانا شروع کر دیا وہ کہا کرتا تھا کہ وہ ایک نئے خوشحال دور کے قیادت کی خاطر بھیجا گیا ہے ابتدائی طور پر کیخسرو کی فوج نے شکست کھائی لیکن بعد کی جنگ نے بابا اسحاق کو شکست سے دوچار کیا جس میں وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ بے دینوں کے خلاف اس جنگ نے زبردست شکل اختیار کی جس کے باعث منگولوں نے سلطان کے مال و دولت پر قبضہ کر لیا اور اسے شکست سے دوچار کیا۔

خلافت عثمانیہ میں

۱۳:...... بدرالدین محمود

یہ شخص خود کو مسیحا کہلواتا تھا ❷ اس کا دور محمد اول (۱۴۰۲-۱۴۲۱) ہے اس نے ترکی میں ایک درویشی تحریک چلائی تھی جس نے ملک میں امن و امان کے سنگین مسائل پیدا کیے تھے محمود اول نے اس کے خلاف سخت کارروائی کی اور یوں اس جھوٹے نبی کا خاتمہ ہو گیا۔

❶ ...... ملاحظہ ہو رفیع احمد فیضانی کی کتاب ''Concise History Of Islam'' جلد سوئم صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹۔
❷ ...... ''Concise History Of Muslim Worlde'' رفیع احمد فیضائی جلد سوئم صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹۔

مغلیہ دور حکومت میں

۱۴:...... بایزید انصاری

یہ شخص خود کو پیر کامل کہلواتا تھا اس نے ایک تحریک ''روشنائی'' شروع کی تھی جالندھر پنجاب میں ۱۵۲۵ء میں پیدا ہونے والا بایزید انصاری اسماعیلیوں اور ہندو جوگیوں کے فلسفے سے متاثر ہو گیا تھا جنہوں نے اسے تجرد کی زندگی کا فلسفہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا تھا اس کا عقیدہ تھا کہ خدا کسی بھی شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے، اور یہ کہ وہ خود خدا کی ایک شکل ہے ۱۵۸۱ میں فوت ہونے والے اس شخص نے مریدوں کی ایک بڑی تعداد اپنے گرد جمع کر لی تھی۔

۱۵:...... دارا

یہ شاہجہان بادشاہ کا سب سے بڑا بیٹا تھا شہنشاہ نے اسے قید کر دیا تھا اس پر الزام تھا کہ وہ کفریہ عقائد رکھتا ہے علماء نے اس کے خلاف بے دین ہونے کا فیصلہ دے دیا تھا چنانچہ ۱۶۵۹ میں اسے پھانسی دے دی گئی اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا یا اپنے دادا اکبر کی طرح کوئی نیا دین الٰہی ایجاد کیا تھا۔

انیسویں صدی میں

۱۶:...... علی محمد

بابی تحریک کا یہ بانی ۲۶ مارچ ۱۸۱۱ میں پیدا ہوا تھا اس نے اپنی ابتدائی تعلیم شیعوں کے ایک منحرف گروہ شیخیوں کے ساتھ پائی تھی جس کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ نہیں ہوتا ہے اس کی تقریری صلاحیت نے اس کے گرد بے شمار لوگ اکٹھے کر دیئے تھے اس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ ایک ''باب'' ہے جس کے نیچے سے گذرنے کے بعد انسانیت متحد ہو سکتی ہے ایک موقع پر اس نے خود کو ''نقیت الاعلیٰ'' قرار دیا تھا جس کا مطلب ''وحی کا اعلیٰ مقام'' ہے ایک دوسرے موقع پر اس نے خود کو ''قائم'' قرار دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کے ایک ایسے خانوادے سے تعلق رکھتا ہے جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا اس طرح اس نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ وحی الٰہی کا مجسم ہے جو زمین پر پیغمبر اسلام کی شکل میں

ظاہر ہوا ہے آخر میں اس نے یہ دعوٰی بھی کیا کہ اس کا اللہ سے براہِ راست رابطہ ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی شریعت منسوخ ہوگئی ہے اس نے لوگوں کے سامنے ایک نئی کتاب ''بیان'' پیش کی آخر کار ۱۸۶۰ء میں ۳۹ سال کی عمر میں اسے تبریز کے مقام پر پھانسی دے دی گئی جس کے بعد اس کے معتقدین نے امن وامان کے سنگین مسائل پیدا کیے۔

۱۷:...... بہاء اللہ

یہ شخص علی محمد باب کا بھائی تھا اس نے بھائی کی پھانسی کے بعد ایک نئی کتاب 'ایقان' پیش کی اور بابی تحریک کی ایک اور شاخ بہائی تحریک کا بانی بن گیا۔

۱۸:...... مرزا غلام احمد قادیانی

یہ شخص ۱۸۳۹ میں ایک متوسط طبقے میں پیدا ہوا تھا مذہبی عالم کی حیثیت سے اس نے کچھ نام کمایا اور اسے اس نے اپنی نبوت یا ''مجدد'' کے خطاب کے لئے استعمال کیا چند سالوں بعد اس نے اعلان کیا کہ وہ مسیح موعود ہے پھر مزید چند سالوں بعد اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ دونوں کی جسمانی شکل ہے اور یہ کہ وہ کرشنا کا اوتار ہے انیسویں صدی کے آخر میں اس نے باضابطہ طور پر اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور اس طرح مسلمانوں کے بنیادی عقیدے سے انحراف کیا۔

اس کے معتقدین آج تک اسے ایک نبی کی حیثیت سے مانتے اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں ہندوستان کے برطانوی حکمرانوں نے اس جھوٹے نبی اور اس کے ''امتیوں'' کی پوری سرپرستی کی تاکہ مسلم امت کو منتشر کیا جائے برطانوی سرکار نے انہیں بہت سی غیر معمولی سہولتیں فراہم کیں ہیں انہیں ایک بڑی زمین عنایت کی ہے جہاں قادیانیوں کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔ حکومت پاکستان نے اب انہیں ''غیر مسلم'' قرار دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود دنیا کے دیگر ممالک بالخصوص مغربی افریقہ میں اپنی سرگرمیاں مضبوط کر رہے ہیں جنہیں مسلمانوں کے دشمن یہودی اور دیگر مذاہب سہارا دے رہے ہیں انہوں نے اپنے عقائد کے فروغ کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی شروع کر دیا ہے ان کی ویب سائٹ ''www.Islam.Come'' انٹرنیٹ کے استحصال کی یہ ایک بدترین مثال ہے۔

بیسویں صدی میں

۱۹:......عالیجاہ محمد

امریکہ میں ''دی نیشن آف اسلام'' کا بانی ۱۹۳۰ء کے عشرے میں سوانا جارجیا میں پیدا ہوا۔اس نے دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کا رسول اور انسان کی شکل میں خدا ہے۔

۲۰:......رشاد خلیفہ

یہ اصل میں مصر کا باشندہ تھا اور اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے قرآن پاک میں ۱۹ کے عدد کا معجزہ دریافت کیا ہے جیسا کہ سورۂ مدثر میں ہے کہ

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

''انیس کارکن اس پر مقرر ہے ہم نے دوزخ کے یہ کارکن فرشتے بنائے ہیں اور ان کی تعداد کو کافروں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے تاکہ اہل کتاب کو یقین آجائے ❶ اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے اور اہل کتاب اور مومنین کسی شک میں نہ رہیں اور دل کے بیمار اور کفار یہ کہیں کہ بھلا اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اس طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اس دوزخ کا ذکر اس کے سوا کسی غرض کے لئے نہیں کیا گیا ہے کہ لوگوں کو اس سے نصیحت ہو۔'' (مدثر: آیات ۳۰۔۳۱)

آخر کار ۱۹۸۸ء میں اس نے ''ٹیوسن'' اری زونا میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا اسے ٹیوسن کے اسلامی مرکز سے ہٹا دیا گیا یہاں تک کہ آخر کار وہ ۱۹۹۱ میں قتل کر دیا گیا (غالباً قتل بھی اس

❶ ......کہ یہ قرآن ایک سچی کتاب ہے اور اس کی بتائی ہوئی تعداد (۱۹) ہے اور اس کے صحیفوں میں تورات اور انجیل بھی موجود ہے۔

کے کسی معتقد ہی نے کیا تھا) اس کی شہرت عام طور پر گرم مزاج غیر اخلاقی زبان اور عورتوں سے آزادانہ ربط ضبط کی وجہ سے رہی تھی۔

۲۱:......محمد یوسف علی

یہ شخص ایک سابق ۶۰ سالہ پاکستانی فوجی افسر ❶ تھا جس نے خود کے نبی ہونے کا دعوٰی کیا تھا حالانکہ اس نے عدالت میں اپنے دعوے کی بہت تردید کی لیکن اس کے خلاف مضبوط گواہیاں تھیں اس لئے عدالت نے اسے توہین رسالت کے جُرم میں پھانسی کی سزا سنادی۔

۲۲:......سید ریاض احمد گوہر شاہی

اس پاکستانی نے بھی اپنی نبوت کا دعوٰی کیا تھا یہ شخص تو بے باکی میں اتنا آگے ہو گیا تھا کہ دعوٰی کرتا تھا کہ کلمۂ طیبہ اس کی پیشانی پر درج ہے ❷۔

۲۳:......لا

اس کا اصل نام ظاہر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس نے اب تک اپنی نبوت کا کھلے عام دعوٰی نہیں کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم یہاں اس معروف رہائشی علاقے کا نام بھی نہیں دے رہے ہیں اس نے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس کے بارے میں اس کا قول ہے کہ ایشاء کو منور کردے گی خیال ہے کہ وہ دعوٰی نبوت سے قبل اپنے حمایتیوں کی تعداد بڑھا رہا ہے۔

جھوٹے نبیوں اور گمراہ لوگوں کی بیان کردہ فہرست سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اب تک ۲۳ مدعیان نبوت سامنے آچکے ہیں ❸ اگر ہم حضور ﷺ کی بیان کردہ تعداد کو فی الحقیقت ۳۰ ہی سمجھ لیں تو قیامت ہمارے بہت قریب آچکی ہے تاہم اگر ہم اپنی بیان کردہ مذکورہ تفصیل میں غیر مسلم مدعیان نبوت کو بھی شامل کرلیں تو ہوسکتا ہے کہ یہ تعداد تیس ہی ہو جائے۔

---

❶......مزید تفصیل کے لئے بی بی سی ویب سائٹ کا مضمون مصنفہ ظفر عباس دیکھیں جس کا عنوان ہے "پاکستانی پیغمبر جسے موت کی سزا سنادی گئی" ۵/اگست ۲۰۰۰ء۔ ۱۴:۴۸ گرین وچ ٹائم

❷......یہ شخص بھی دعوٰی کرتا تھا کہ "چاند اور حجر اسود میں اس کی شبیہ موجود ہے" پاکستانی حکومت نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی البتہ علماء کی طرف سے بے چینی بڑھتی جارہی تھی اسے ایک قتل کے جرم میں موت کی سزا سنائی گئی تھی جس کے بعد وہ بآسانی ملک سے فرار ہو گیا عرصہ دراز تک اس کی ویب سائٹ بھی کام کررہی تھی۔ (مترجم)

❸......اس طرح کی گمراہ کن تحریکیں اور بھی بہت سی پیدا ہوتی رہی ہیں مثلاً زنادقہ بھی خود کو پیغمبران خدا کہتے تھے۔ المہدی (عباسی) کے دور میں "زندیق" نامی شخص اس دعوے کے ساتھ سامنے آیا تھا کہ زندیق اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور محرمات کی باہمی شادیوں کے قائل تھے یہ لوگ غیر اخلاقی حرکتوں کی تبلیغ کرتے اور بچوں کو چراتے تھے ان کے خلاف حکومتوں نے سخت اقدامات کئے اور بدترین سزائیں دیں مزید معلومات کے لئے دیکھیں پروفیسر مسعود الحسن کی کتاب "History Of Islam" (جلد اول دوئم)

کاذبین کی تعداد قیامت کے آنے سے پہلے اور بڑھ سکتی ہے نبوت کے دعوے داروں نے ہمیشہ عوام کی سادہ لوحی اور علم کی کمی سے فائدہ اُٹھایا ہے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ غیر اسلامی خیالات اور عقائد کا رواج بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ جھوٹے دعویدار اپنی ساحرانہ اور نام نہاد الہامی کشف و کرامات سے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو گمراہ کردیں گے۔

مستقبل کی قیادتیں

حضور ﷺ نے قیامت سے پہلے مستقبل کے رہنماؤں کے بارے میں ہمیں پہلے ہی سے آگاہ کردیا ہے ہمارے علم کی حد تک یہ واضح نہیں کہ آیا ان میں سے کچھ ظاہر ہو چکے ہیں کہ نہیں بلکہ ان میں سے کم از کم دو افراد قحطانی اور الجہجاح تو اب تک ظاہر نہیں ہوئے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ دس بڑی نشانیوں کے ظہور سے قبل امام مہدی سے پہلے کے دور میں ظاہر ہوں گے۔

قحطانی قبائل

ایک حدیث کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قحطان کا ایک فرد اپنی چھڑی کے ذریعے لوگوں کو ہانکتا ہوا نہ آئے۔ (بخاری و مسلم)

یہ قحطانی فرد قحطان قبیلے سے تعلق رکھتا ہوگا جو یمن کا ایک عربی قبیلہ ہے۔ حدیث کے الفاظ ''وہ اپنی چھڑی سے لوگوں کا ہانک رہا ہوگا'' کی وجہ سے حدیث کے شارحین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں۔

☆...... غالباً وہ ایک مسلمان سردار ہوگا

☆...... یہ شاید اس کی ظالمانہ حرکتوں میں سے ایک حرکت ہے

☆...... یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ جبر و دہشت کے ذریعے لوگوں سے اپنی بات منوائے گا۔

☆...... غالباً وہ اس طریقے سے مسلمانوں کو کفار کے خلاف لڑنے کے لئے جمع کرے گا۔

بہر حال یہ سب قیاسات ہیں۔

الجہجاح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کیا کہ یہ دن رات ختم نہ ہوں گے جب

تک کہ الجہجاح نامی ایک شخص حکومت پر قبضہ نہ کر لے۔ (مسلم [1])

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے جب تک الجہجاح نامی فرد اقتدار پر قبضہ نہ کرلے قیامت نہیں آئے گی اس حدیث سے بس اتنا پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا آیا الجہجاح مسلمان ظالم حکمران ہوگا؟ نیک مسلمان ہوگا یا خدا کا انکار کرنے والا ہوگا؟ یہ امکان البتہ پایا جاتا ہے کہ الجہجاح اور اوپر ذکر کیا گیا قحطانی دونوں ایک ہی فرد کے دو نام ہوں۔

الحارث بن حرّاث اور منصور

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ماوراء النہر سے ایک شخص جس کا نام حارث بن حراث ہوگا اٹھے گا جس کی فوج کی قیادت منصور کرے گا۔ حالات اور چیزوں کو محمد ﷺ [2] کے خاندان کے لیے جمع کرے گا جیسے کہ قریش نے حالات اور چیزوں کو حضور ﷺ کے لیے درست کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کی مدد کرے یا یہ کہا کہ ہر مسلمان کو اس کو آواز پر لبیک کہنا چاہیے۔ (ابوداوٗد)

اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بہر حال اس سے اُس مستند حدیث کی تائید ہوتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امام مہدی خراسان سے آئیں گے اور مسلمان کو ان سے تعاون کے لئے جانا چاہیے خواہ انہیں برف کے اوپر گھسٹ کر ہی جانا پڑے۔

اگر ابوداوٗد کی اس حدیث کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو اس سے یہ بات سمجھ ہی آتی ہے کہ الحارث بن حراث و منصور [3] امام مہدی کے آنے سے پہلے کا اسٹیج تیار کریں گے۔ اس حدیث سے یہ تو واضح ہوتا ہے کہ منصور حارث کی فوج کی کمان سنبھالے گا لیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ آیا حارث بھی ایک فوجی لیڈر ہوگا یا محض عام رہنما یا مذہبی رہنما ہوگا؟ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ نام ان کے فرضی ہوں کیونکہ مجاہدین عموماً اپنے خفیہ نام ہی رکھتے ہیں مثلاً اس معاملے میں حارث بن حارث کے معنی کسان ولد کسان ہے جو ایک فرضی نام معلوم ہوتا ہے ہوسکتا ہے کہ اس شخص کا تعلق کسانوں یا زمینداروں کے قبیلے سے ہو۔

---

[1] ...... کتاب الفتن۔

[2] ...... غالباً امام مہدی کی طرف اشارہ ہے جن کا نام حضور ﷺ نے محمد بتایا ہے۔

[3] ...... ۱۷۸۵ء میں ایک ناخواندہ گڈریئے (شیخ منصور عشرما) نے چیچنیا کے ایک گاؤں سے روس کے خلاف جہاد شروع کیا اور آس پاس کے علاقے کے لوگوں کو متحد کر کے اسلام کے پرچم تلے جمع کیا ۱۷۹۱ء میں انہیں گرفتار کرلیا گیا جہاں ۳ سال کے بعد انہیں قتل کردیا گیا انہیں کاکیشیا میں اسلامی احیاء کا بانی کہا جاتا ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث انہی منصور سے متعلق ہو تاہم حارث بن حراث کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلتا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کی آواز پر لبیک کہنے کی ہدایت کی ہے نہ کہ نظر انداز کرنے کی ان حضرات کا جو علاقہ بتایا گیا ہے وہ ماوراء النہر (یعنی ''دریا کے دوسری طرف'') ہے یعنی وسط ایشاء جسے بعض دوسری احادیث میں خراسان کہا گیا ہے (یعنی ثمر قند، بخارا، اور تاشقند وغیرہ)

سفیانی

سفیانی کے بارے میں بھی حدیث ضعیف ہے دوسری احادیث میں سفیانی اور اس کے جبر والے اقتدار کا بھی ذکر آیا ہے حضور ﷺ نے بیان کیا کہ ''دمشق سے السفیانی نام کا ایک شخص اٹھے گا جس کے ساتھ قبیلہ کلب کے اکثر لوگ ہوں گے وہ قتل غارت گری کرے گا یہاں تک کہ وہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں کو ہلاک کرے گا اس کے خلاف قبیلہ قیس کے لوگ اُٹھیں گے لیکن شکست کھا جائیں گے۔

اس کے بعد حرام میں میرے قبیلے کا ایک فرد اٹھے گا جس کی خبر سفیانی تک پہنچے گی سفیانی اس شخص کو قتل کرنے کے لئے اپنے کچھ آدمی بھیجے گا لیکن یہ لوگ شکست کھا جائیں گے اس کے بعد سفیانی حملے کے لئے خود روانہ ہوگا اور ایک صحرا ''بیضا'' کے پاس پہنچے گا لیکن یہاں پہنچتے ہی زمین اسے اور اس کے لشکر کو نگل جائے گی صرف اتنے ہی لوگ زندہ بچیں گے جو اس واقعے کی اطلاع (دنیا کو) دے سکیں۔ (المستدرک ❶)

حدیث کے ذریعے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ سفیانی شام کا حکمران ہوگا بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں وہ دمشق جلاد ہوگا وہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہوگا غالبًا اسی لئے اسے سفیانی کہا گیا ہے ضروری نہیں ہے کہ یہ اس کا نام ہو بلکہ یہ ہے کہ اس کا نام خاندانی نام ہو اس بادشاہ کے ظلم کا یہ حال ہوگا کہ وہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا ❷ اور معصوم بچوں کو ہلاک کرے گا وہ مسلمانوں میں اول نمبر کا منافق ہوگا اسلام اور اس کی برتری کا دشمن ہوگا کیونکہ وہ امام مہدی پر حملہ کرے گا اگرچہ کہ شکست کھائے گا آخر کار اس کی فوج کو اللہ جل شانہٗ کے حکم سے مکے اور مدینے کے درمیان زمین نگل جائے گی۔

اس ضمن میں اہم بات یہ ہے کہ سفیانی کے بارے میں جو احادیث صحیح ہیں ان میں بیان کیا گیا

❶ ...... باب الفتن والملاحم۔

❷ ...... ۱۹۸۱ء میں حافظ الاسد کے دور اقتدار میں شام کے ایک شہر ''حاما'' کو بُری طرح پامال کیا گیا تھا اور اس کے شہریوں نے بدترین مظالم کا سامنا کیا تھا مردوں کے قتل عام کے علاوہ عورتوں کے پیٹ پھاڑنے کے بھی کئی واقعات رونما ہوئے تھے۔

ہے کہ وہ شام میں ہوگا اور امام مہدی پر حملہ کرے گا جبکہ اس کی فوجوں کو زمین نگل جائے گی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے ''کارناموں'' کا آغاز باپ سے ہو اور ان کی ''تکمیل'' اس کے بیٹے کے ہاتھوں انجام پائے حقیقی صورتِ حال تو بہر حال امام مہدی کے ظہور کے وقت ہی سامنے آئے گی۔

المہدی

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی کے بارے میں احادیث میں واضح طور پر بتایا ہے کہ جب اس دنیا کے خاتمے کے لئے صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ میرے خاندان میں سے ایک فرد کو اُٹھائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے اسے ظلم اور ناانصافی سے بھرا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

امام مہدی پر تفصیلی گفتگو کے سلسلے میں اسی کتاب میں آگے ایک علیحدہ حصہ وقف کیا گیا ہے۔

دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کی برآمدگی

دریائے فرات کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد میں ذکر کیا کہ اس سے سونے کا ایک پہاڑ برآمد ہوگا، آپ ﷺ نے خبردار کیا کہ جو اس وقت وہاں موجود ہوگا اسے چاہئے کہ اس میں سے کچھ نہ لے ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ پہاڑ دریائے فرات کے اندر ہوگا۔

بعض مفکرین کا خیال ہے کہ سونے کے اس پہاڑ سے آپ کی مراد سیال سونا یعنی تیل ہے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایران، عراق اور خلیجی جنگ اس سیاہ سونے پر قبضہ حاصل کرنے کا سبب تھی۔ اس کے برعکس دوسرے محققین سونے سے اصلی سونا مراد لیتے ہیں جس کے لئے خونی جنگوں کا ایک طویل سلسلہ رونما ہوگا اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعہ مستقبل قریب میں رونما ہو سکے گا۔

جنگوں اور لڑائیوں کا وقوع

نبی ﷺ نے قیامت سے پہلے کئی جنگوں اور لڑائیوں کے وقوع کی پیشین گوئی کی ہے قارئین دیکھیں گے کہ مندرجہ ذیل نشانیوں میں سے تین تو پہلے ہی سامنے آچکی ہیں جبکہ پانچویں علامت سامنے آنے والی ہے ان کا تفصیلی ذکر اگلے ابواب میں آئے گا۔

۱) عقب کے ایک دشمن سے جنگ

۲) عراق کے باشندوں کے خلاف جبر و ستم

۳) شام کے باشندوں کے خلاف جبر وستم
۴) مصر کے باشندوں کے خلاف جبر وستم
۵) صلیبی جنگ
۶) فرات میں سونے کے پہاڑ کی برآمدگی
۷) بصرہ میں قنتورہ کی آمد کے بعد ایک جنگ
۸) حجاز کی جانب پسپائی اور امام مہدی کی آمد
۹) دھنس جانے والی فوج کا (دھنسنے سے قبل امام مہدی پر) حملہ
۱۰) کلب کی جنگ
۱۱) دنیا کی سب سے عظیم خونی جنگ ''الملحمۃ الکبریٰ''
۱۲) فتح قسطنطنیہ
۱۳) دجال کی عالمی فتوحات
۱۴) دجال کا مکے اور مدینے پر حملہ
۱۵) دجال کا ''الغطاہ'' (دمشق) پر حملہ
۱۶) دجال اور یہودیوں کے خلاف جنگ
۱۷) یاجوج ماجوج کا حملہ
۱۸) اسلامی دنیا
۱۹) خانۂ کعبہ کی تباہی

واضح رہے کہ مندرجہ بالا فہرست میں وہ تین واقعات بھی شامل ہیں جو دس بڑی نشانیوں کا حصہ ہیں یہ تین واقعات، دجال کی آمد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور یاجوج ماجوج ہیں چھوٹی نشانیوں کے ضمن میں چند چھوٹی بڑی جنگوں اور جھڑپوں کا بھی ذکر شامل ہے ان کا تذکرہ یہاں شامل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یا تو وہ حدیثیں ضعیف ہیں یا راقم کے پاس وہ ذریعہ موجود نہیں ہے جس سے وہ ان کی درجہ بندی کر سکے بہرحال اور بیان کی گئی طویل فہرست اس حقیقت کے اظہار کے لئے کافی ہے کہ آنے والا وقت مسلمانوں کے لئے ہرگز آسان نہیں ہے بڑی بڑی خونریزیاں اور بے چینیاں مسلمانوں کی منتظر ہیں جن سے کوئی بھی فرد محفوظ نہیں رہ سکتا دنیا کی سب سے بڑی خونریز جنگ، جنگ عظیم یا ملحمۃ الکبریٰ [1] مسلمانوں کے عین

[1] یہ حدیثوں کی بیان کردہ اصلاح ہے۔

مرکز (مشرق وسطیٰ) میں لڑی جانے والی ہے۔

تا حال ظاہر نہ ہونے والی نشانیوں کا خلاصہ

ظاہر نہ ہونے والی نشانیوں کا تعلق افراد اور جنگوں سے ہے یعنی

۱)......عورت اور مرد کی نسبت کا توازن بگڑ جائے گا۔ (خواتین ۵۰ : مرد ۱/)

۲)......جھوٹے مدعیان نبوت آئیں گے

۳)......مخصوص شخصیات کا ظہور (قحانی قبیلے کا فرد الجہجاہ، المہدی المنتظر) وغیرہ

۴)......لاتعداد جنگیں (جنگِ عظیم، جنگ کلب اور جنگِ صلیب وغیرہ) اور کٹھن حالات

اس لئے آنے والے وقتوں میں لوگوں کو خونریزی اور تشدد سہنے کے لئے تیار رہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے فتنوں سے بچنے کی پناہ طلب کرنی چاہئے۔

اس کے بعد کیا ہوگا؟

گذرے ہوئے صفحات کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اکثر وبیشتر چھوٹی نشانیاں یا تو ظاہر ہو چکی ہیں یا آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہی ہیں اس کے بعد دس بڑی نشانیوں کا ظہور ہوگا جس میں صدیاں بھی لگ سکتی ہیں اور جو ہمارے اندازوں سے پہلے بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔

ظاہر ہو جانے والی چھوٹی علامات کا خلاصہ

☆......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور سے ٹڈیوں کا غائب ہو جانا۔

☆......خسرو اور قیصر کا خاتمہ (جو بالترتیب ایرانی اور رومی شہنشاہیت کے زوال کا باعث ہوا) اور ان بادشاہوں کے عظیم خزانوں کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال۔

☆......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت اور فتنوں کے دروازوں کا کھلنا

☆......حجاز کی سرزمین سے بڑی آگ کا ظہور جس کے باعث بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں بھی روشن ہو گئیں۔

☆......دنیا کی ہولناکیوں کی وجہ سے لوگوں کی تمنائیں کہ کاش ان قبر والوں کی جگہ وہ خود قبر میں موجود ہوتے۔

☆......لوگوں کا اتنا بے دین ہو جانا کہ انہیں اس بات کی بھی کوئی پرواہ نہیں کہ انہوں نے اپنی آمدنی حلال ذرائع سے کمائی ہے یا حرام سے؟۔

☆......انسانوں کی ہلاکت اور بڑے پیمانے پر ان کا قتل عام اس وقت معاشرے کے چلن کی حیثیت سے رواج۔

☆......قوموں کی قیادت کا غیر اہل ظالم اور تقویٰ سے عاری افراد کے ہاتھوں میں آ جانا۔

☆......اسلام پر چھپی ہوئی بہترین اور کثرت سے موجود کتابوں کی دستیابی کے باوجود عام لوگوں کی اسلام سے بے خبری۔

☆......شراب کے استعمال کی فراوانی۔

☆......اونچی اونچی پُر شکوہ عمارتوں کی تعمیر میں لوگوں کا ایک دوسرے کو نیچا دکھانا۔

☆......عرب سرزمینوں میں دریاؤں اور نخلستان کا وجود میں آنا۔

☆......زنا کا رواج چونکا دینے کی حد تک بڑھ جانا۔

☆......وقت کا تیزی سے گذرنے لگنا۔

☆......مسلم قوموں کا غیر مسلم مشرک قوموں سے گہری دوستی رکھنا اور اپنا طرز زندگی بالکل انہی کی طرح کرنے لگنا۔

☆......بے شمار لوگوں کا خود کو پیغمبر ظاہر کرنا حالانکہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

دس بڑی نشانیاں

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۚ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

''اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آ چکی ہیں، اگر ان کو پا لینے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے، (ان ساری نصیحتوں اور ہدایتوں کے بعد بھی لوگ سیدھے نہ ہوں تو) کیا اب وہ اس کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا چت لگائے فرشتوں کے پرے ساتھ لئے ہوئے خود سامنے آ موجود ہو اور فیصلہ ہی کر ڈالا جائے؟ آخر کار سارے معاملات تو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے والے ہیں، بنی اسرائیل سے پوچھو کیسی کھلی کھلی نشانیاں ہم نے انہیں دکھائی ہیں (اور پھر بھی انہی سے پوچھ لو کہ) اللہ تعالیٰ کی نعمت پانے کے بعد جو قوم اس کو شقاوت سے بدلتی ہے اسے اللہ تعالیٰ کیسی سخت سزا دیتا ہے۔'' (البقرہ آیات ۲۰۸، ۲۱۱)

روزِ جزا کے قیام کے لئے دس نشانیاں بیان کی گئی ہیں ان نشانیوں کے ظاہر ہوتے ہی قیامت واقع ہو جائے گی، یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بڑی نشانیاں ہمارے روزمرہ کے معمولات سے انتہائی ہٹ کر ہوں گی، اس لئے لوگ انہیں آسانی سے قبول کر لیں گے، اس دور کے لوگ خواہ ان نشانیوں پر توجہ دیں یا نہ دیں، لیکن انہیں یہ یقین ہو جائے گا کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تمام معاملات سے ہٹ کر ہے ظاہر نہ ہو چکنے والی چھوٹی علامات قیامت بھی اس وقت تک کم و بیش سب ظاہر ہو چکی ہوں گی۔

مذکورہ دس نشانیاں بہت ساری احادیث میں بیان کی گئی ہیں تاہم ان میں ایک حدیث کا

ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ اور ہم آپس میں بات چیت کرتے ہوئے جا رہے تھے کہ اسی اثنا میں آپ ﷺ نے دریافت کیا ''تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو'' لوگوں نے جواب دیا کہ ''ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ مندرجہ ذیل دس بڑی نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں'' پھر آپ ﷺ نے ان دس نشانیوں کا اس طرح ذکر فرمایا۔

(۱)......دخان (دھواں)

(۲)......دجال [1]

(۳)......دابۃ الارض (ہولناک جانور)

(۴)......حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

(۵)......یاجوج ماجوج

(۶)......زمین کے تین بڑے دھنساؤ ایک مشرق کی جانب

(۷)......ایک دنیا کے مغرب میں

(۸)......ایک جزائر عرب میں

(۹)......ایک بڑی آگ جو یمن سے اُٹھے گی اور انسانوں کو میدان حشر کی طرف ہانک دے گی۔

(۱۰)...... سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ [2])

ہونے والے واقعات کی ترتیب کیا ہوگی اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے لیکن قیامت کے ایام میں یہ سارے واقعات یقیناً واقع ہوں گے بیہقی کے مطالعہ سے البتہ اس ترتیب کی جھلک کچھ یوں نظر آتی ہے کہ:

① ......دجال کا ظہور۔

② ......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد۔

③ ......یاجوج ماجوج کا دھاوا۔

---

[1] ......عیسائی اسے دجال کی بجائے ''اینٹی کراسٹ'' Anti Christ کہتے ہیں (مترجم)۔

[2] ......کتاب الفتن۔

④......دابۃ الارض (بولنے والا جانور) کا ظہور۔ اور

⑤......سورج کا مغرب سے طلوع۔

بیہقی کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد تمام غیر مسلم ایمان لے آئیں گے ان کا کہنا ہے کہ اگر پہلے سورج مغرب سے طلوع ہو جائے تو غیر مسلموں کا اسلام قبول کرنا بے معنی بات ہوگی کیونکہ اس نشانی کے ظہور کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس لئے ان کا کہنا ہے کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کے فوری بعد واقع ہونے کی ایک نشانی ہوگا۔

بہر حال یہ ایک محقق اور عالم دین کی اپنی رائے ہے [1] لہٰذا ضروری نہیں ہے کہ واقعات اسی ترتیب سے ظہور پذیر ہوں

ا......زمین کے تین دھنساؤ

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ‌ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَـكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾

''اور ہم نے اس (شہید) کی قوم پر اس کے بعد آسمان سے (فرشتوں کا) کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم کو (یہ) اتارنے کی ضرورت تھی وہ سزا بس ایک سخت آواز تھی اور وہ سب اسی وقت اس سے بجھ کر رہ گئے، افسوس ان بندوں کے حال پر کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کا انہوں نے مذاق نہ آڑایا ہو کیا ان لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ ہم ان سے پہلے بہت سی اُمتیں غارت کر چکے کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ کر نہیں آئے اور ان میں کوئی ایسا نہیں جو اکٹھے ہو کر ہمارے سامنے حاضر نہ کیا جائے'' (یٰس: آیت ۲۸ تا ۳۲)

حضور ﷺ نے انسانیت کو زمین کے تین بڑے دھنساؤ سے آگاہ کیا ہے جو مغرب، مشرق اور جزائر عرب میں ہوں گے ان دھنساؤ کی کیا کیفیت ہوگی اس کے بارے میں کوئی تفصیل گو دستیاب نہیں ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زمین کے یہ دھنساؤ (یا بڑے زلزلے) ظالموں اور

[1] ......ریاض الصالحین، امام شرف الدین نووی (ترجمہ انگریزی) صفحہ ۱۱۹۹۔ ۱۱۲۰۔

بدمعاشوں کو طویل مہلت دیئے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے غضب کا اظہار ہوں گے کہ وہ اپنے آپ کو درست کرلیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''آخری گھڑی آنے سے پہلے بھونچال زمین کے دھنساؤ اور (بارشوں کی طرح) پتھراؤ ہوں گے۔'' (ابن ماجہ ❶)

۲......دجال مسیح

یہ شخص گھونگھریالے بالوں والا ایک آنکھ سے کانا فرد ہوگا اس کی دوسری آنکھ میں بھی کچھ نقص ہوگا جیسے کہ پھولا ہوا انگور، احادیث میں کہیں کہیں اس کے بالوں کو درخت کی شاخوں سے بھی مثال دی گئی ہے یعنی وہ کنگھی کئے ہوئے اور گھنگریالے ہوں گے اس کا جسم بھاری بھر کم ہوگا اور وہ خود کو مسیح اور خدا کہلوائے گا لوگوں کو خود پر اعتماد دلانے کے لئے وہ جادوئی حرکتیں کرے گا مثلاً وہ کسی شخص کو دو حصوں میں جدا کر کے اسے ایک بار پھر زندہ کر دے گا۔ تفصیل کے لئے اس کتاب میں بعنوان ''مسیح دجال کا دور'' ملاحظہ کیجئے۔

۳......حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ‌ ۚ اَ لۡقٰٮهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ ‌ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ‌ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَـنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَ تِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ﴿۱۷۲﴾

''اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو مسیح عیسیٰ بن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ تعالیٰ نے مریم (علیہا السلام) کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ تعالیٰ کی

❶......کتاب الفتن۔

طرف سے (جس نے مریم کے رحم میں بچے کی شکل اختیار کی) لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ "تین" ہیں باز آجاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں اس کی ملکیت ہیں اور ان کی کفالت وخبر گیری کے لئے بس وہی کافی ہے" مسیح نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب ترین فرشتے اس کو اپنے لئے عار سمجھتے ہیں اگر کوئی اللہ کی بندگی کو اپنے لئے عار سمجھتا اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔

(النساء آیت ۱۷۱-۱۷۲)

اپنے نزول کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اسلام مکمل ضابطۂ حیات کی حیثیت سے باقی رہ جائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی دوسرا دین قابل قبول نہ ہوگا اس کے بعد جزیہ ختم کر دیا جائے گا کیونکہ انسانیت کی اکثریت اسلام قبول کرلے گی آپ سؤر کو بھی ہلاک کریں گے تاکہ واضح کرسکیں کہ عیسائیوں نے اسے اپنی جانب سے گھڑ کر حلال کیا تھا مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو باب "حضرت عیسیٰ کی واپسی اور یاجوج ماجوج"

۴...... یاجوج ماجوج کی تباہیاں

یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں جنہیں حضرت ذوالقرنین نے دروازہ بند کرکے باقی دنیا سے کاٹ دیا تھا روز قیامت سے پہلے وہ قومیں اس دروازے کو توڑ دیں گی اور باہر نکل کر پوری زمین پر سخت تباہی و بربادی پھیلائیں گی عام طور پر یہ تسلیم کیا جانے لگا ہے کہ یہ آہنی دیوار اب ٹوٹ چکی ہے اور دجال کی شکست کے بعد اب یاجوج ماجوج بڑی تباہی پھیلانے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں ہمیں ان قوموں کے بارے میں واقف کرایا ہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِىْ

زُبُرَ الْحَدِيدِ ط حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا ط حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا لا قَالَ اٰتُوْنِىْٓ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ ط فَمَا اسْطَاعُوْٓا أَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ج فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهُ دَكَّآءَ ج وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ ط

''پھر اس (ذوالقرنین) نے ایک اور مہم کا سامان کیا یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی ان لوگوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس اس کام کے لئے دیں کہ تو ہمارے اور اس کے درمیان ایک بن تعمیر کر دے؟ اس نے کہا جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے تم بس محنت سے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو آخر جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو اس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا کہ اب آگ دہکاؤ حتیٰ کہ جب (یہ آہنی دیوار) بالکل آگ کی طرح سرخ کر دی گئی تو اس نے کہا ''لاؤ اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا'' (یہ بند ایسا تھا کہ یاجوج ماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آسکتے تھے اور اس میں نقب لگانا ان کے لئے اور بھی مشکل تھا) ذوالقرنین نے کہا ''یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوندِ خاک کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے''۔ (سورۂ کہف آیت ۹۲۔۹۸)

اس کی مزید تفصیل آپ کو باب ''عیسیٰ اور یاجوج ماجوج'' میں ملے گی۔

۵......دابۃ الارض

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ لا أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾

''اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت آپہنچے گا تو ہم ان کے لئے ایک جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے''۔ (النمل آیت:۸۲)

اللہ تعالیٰ زمین سے ایک بولتا ہوا جانور نکالیں گے جس کا نام ''دابۃ الارض'' ہوگا جو نافرمان لوگوں کا بتائے گا کہ وہ اللہ پر یقین نہیں رکھتے اس کے بعد وہ مومنوں اور منکروں کی پیشانیوں پر

مہر لگادے گا ان منکرین نے بے شمار رسولوں کی ہدایات اور تنبیہات کے باوجود نصیحت پر نہ تو کان دھرا اور نہ زمین و آسمان اور اپنے جسم میں پھیلی ہوئی کروڑہا نشانیوں پر غور کیا۔ (حدیث)

ایک ضعیف روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا کہ

''زمین میں سے ایک جانور نکلے گا جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مہریں ہوں گی یہ جانور مؤمنوں کے چہروں پر مہر لگا کر انہیں تابناک کردے گا اور کافروں کے چہروں کا بگاڑ دے گا حتیٰ کہ یہ آدمی ایک دوسرے کو پکاریں گے جن میں سے ایک ''اے مؤمن'' کہے گا تو دوسرا ''اے کافر'' کہے گا۔ (ترمذی ❶ وابن ماجہ ❷)

بہت سے بدنصیب لوگ ان علاماتِ قیامت کو نظر انداز کر کے آج بھی نفسی خواہشات پر عمل پیرا ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے یہ جانور برآمد ہوگا جو ان کی پیشانیوں پر دونوں آنکھوں کے درمیان کفر کی مہر لگادے گا تاکہ یہ آئندہ کسی کو دھوکے میں نہ رکھ سکیں یہ جانور اپنے ساتھ دو معزز پیغمبروں کی یادگار لے آئے گا تاکہ ثابت کر سکے کہ اللہ کے یہ نبی سچا دین لے کر آئے تھے اس جانور کے ظہور کے بعد پھر توبہ و معافی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے گا۔

دابۃ الارض کہاں سے برآمد ہوگا؟

ایک کمزور حدیث میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن بریدہ اپنے والد کے ذریعے بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول خدا ﷺ مجھے مکے کے قریب ایک ریگستان میں لے گئے یہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس جگہ سے وہ جانور برآمد ہوگا'' یہ ایک بہت چھوٹا سا علاقہ تھا۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس واقفیت کے کئی سال بعد حج کیا میرے والد نے مجھے اس جگہ کی علامات بتائیں یہ ایسی تھیں جیسے زمین کی کانیں لمبائی چوڑائی میں اتنی اور اتنی'' (ابن ماجہ ❸)

غور کرنے کی بات ہے کہ مکہ جو حضور ﷺ کی جائے پیدائش ہے وہیں سے کلام کرنے والا جانور برآمد ہوگا منافق اور منکر لوگ جو دنیا کے بدترین لوگ ہوں گے وہ حضور ﷺ کے راستے کو چھوڑ کر نفسانی خواہشات پر چلنا پسند کریں گے ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن پاک میں بیان

---

❶ ...... مصنف کتاب کو صحیح طور پر معلوم نہیں ہے کہ ترمذی میں بھی اسے ضعیف قرار دیا گیا یا نہیں؟۔

❷ ...... کتاب الفتن یہ ضعیف حدیث ابن ماجہ میں بھی موجود ہے۔

❸ ...... کتاب الفتن یہ ضعیف حدیث ابن ماجہ میں بھی موجود ہے۔

کیا گیا ہے کہ

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝

''اے اولاد آدم کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے۔'' (یٰسین آیت ۶۰۔۶۱)

۶......دھواں

فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝ لا یَّغْشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰی لَهُمُ الذِّكْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰی ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝

''اچھا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لئے ہوئے آئے گا اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا یہ ہے دردناک سزا (اب کہتے ہیں کہ) پروردگار ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ ان کا حال تو یہ ہے کہ ان کے پاس رسول مبین آ گیا پھر بھی یہ اس کی طرف ملتفت نہ ہوئے اور کہا کہ ''یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے'' ہم ذرا عذاب ہٹا دیتے ہیں تم لوگ پھر وہی کچھ کرو گے جو پہلے کر رہے تھے جس روز ہم بڑی ضرب لگائیں گے وہ دن ہوگا جب ہم تم سے انتقام لیں گے۔'' (الدخان آیات ۱۰ تا ۱۶)

آج سائنسدانوں کے پاس سورج اور کائنات کے بارے میں بے شمار نظریات ہیں یہ نظریات وہ صدیوں سے پیش کرتے چلے آ رہے ہیں جیسے جیسے علم بڑھتا جاتا ہے اور نیا مواد دستیاب ہوتا رہتا ہے اسی لحاظ سے یہ نظریات بھی تبدیل ہوتے رہے ہیں اس لئے ابھی سورج اور کائنات کے بارے میں بہت کچھ دریافت ہونا باقی ہے یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہے کہ آیا یہ دھواں سورج سے خارج ہوگا یا اس کا سبب کچھ اور ہوگا؟ اسی طرح کا ایک نظریہ سورج کی آگ کی بنیاد پر بھی قائم ہے۔

زمین پر سورج کی شعاعوں کے طوفان کا دھاوا

سائنسدان بیان کرتے ہیں کہ ''مختصر وقفے کے لئے ٹیلی مواصلاتی رابطے منقطع ہو سکتے ہیں اس ہفتے کے آخر میں شمالی جانب کا آسمان سورج کے شدید حملے کے باعث سرخ اور سبز بن کر چمکنے لگے گا۔''

گذشتہ دس سالوں کے دوران پائے جانے والے سورج کے دھبے اب سورج کی دائیں اوپری جانب بڑھ کر پھیل گئے ہیں جو زمین سے بھی دکھائی دیتے ہیں یہ حقیقت ایک سیٹلائٹ مطالعے کے نتیجے میں سامنے آئی ہے۔

ناسا کے سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ جمعرات کو سب سے طاقتور شعلہ بھڑکا تھا لیکن زمین پر اس کے اثرات محسوس کرنے میں ۲۴ سے ۳۶ گھنٹے لگ سکتے ہیں۔

اسے × درجے کا نام دیا گیا ہے جو سورج کے دھبے کا سب سے طاقتور درجہ ہے سورج کے دوسرے دھبے نسبتاً کم شدت کے تھے دھبوں کا یہ مجمع کئی سالوں کے بعد پہلا بڑا مجمع ہے۔ شعلے کی اس بھڑک نے مجمع کو بعض طاقتور فریکیوئینس ریڈیو چینل اور کم فریکوئنس نیوی گیشنل سگنل پر ایک مضبوط لیکن خفیف بلیک آوٹ کیا تھا۔

سورج کے یہ شعلے کئی دن تک باقی رہیں گے ماہرین کا کہنا ہے کہ اتوار تک اس کا تسلسل ٹوٹنے کے صرف ۳۰ فیصد امکانات ہیں اس شعاعی عمل سے شمالی طول بلد کے آسمان میں رات کے وقت گہری چمک اور روشنی پیدا ہوگی۔''

زمین پر نقصان

روشنی کی یہ چکا چوند اور رنگینی اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ طاقتور ذرات زمین کے اوپری ماحول سے ٹکراتے ہیں ریڈیائی مواصلات کو منقطع کرنے کے علاوہ یہ برقی ذرات سٹیلائٹ اور گردش کرنے والے طیاروں پر بمباری کر سکتے ہیں اور بعض حالات میں زمین کی صنعتی مشینوں کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں جس میں بجلی پیدا کرنے والے جنریٹر اور پائپ لائینیں شامل ہیں۔

سورج کا دھبہ جو سورج کی سطح پر ایک ٹھنڈا اور گہرا علاقہ ہے وہ عارضی طور پر کٹے پھٹے مقناطیسی ہجوم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے سورج کی شعاعوں کے کئی دن تک باقی رہنے کے

خیالات ظاہر کئے گئے ہیں سورج کے ماحول میں یہ بہت زیادہ شعائیں خارج کرتا ہے جس کی وجہ سے زمین کی جانب برقی (Electrc Fieal) گیسوں کے بادل نمودار ہوتے ہیں۔
(بی بی سی نیوز ❶)

ارتقائی نظریات میں سے یہ صرف ایک نظریہ ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مذکورہ دھواں ہتھیاروں کی بے پناہ جنگ کا نتیجہ ہو بہر حال جو بھی وجہ ہے یہ دھواں آسمان پر واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہوگا درحقیقت یہ دھواں اتنا گہرا ہوگا کہ ساری انسانیت کو ڈھانپ لے گا اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ آسمان دھوئیں سے بھر جائے گا اور سورج کی روشنی بھی زمین تک نہیں پہنچ سکے گی ایک سادہ ذہن کا آدمی اس سے یہ مطلب بھی لے سکتا ہے کہ طول طویل جنگیں بھی اس دھویں کا سبب بنتی ہوں گی دھویں کی گہرائی سے قطع نظر یہ بات بہر حال اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ یہ صورتِ حال زمین کے مجرم راشی اور ظالم باشندوں کے لئے بدترین سزا ہوگی۔

یہ انہی کے جرائم ہیں جن کی وجہ سے یہ خوفناک دھواں وقوع پذیر ہوگا اس موقع پر کچھ افراد توبہ کرنا چاہیں گے مگر اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہوگی اور توبہ کے دروازے بند ہو کر حساب کتاب کے دور کا آغاز ہو چکا ہوگا سچائی کے منکروں کو ان کی زندگی میں لاتعداد نشانیاں اور مواقع دیئے جا چکے ہوں گے تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں لیکن اب تو ان کے تمام مواقع ختم ہو چکے ہوں گے حتمی انکار کی صورت میں اس کی منافقت سامنے آچکی ہوگی ان پر جب بھی کوئی کڑا وقت آیا تو وہ مجبوراً اللہ کی طرف پلٹے لیکن جیسے ہی ان کی مصیبت دور ہوگئی تو وہ پھر اپنی خرمستیوں میں گم ہوگئے فی الحقیقت اگر وہ مخلص ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی آیات ہی ان کے لئے کافی ہوتیں۔

درحقیقت انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے جب کوئی مصیبت اس پر آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں جو

①...... نماز ادا کرتے ہیں

②...... اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں

③...... جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک حق مقرر ہوتا ہے

④...... جو روز جزا کو برحق مانتے ہیں

❶...... حوالہ ویب سائٹ۔ bbc.co.uk ہفتہ ۲۰۰۱-۳-۳۱ بمطابق ۶:۱۴ صبح (بوقت برطانیہ)

⑤...... جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ ان کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں ہے جس سے کوئی بے خوف ہو۔

⑥...... جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بجز اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ عورتوں کے جن سے محفوظ نہ رکھنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

⑦...... جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں

⑧...... جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں

یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔ (المعارج آیات ۱۹ تا ۳۵)

اب لوگوں کو ہدایت کے لئے اس سے زیادہ اور کیا چاہیے؟ کیونکہ انسانی تاریخ میں اتنی وضاحت کے ساتھ ہر چیز کئی بار بتائی گئی ہے۔

۷...... سورج کا مغرب سے طلوع

حدیث (۱): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''آخری ساعت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ سورج غروب ہونے والی جگہ سے طلوع نہ ہو جائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو (اللہ تعالیٰ پر) ایمان لے آئیں گے، قرآن نے اسی موقع کے لئے کہا ہے کہ اس وقت کسی شخص کے لئے بھی ایمان لانا مفید نہیں ہوگا کیونکہ اس سے پہلے نہ وہ ایمان لایا تھا اور نہ اپنے ایمان میں کوئی بھلائی کمائی تھی''۔ (ابوداؤد ❶، ابن ماجہ، ❷ سورۃ انعام آیت ۱۵۸)

حدیث (۲): حضرت امیر معاویہ کی ایک روایت کے مطابق پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ کا وقت ختم نہیں ہوتا، اور توبہ کا وقت ختم نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکل جائے۔ (ابوداؤد ❸)

بعض علماء کا خیال ہے کہ سورج کا مغرب سے نکلنا محض ایک تفہیماتی پہلو ہے جس کا عملی

---

❶ کتاب الملحمۃ۔

❷ کتاب الفتن۔

❸ کتاب الجہاد۔

طور پر واقع ہونا کوئی لازمی نہیں ہے ان کے نزدیک سورج کا مطلب اسلام کا سورج ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر زمین کی گردش الٹی ہو جائے (جس کے نتیجے میں سورج کے طلوع وغروب میں فرق پڑے گا) تو پھر خطہ ارض پر زندگی کا وجود ممکن نہیں رہے گا، اس کے بعد پھر نا قابل بیان تباہیاں رونما ہوں گی جو ایک کے بعد دوسرے پر آتی رہیں گی، ان کا یہ نظریہ بھی عقل کو اپیل کرتا ہے لیکن ایک دوسری حدیث اس نظریئے کی نفی بھی کرتی ہے۔

یہ روایت حضرت ابوذر غفاری ﷛ کی ہے جس میں آپ ﷛ فرماتے ہیں کہ ''رسول خدا ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا'' کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ یہ سفر کرتے ہوئے عرشِ الٰہی کے نیچے آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لیکن ایک وقت آئے گا جب اسے کہا جائے گا کہ وہیں لوٹ جاؤ جہاں سے تم آئے ہو۔'' یہ وہ وقت ہوگا جب۔

''جس روز تمہارے رب کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہو جائیں گی، پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں بھلائی نہ کی ہو''۔ (بخاری [1]، مسلم [2]۔ سورۂ انعام آیت ۱۵۸)

یہ حدیث بالکل واضح کر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سورج کو واپس طلوع ہونے کی جگہ پر لوٹ جانے کا حکم دے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ سورج کا مشرق سے طلوع ہونا کوئی تفہیماتی بات نہیں بلکہ ایک عملی بات ہے، مزید یہ کہ جیسا پہلے ذکر کیا گیا کہ لوگ اس نشانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور انہیں کوئی شک باقی نہ رہے گا، یہ واقعہ زمین پر پوری طرح بدنظمی پیدا کر دے گا اور زندگی کے معاملات بالکل اُلٹ جائیں گے۔

نیچے سی این این ویب سائٹ پر دیئے گئے ایک اور مضمون کا خلاصہ پیش خدمت ہے جس کا پتہ ہے (www.cnn.com.) اس مضمون میں سورج اور زمین کے مقناطیسی میدان کا ذکر ہے، اس کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بے شمار علوم کے جمع وموجود ہونے کے باوجود انسان کو ابھی کتنا کچھ سیکھنا باقی ہے، مضمون کے آخر میں یہ دلچسپ حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ زمین کا

---

[1] ...... کتاب الایمان۔

[2] ...... کتاب الایمان۔

مقناطیسی علاقہ بالکل الٹ جائے گا یاد رہے کہ مضمون کا مصنف سورج کے مشرق سے نکلنے کا دعوٰی نہیں کر رہا ہے اس کے برعکس سورج کے برعکس علاقے سے نکلنے کے واقعے کو نمایاں کیا جا رہا ہے، انسان کے محدود علم کی بنیاد پر اس طرح کئی اور بھی نظریات موجود ہیں، سورج کس طرح اپنی سمت کو تبدیل کرے گا، انسان کا محدود علم اسے فی الوقت بیان نہیں کر سکتا البتہ جسے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت پر یقین ہو وہ ضرور اس واقعے کو سچا جانے گا، البتہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ''ہو جا'' تو وہ ہو جاتا ہے، یہ سورج، چاند ستارے اور زمین یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے مخلص اور فرمانبردار بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے احکامات کی پوری پابندی کرتے ہیں اور ان میں صدیوں در صدیوں کے بعد بھی کوئی فرق نہیں کرتے۔

سورج مقناطیسی میدان کا توازن بگاڑ دیتا ہے

سورج کے مقناطیسی پول ہر ۱۱ رسال بعد گھڑی کی گردش کے مطابق توازن بگاڑ دیتے ہیں۔

(۱۶ فروری ۲۰۰۱)

ویب سائٹ وقت ۵۱ : ۲۰ (گرین وچ معیاری وقت)

سی این این ''سورج کے طاقتور مقناطیسی پول الٹ گئے ہیں جس کی وجہ سے سورج کی سرگری کے عروج کا اشارہ ملتا ہے یہ سرگرمی زمین کے سیارے کو ہلاکت میں ڈال دے گی ماہرین فلکیات نے یہ بات اس ہفتے بتائی سورج کے شمالی اور جنوبی پول اب سے کئی ماہ پیشتر اپنے اپنے شمال اور جنوب کے خطے میں موجود تھے لیکن اس کے بعد سے وہ ایک دوسرے کی برعکس سمت میں چلے گئے ہیں۔

بائی پولر کے برعکس توازن: (Fcip) نے ماہرین فلکیات کو حیرانی میں نہیں ڈالا سورج پر ہر گیارہ ماہ بعد گھڑی کی گردش کے مطابق (clock wire) جگہ تبدیل کرتا ہے۔
یہ واقع اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب کہ سورج اپنی سرگرمی کی انتہا پر ہوتا ہے ناسا کے فزیسٹ ڈیوڈ ہاتھاوے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مقناطیسی پول کی تبدیلی سورج کے دھبوں کے عروج پر ہوتی ہے۔

سورج کی زیادتی کے دوران سورج زیادہ دھبے اور زیادہ اخراج کرتا ہے اور سورج کی

مزید شعاعوں کو بھیجتا ہے جو چار جڈ ذرات سورج کے نظام میں ہے۔

سورج کی زمین کی جانب پیش قدمی رات گئے آسمان میں رات کے وقت ستاروں کے خوبصورت جمگھٹ کو نمایاں کرتی ہے جبکہ دوسری جانب وہ مواصلاتی سیاروں اور برقی پاور گرڈز (Grids) کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

ماہرین فلکیات نے موجودہ سولر میکسی مم کو اوسط سے زیادہ طاقتور ثابت کیا لیکن وہ ۱۹۷۹ اور ۱۹۸۹ کی شدت سے نسبتاً کم ہے۔

زمین کے مقناطیسی میدان میں بھی اپنی جگہیں تبدیل کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے بارے میں اتنی مصدقہ پیشین گوئیاں نہیں کی جاسکتیں اس کا نظام ۵۰۰۰ تا ۵۰ لاکھ سال کے بعد برعکس ہوتا ہے آخری دفعہ یہ تبدیلی سات لاکھ چالیس ہزار سال پہلے ہوئی تھی۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ایک دوسری تبدیلی کے وقوع کے لئے بھی وقت بہت زیادہ واجب ہو چکا ہے۔

جلدی یا دیر سے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''مہدی نہیں آئیں گے جب تک کہ سورج اپنی کوئی نشانی نہ دکھادے۔'' (کتاب تکریب وتعریب، مصنف عبدالرزاق)

ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''(قیامت کی) پہلی تنبیہ سورج کا مغرب سے نکلنا اور دوپہر کے وقت لوگوں کے لئے ایک جانور کا نکلنا ہے''۔

اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نشانیوں میں سے جو بھی پہلے واقع ہوگئی تو دوسری نشانی اس کے بالکل متصل نمودار ہونے کے لئے تیار ہوگی میرا خیال ہے کہ پہلی نشانی سورج کا قیامت کے دن نکلنا ہوگا۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن)

اکثر محققین کہتے ہیں کہ سورج کا اپنے غروب کے مقام سے طلوع ہونا قیامت کے وقت سے بالکل لگا ہوا ہوگا کیونکہ اس کے بعد توبہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا اور زمین پر صرف حد سے زیادہ گذرے ہوئے مجرمین اور بدمعاش لوگ باقی رہ جائیں گے۔

تاہم مندرجہ بالا نظریہ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بالکل اُلٹ ہے ان کا خیال ہے کہ سورج کا اُلٹے مقام سے طلوع حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے واقع

ہو گا غالباً انہی کا کہنا صحیح ہے کیونکہ انہوں نے وہی بات بیان کی ہے جو صحابہ ﷺ سے سنی۔ یہ بیان نہایت اہم ہے اس سے یہ پہلو سامنے آتا ہے کہ سورج کا برعکس طلوع اب مستقبل قریب کی بات ہے یعنی یہ واقع بعد میں نہیں بلکہ پہلے ظہور پذیر ہو گا جس کا مطلب یہ ہے کہ پھر توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہو گا کیونکہ اس کے بعد تو پھر امام مہدی ہی آئیں گے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے سبق لینا چاہئے اگر یہ نشانی ہماری زندگی میں نمودار نہ ہو تب بھی موت ہماری توبہ کی مہلت کو ختم کر دے گی موت ایسی چیز نہیں ہے جسے ہلکا لیا جائے بلکہ اس کی تو ہر روز یاددہانی کرتے رہنا چاہئے۔

٨......اکٹھا کرنے والی آگ

یہ آگ یمن کے علاقے عدن کے جنوبی حصہ سے شروع ہو گی اس آگ کی وجہ سے مشرق کے لوگ خوف سے مغرب میں اکٹھا ہو جائیں گے تمام انسان شام، لبنان، فلسطین، اردن اور عراق کے بعض علاقوں میں جمع ہو جائیں گے جیسا کہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ''ایک آگ حضر موت سے اُٹھے گی اور لوگوں کو جمع کر دے گی پوچھا گیا کہ اس وقت انہیں کیا کہا جائے گا''؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''شام کی طرف جاؤ'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

توبہ کا دروازہ بند ہونے کی علامات

حضرت انس ﷺ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ''٦ چیزوں کے آنے سے پہلے پہلے توبہ کے لئے جلدی کر لو''

- ......سورج کا مغرب سے طلوع
- ......دھواں
- ......زمین کا جانور
- ......دجال
- ......ایک مخصوص قسم کی وبائے موت
- ......ہر شخص کو موت سے دوچار کرنے والی آفت۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن)

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ ظاہر ہو جائیں تو لوگوں کو ایمان لانے کے لئے کوئی عمل بھی کام نہ دے گا کیونکہ وہ پہلے بھی ایمان نہیں لائے تھے۔

⇦ سورج کا مغرب سے طلوع

⇦ دجال

⇦ زمین کا جانور (مسلم، ترمذی، احمد)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"دیکھو سورج کے غروب ہونے کی جگہ سے پہلے ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ۷۰ سال ہے یہ دروازہ توبہ کے لئے ہے اور یہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک کہ سورج اس کی جگہ سے نہ نکل جائے لہٰذا جب یہ واقع ہو جائے تو پھر کسی شخص کو اس کا ایمان کام نہ دے گا کیونکہ اس سے پہلے اس نے ایمان کو اہمیت نہ دی تھی اور نہ اس نے اپنے ایمان کے ذریعہ کوئی نیک کارنامہ انجام دیا تھا۔" (ابن ماجہ [1])

سورج مغرب سے طلوع ہونے زمین سے بولنے والا جانور برآمد ہونے، دجال کے آنے اور آسمان سے دھوئیں کے برآمد ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کسی کے لئے مفید نہیں ہو گا انہوں نے اس سے قبل اللہ تعالیٰ کو نہ تو پہچانا تھا اور نہ اس کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کیا تھا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ٥ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ٥ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ط اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ٥

"جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا یہ انہیں کی پیروی کریں گے خواہ شیطان ان کو بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بلاتا رہا ہو؟ جو

[1] ...... کتاب الفتن۔

شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو اس نے فی الواقع ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اب جو کفر کرتا ہے اس کا کفر تمہیں غم میں مبتلا نہ کرے انہیں پلٹ کر آنا تو ہماری طرف ہے پھر انہیں ہم بتا دیں گے کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ سینوں کے چھپے راز تک کو جانتا ہے ہم تھوڑی مدت انہیں دنیا میں مزے کرنے کا موقع دے رہے ہیں پھر ان کو بے بس کر کے ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔'' (لقمان آیات: ۲۱۔۲۴)

خلاصہ

- ......روز قیامت سے پہلے کی دس بڑی نشانیاں یہ ہیں۔ (۱) دھواں۔ (۲) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ (۳) دابۃ الارض۔ (۴) مسیح دجال۔ (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (۶) یاجوج ماجوج۔ (۷) اکٹھا کرنے والی آگ۔ (۸) تین بڑے زلزلے، ایک مغرب میں۔ (۹) ایک مشرق میں اور (۱۰) ایک عرب میں۔
- ......پیش آنے والے واقعات کی صحیح ترتیب تو کسی کو معلوم نہیں ہے تاہم علماء محدثین نے ان واقعات کی ترتیب کا تعین کرنے کی کوشش کی ہے۔
- ......چار علامات ایسی ہیں کہ جن کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ (ا) مسیح دجال۔ (ب) دابۃ الارض۔ (ج) سورج کا مغرب سے طلوع۔ (د) دھواں۔
- ......دجال ایک نوجوان فرد ہوگا جس کی ایک آنکھ کانی ہوگی، بال گھنگریالے ہوں گے، رنگت مناسب ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کفر'' لکھا ہوا ہوگا۔
- ......حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے اور آ کر دجال کو قتل کریں گے وہ یاجوج ماجوج کی تباہیوں سے لوگوں کو محفوظ کریں گے صلیب توڑ دیں گے اور سور کو ہلاک کریں گے۔
- ......دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج حضرت ذوالقرنین کی تعمیر کردہ دیوار کو توڑیں گے اور زمین پر بے انتہا فساد پھیلائیں گے۔
- ......زمین سے اللہ تعالیٰ ایک بڑا جانور برآمد کرے گا جو لوگوں کو قرآن پاک کے وحی الٰہی

ہونے کے بارے میں بتائے گا۔

- ......اگر اللہ آسمان سے اُٹھنے والے دھوئیں کو جس نے سارے انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہوا ہوگا، ان پر سے ہٹا لے تو یہ تمام لوگ ایک بار پھر اسی گناہوں والی زندگی کی طرف لوٹ جائیں گے۔
- ......روزِ جزا سے پہلے سورج اپنے غروب ہونے والی جگہ سے برآمد ہوگا۔

دجال کے پیش رو

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ج وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ج وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ط وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ط مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ط مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ط وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

''دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے حقیقت میں آخرت ہی کا مقام ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو زیاں کاری سے بچنا چاہتے ہیں پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لو گے؟ اے نبیؐ ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان سے تمہیں رنج ہوتا ہے لیکن یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں مگر اس تکذیب پر اور ان اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی

گئیں انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تمہیں پہنچ ہی چکی ہیں تاہم اگر ان لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کچھ زور ہے تو زمین میں سے کوئی سرنگ ڈھونڈو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس کوئی نشانی لانے کی کوشش کرو اور اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر سکتا تھا لہذا نادان مت بنو، دعوت حق پر لبیک وہی لوگ کہتے ہیں جو سننے والے ہیں، رہے مردے، تو انہیں تو اللہ بس قبروں ہی سے اُٹھائے گا اور پھر وہ اس کی عدالت میں پیش ہونے کے لئے واپس لائے جائیں گے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتاری گئی کہو اللہ نشانی اتارنے کی پوری قدرت رکھتا ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نادانی میں مبتلا ہیں زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اُڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو یہ سب تمہاری ہی طرح کی قسمیں ہیں ہم نے ان کی تقدیر کے نوشتے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے پھر یہ سب اپنے رب کی طرف سمیٹے جاتے ہیں مگر جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگا دیتا ہے"(سورۂ انعام آیات: ۳۲ تا ۳۹)

یہ اللہ رب ذوالجلال اور عالم غیب کی بے انتہا رحمت ہے کہ اس نے اپنے بندے حضور ﷺ کو وہ تمام ادوار بتا دیئے جن سے امت مسلمہ گزر رہی ہے یا گزر گئی ہے اس ضمن میں ذیل کی حدیث قابل غور ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت کے واقع ہونے والے واقعات میں سے کسی ایک بھی واقعے کا بیان نہیں چھوڑا۔

ہم میں سے کچھ لوگوں نے ان نشانیوں کو یاد رکھا اور کچھ نے انہیں بھلا دیا مجھے تو یہ باتیں بالکل اسی طرح یاد ہیں جیسے کوئی کسی کا چہرہ دیکھے اور اسے یاد رکھے۔ (مسلم ابوداؤد [1])

ایک اور حدیث میں بیان ہوا کہ:

۱)..... تمہارا دین نبوت اور اللہ کی رحمت سے شروع ہوتا ہے اور یہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ اللہ چاہے۔

[1] ..... کتاب الفتن۔

۲)...... پھر اللہ اسے اُٹھا لے گا اور اس کے بدلے ''نبوت کی طرز پر خلافت'' قائم ہوگی پھر اللہ اسے بھی ختم کر دے گا۔

۳)...... اس کے بعد ظلم کی بادشاہت کا دور دورہ ہوگا اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اللہ چاہے گا بعد میں اللہ اسے بھی اُٹھا لے گا۔

۴)...... پھر جبر و دہشت کی حکمرانی قائم ہوگی اور اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا بعد میں اللہ اسے بھی اُٹھا لے گا۔

۵)...... اس کے بعد نبوت کی طرز پر خلافت کا دور دوبارہ لوٹ آئے گا جس میں حضورؐ کی سنت کے مطابق احکامات پر عمل درآمد کرایا جائے گا۔ اسلام زمین پر اپنی جڑیں پکڑ لے گا خلافت کے اس نظام سے آسمان والے اور زمین والے دونوں خوش ہو جائیں گے جب یہ دور آئے گا تو آسمان اپنی برکتیں نچھاور کرے گا اور زمین اپنے خزانے اُگلے گی۔ (شیبی [1])

ایک اور حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ [2] نے بیان کیا کہ لوگ آپ ﷺ سے نیکیوں کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے لیکن میں آپ ﷺ سے برائیوں کے بارے میں معلوم کرتا تھا مجھے خوف ہوتا تھا کہ کہیں یہ برائی مجھے بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

میں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) ہم جاہلیت اور گناہ کی حالت میں رہتے تھے پھر اللہ نے یہ اچھائی (دین اسلام) ہمیں عطا کیا اب کیا اس کے بعد کہیں اور برائی تو ہمارے سامنے نہیں آئے گی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''ہاں آئے گی'' تو میں نے پھر دریافت کیا کہ کیا اس برائی کے بعد ہمیں پھر کوئی اچھائی نصیب ہوگی؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''لیکن یہ کچھ دھندلی سی ہوگی'' میں نے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''لوگ میری سنت کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی پیروی کریں گے اور میری سنت سے ہٹ کر لوگوں کی رہنمائی کریں گے اس لئے تمہیں اس میں دونوں باتیں ملیں گی کچھ چیزیں اس میں قابل قبول ہوں گی اور کچھ چیزیں قابل رد ہوں گی۔'' پھر میں نے پوچھا کہ اس اچھائی کے بعد کوئی اور برائی بھی آئے گی؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''ہاں کچھ

[1] ...... یہ حدیث شیبی کی ''موافقت'' اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ''منصب رسالت'' میں موجود ہے اس طرح کی دیگر حدیثیں مسلم، ابن ماجہ اور ترمذی میں بھی موجود ہیں۔

[2] ...... اس حدیث میں اوپر کی حدیث کے لحاظ سے پانچ کی بجائے چار دوروں کا ذکر ہے۔

لوگ ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہوں گے اور لبیک کہنے والوں کو جہنم میں جھونک رہے ہوں گے۔'' میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول (ﷺ) کچھ تفصیل ان کی بھی بیان کر دیجئے تو آپ ﷺ نے بیان کیا کہ ''وہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔'' میں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) اگر مجھے اس وقت نہ مسلمانوں کا گروہ ملے اور نہ سردار تو میں اس وقت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ''مسلمانوں کے تمام گروہوں سے اپنی جان چھڑا کر کسی درخت کی کھوہ میں چلے جاؤ یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔'' (بخاری، مسلم [1]، مشکوٰۃ)

اس حدیث کے لحاظ سے اچھائی کا پہلا دور حضور ﷺ کی وفات کے بعد ختم ہو گیا تھا۔ (آپ ﷺ کی وفات اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا سانحہ تھی) اچھائی کا دوسرا دور (خلافت راشدہ) حضرت حسن ؓ کی شہادت کے بعد اختتام کو پہنچا تھا (حیرانی کی بات ہے کہ آپ ﷺ نے خلافت راشدہ کا متعین عرصہ تک بتا دیا تھا) حضرت سفینہ ؓ کے بیان کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''میرے بعد خلافت تیس سال تک باقی رہے گی جس کے بعد بادشاہت کا دور آجائے گا۔'' اس کے بعد حضرت سفینہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت ابوبکر ؓ کی خلافت کے دو سال گنو، حضرت عمر ؓ کے دس سال، حضرت عثمان ؓ کے بارہ سال اور حضرت علی ؓ کے چھ سال شمار کرو۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ [2])

عثمانی خلافت کا زوال بھی مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کیونکہ اس کے بعد مسلمانوں کے تمام احکام دھندلا گئے اور اس کے بعد دہشت گردی کی حکمرانی کے دور کا آغاز ہوا جس کا تجربہ ہم آج تک کر رہے ہیں مسلمانوں کے نام نہاد لیڈروں نے بدترین حکمرانی کے تمام جراثیم اپنے استعماری آقاؤں سے ورثے میں حاصل کیے۔

اس وقت ہم چوتھے اور پانچویں دور کے درمیان بیٹھے ہیں یعنی جبر و دہشت کی حکمرانی کے آخر اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام سے قبل کے درمیان سے گذر رہے ہیں۔

ان نشانیوں کو دیکھ کر چند چھوٹی اور دس بڑی نشانیاں ابھی ظاہر ہونی باقی ہیں ذیل میں ایک نقشہ

---

[1] ...... کتاب الامارہ۔

[2] ...... فتنے اور آزمائشیں۔

دیا جارہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت کس طرح پانچ ادوار سے گذرے گی۔

پہلا دور	دوسرا دور	تیسرا دور	چوتھا دور	پانچواں دور
۱۔تا۲۳سال	خلافت راشدہ ۳۰سال	۱۳۰۰سال تک جابر بادشاہوں کی حکمرانی	۸۰سال پہلے ہی گذر چکے ہیں دہشت اور ظلم	حق پرستی اور نیکی کے دور کی واپسی
حضور ﷺ کا دور مبارک	گذر چکا ہے	گذر چکا ہے	اس وقت ہم چوتھے اور پانچویں دور کے درمیان رہ رہے ہیں	

(وہ ادوار جن سے امت گذر رہی ہے یا گذرے گی)

عام قاعدے اور ہدایات

نیچے کی حدیث میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ساتھ کچھ وعدے ظاہر کیے ہیں جس کے ذریعے سے ہمیں وہ اہم رہنمائی ملتی ہے کہ اُمت کن ادوار سے گذرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے زمین کو لپیٹ کر پیش کیا یہاں تک کہ میں نے اس کا مشرق اور مغرب دونوں دیکھ لئے، میری اُمت کی سلطنت اس حد تک پہنچ جائے گی جس حد تک زمین میرے سامنے پیش کی گئی، مجھے سرخ وسفید دو خزانے پیش کئے گئے۔ ❶

میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ میری اُمت کو ایک ہی بار قحط سے ہلاک نہ کرنا، کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرنا کہ وہ ساری اُمت کو ہلاک کر دے۔

میرے رب نے مجھے بتایا کہ میں تمہاری اُمت کو قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کسی دشمن کو غلبہ نہیں دوں گا جو تمہاری پوری اُمت کو ہلاک کر دے خواہ تمام اہل دین ہی اس پر متفق کیوں نہ ہو جائیں لیکن انہی میں سے بعض لوگ دوسروں کو ہلاک کریں گے اور انہیں قید کریں گے۔ (ترمذی، باب الفتن)

''مجھے اپنی اُمت کے سرداروں سے خدشہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر دیں گے جب میری اُمت کے لوگ آپس میں تلوار نکال لیں گے تو یہ اس وقت تک نیام میں نہیں جائے گی جب تک کہ قیامت نہ آجائے، اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ میرے لوگ مشرکوں اور بت پرستوں کے دوست نہ بن جائیں''۔

❶ ......سرخ وسفید سے عام طور پر سونا اور چاندی مراد لئے جاتے ہیں۔

''میری اُمت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے جو خود کو اللہ تعالیٰ کا نبی ظاہر کریں گے حالانکہ ختم نبوت تو مجھ سے وابستہ ہے، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، میری اُمت کا ایک طبقہ سچائی کے ساتھ مستقل وابستہ (اور ایک اور روایت کے مطابق برسر اقتدار) رہے گا اس طبقے کو کوئی دشمن نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (قیامت کی گھڑی) نہ آجائے''۔ (مسلم، ابوداؤد ❶، ترمذی، ابن ماجہ ❷)

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے کہا ''اے مہاجرو، تمہیں پانچ فتنے اپنے گھیرے میں لیں گے، میں خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم ان فتنوں کو دیکھنے کے لئے زندہ رہو''۔

[۱]......اگر لوگوں میں زنا عام ہو جائے تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے بعد لازماً ایسی بیماریاں پھیلیں گی کہ ان کے باپ دادا کبھی ان بیماریوں میں مبتلا نہ ہوئے تھے۔

[۲]......اگر لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں تو تمہیں جان لینا چاہئے کہ اس کے بعد لازماً انہیں قحط اور خشک سالی لاحق ہو جائے گی اور ان پر ظالم حکمران مسلط ہو جائیں گے۔

[۳]......اگر لوگ زکوٰۃ روک لیں تو تمہیں جان لینا چاہئے کہ اس کے بعد یقیناً بارشوں کا ہونا بند ہو جائے گا اور اگر زمین پر جانور نہ بس رہے ہوتے تو بارشیں بالکل نہ ہونے پاتیں۔

[۴]......اگر لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے گئے اپنے وعدوں سے منکر ہو جائیں ❸ تو جان لینا چاہئے کہ اس کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر ایک ایسے دشمن کو مسلط کر دے گا جو ان کے خزانوں کا کچھ حصہ زبردستی قبضے میں کر لے گا۔

[۵]......اگر ان کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق حکومت چلانا چھوڑ دیں تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں گروہوں اور ٹکڑوں میں بانٹ دے گا اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف خود ہی جنگ کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ ❹)

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر میری اُمت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں تو مصیبتیں انہیں گھیر لیں گی، یہ پوچھنے پر کہ وہ مصیبتیں کیا ہوں گی، آپ ﷺ نے

❶......کتاب الفتن۔

❷......کتاب الفتن۔

❸......ملاحظہ ہو سورۂ اسریٰ، پندرھواں پارہ۔

❹......کتاب الفتن

جواب دیا۔

۱)...... جب کوئی فائدہ صرف دولت مند لوگ ہی لوٹنے لگیں اور کم آمدنی والوں کو اس میں سے کچھ بھی نہ ملے۔

۲)...... جب زکوٰۃ تاوان محسوس ہونے لگے۔

۳)...... جب اولاد اپنی ماں کی نافرمانی اور بیوی کی وفاداری کرنے لگے۔

۴)...... جب اولاد اپنے دوستوں پر مہربان ہو جائے اور باپ کو نظر انداز کر دے۔

۵)...... جب مسجدوں میں شور شرابے بڑھ جائیں۔

۶)...... جب قوم کا بدترین شخص ان کا سردار بن جائے۔

۷)...... جب لوگ کسی شخص کی تعظیم اس وجہ سے کرنے لگیں کہ اس سے انہیں کسی شر کا اندیشہ ہو۔

۸)...... جب شراب عام پی جانے لگے۔

۹)...... جب لوگ ریشم پہننے لگیں۔

۱۰)...... جب گانے والیاں اور آلات موسیقی عام ہو جائیں۔

۱۱)...... جب اس اُمت کے آخری دور کے لوگ اپنے سے پہلے کے لوگوں پر لعنت ملامت کریں گے۔

تو پھر انتظار کرو

⇦ کسی سرخ آندھی کا۔

⇦ یا اس بات کا کہ زمین انہیں نگل جائے۔

⇦ یا انہیں جانوروں کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے۔ (ترمذی[1]، مشکوٰۃ[2])

اوپر کی احادیث میں باقی ماندہ تین علامات کا ذکر بعد میں حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کیا ہے جو یہ ہیں۔

☆...... جب مال غنیمت دولت ہو جائے۔

☆...... جب امانتیں ضائع کر دی جائیں۔

---

[1]...... کتاب الفتن۔

[2]...... علامات قیامت۔

☆......اور علم دینی مقصد کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے حاصل کیا جائے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ [1])

اللہ کا وعدہ

حضور ﷺ کو زمین کے مشرقی و مغربی کنارے دکھائے گئے تھے تا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں اور دنیا کے دونوں کناروں پر چھا جائیں وہ لوگوں میں انصاف کو رواج دیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلائیں اس کے بعد آخری فتح کا الٰہی وعدہ پورا ہو جائے گا۔

(ملاحظہ ہو ہماری انگلش کتاب The Milestones To Eternity کا دوسرا حصہ اور ساتواں باب بعنوان The Kinds Of Victory) (نیچے ان وعدوں کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ مترجم)

۱)......دولت

اوپر ذکر کئے گئے سرخ اور سفید اور سونا چاندی کے الفاظ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مسلم امت غریب نہیں ہوگی مسلم امت کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تمام تر نعمتوں سے نوازا گیا ہے مثلاً سونا چاندی، یورینیم، لوہا، تیل، قیمتی معدنیات، اور دیگر قدرتی ذرائع۔ اسی طرح مویشیوں اور جانوروں کی وسیع قسمیں اور بہترین فصل اُگانے والی زمینیں موجود ہیں پھر ان کو سب سے زیادہ تخلیقی، انقلابی اور زرخیز ذہن کے لوگوں سے نوازا گیا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جنہیں ہم گذشتہ چودہ صدیوں سے دیکھتے چلے آرہے ہیں۔

۲)......قحط سے بچاؤ

اللہ کے وعدے کے مطابق یہ امت قحط کی وجہ سے کبھی برباد نہیں ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً قحط اور خشک سالی آنے کے باوجود وہ ساری امت مسلمہ کو مجموعی طور پر نقصان نہیں پہنچائے گی البتہ بعض علاقے اس سے ضرور متاثر ہو سکتے ہیں جیسے افریقہ میں صومالیہ۔ تاہم اگر زکوٰۃ روک لی جائے یا آمدنی ناجائز ذرائع سے حاصل کی جانے لگے تو قحط کا برپا ہونا کوئی تعجب کی بات بھی نہیں ہوگی، ہم پر مزید ظالم، اور بے رحم قصائی مسلط ہونے لگیں گے تا کہ ہمیں گمراہی سے دوچار کر سکیں، ہمارا موجودہ حال یہ ہے کہ اُمت کی حیثیت سے مجموعی طور پر ہم نے زکوٰۃ کی ادائیگی پہلے ہی صدیوں سے روکی ہوئی ہے۔

[1] ......علامات قیامت۔

۳)......دشمن کے ہاتھوں مکمل نسل کشی نہیں ہو گی

حدیث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی خدا ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس اُمت پر دو تلواروں کو کبھی یکجا نہیں کرے گا، ایک دشمن کی تلوار اور دوسرے اُمت کی اپنی تلوار۔ (ابوداؤد ❶)

ہمارے دشمن خصوصاً یہودی اور عیسائی کبھی اس قابل نہیں ہو سکیں گے کہ وہ مسلمانوں کو کلی طور پر نیست و نابود کر دیں، ہاں کچھ مسلمانوں کو وہ البتہ ختم کر سکتے ہیں جیسا کہ انہوں نے بوسنیا (اور اب افغانستان) میں کیا پھر یہ قتل عام اس وجہ سے بھی ہوا کہ مسلمان اب اپنے کاروبار اور معاملات میں بہت صاف ستھرے نہیں رہے وہ معاملات میں دھوکہ دہی کرتے ہیں مزید برآں ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ بھی اپنے وعدوں کو وفا نہیں کرتے، ہم بس زبانی طور پر ہی اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں عمل کے میدان میں مکمل منافقت سے کام لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارے دشمن ہم پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور طاقت کے بل بوتے پر ہمارے ذرائع و وسائل پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

ہاں البتہ مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائی کے ہاتھوں زیادہ نقصان اٹھا رہا ہے بلکہ ہمارے ظالم مسلمان رہنماؤں اور بدکردار مسلم سیاست دانوں کے ہاتھوں اسے زیادہ نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔

۴)......ظالم حکمران

اپنے ظالم اور بدکردار حکمرانوں کو خود پر مسلط کرنے کے ذمے دار کوئی اور نہیں بلکہ ہم خود ہیں اگر ہم خود ہی بے ایمان اور دھوکے باز نہ ہوتے تو دنیا کی حکمرانی کبھی ہم سے نہ چھنتی، چونکہ ہم میں کتاب اللہ نافذ کرنے کا جذبہ ہی نہیں رہا ہے اس لئے ہم گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں اور آئے دن ایک دوسرے سے لڑتے اور ان کی پیٹھوں میں چھرا گھونپتے رہتے ہیں، اس ساری تباہی کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مسلم اُمت کو بھگتنا پڑھتا ہے، ہم جوں جوں کمزور ہوتے جاتے ہیں دشمن ہم پر حاوی ہوتے جاتے ہیں، وہ مسلمانوں کے دلوں میں اپنا رعب و دہشت بٹھاتے رہتے ہیں۔

اُمت کی یہ کیفیت صدیوں سے جاری ہے یہی وجہ ہے کہ وہ آج اس تباہ کن انجام تک پہنچ گئی ہے، اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی مدد سے کئی چھوٹے ممالک پر جبریہ حکمرانوں کا راج ہے۔

❶ ......کتاب الملاحم۔

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ان بے دین راہنماؤں کی قیادت سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ ماضی میں ہم نے اپنے ہی ظالم حکمرانوں کے ہاتھوں، دشمن کے ہاتھوں کھیل جانے کے باعث اندلس کو عیسائیوں کے حوالے کر دیا تھا، سلطان بایزید اور امیر تیمور میں اگر باہمی جھگڑا نہ ہوا ہوتا تو ہوسکتا ہے کہ سلطان بایزید امن و انصاف کا پرچم ساری دنیا میں بلند کر دیتا۔

آج بھی مسلم ممالک کے اکثر حکمران اسلام کے کٹر دشمنوں، امریکہ اور یورپ کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں پھر اس بات میں کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہئے کہ مسلم دنیا میں مسلسل بے چینی اور خون خرابہ موجود ہے۔

۵)...... مسلسل قتل و خونریزی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جو تلوار ناحق اٹھی تھی اس کے بعد سے مسلم دنیا میں وسیع پیمانے پر خون خرابہ جاری ہے، حضور ﷺ نے اس انجام کی پہلے ہی نشان وہی کر دی تھی، جب سے مسلم اُمہ کی توانائیاں اللہ تعالیٰ کے راستہ سے ہٹ کر کہیں اور ضائع ہو رہی ہیں اس وقت سے ہم بس ایک دوسرے کے گلے ہی کاٹ رہے ہیں۔

۶)...... مشرکوں کے ساتھ دوستی

بعض مسلمان خواہ وہ قبیلوں، خاندانوں کلب یا اداروں کی شکل میں ہوں وہ یہودیوں، عیسائیوں جیسے مشرکوں اور ہندواؤں، بدھوں، ملحدوں اور مادہ پرست کافروں سے دوستی رکھیں گے، قرآن پاک میں مسلمانوں کو صرف متقیوں سے دوستی رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے، لیکن ہمارے یہ مسلمان ان سے اتنا گھل مل گئے ہیں کہ وہ متاثر ہو کر اپنا طرزِ زندگی بھی انہی جیسا کر لیتے ہیں اس کی وجہ سے بعض اوقات ان دونوں کے درمیان فرق کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، یہ وہ بدقسمت منافقین ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''اس ہستی کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم انہی کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، ہاتھ ہاتھ اور بالشت بالشت، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ (چوہے) کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی ان کے ساتھ اسی بل میں داخل ہو جاؤ گے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا کیا اس سے آپ کی مراد یہودی اور عیسائی ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''تو اور کون؟'' (مسلم [1])

[1] ...... کتاب العلم۔

۷)......جھوٹے نبیوں کا ظہور

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۞ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ ۞ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۞

''لوگو کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟ وہ ہر جعل ساز، بدکار پر اترا کرتے ہیں، سنی سنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں''۔

(سورۂ شعراء آیت ۲۲۱،۲۲۲)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۞

''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے''۔ (احزاب آیت ۴۰)

اُس زمانے میں جھوٹ کا چلن عام ہو جائے گا اور اسلامی تعلیمات اتنی کمزور ہو جائیں گی کہ جھوٹے نبی پیدا ہوں گے اور اکثر و بیشتر لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے جب کہ قرآن و حدیث نے دوٹوک طریقے پر بتا دیا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

حدیث: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

- ......میں محمد (ﷺ) ہوں
- ......میں احمد (ﷺ) ہوں
- ......میں ماحی (ﷺ) ہوں: میرے ذریعے سے کفر مٹ جائے گا
- ......میں حاشر (ﷺ) ہوں: میرے قدموں میں سارے انسان جمع ہو جائیں گے
- ......میں عاقب (ﷺ) ہوں: میرے بعد اب کوئی نبی نہیں ہے۔ (مسلم [1])

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''اسرائیلیوں کو ان کے انبیا کی جانب سے دعوت دی جاتی رہی ان میں سے اگر کسی نبی کا انتقال ہو جاتا تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اب

[1]......کتاب الفضائل۔

میرے بعد صرف خلفاء ہی میری جگہ لیں گے"۔ (بخاری، مسلم [1])

اس طرح ایک اور حدیث میں بیان کیا ہے کہ:

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔" (ترمذی [2])

مسئلہ کیا ہے؟

اوپر بیان کی گئی تمام احادیث سے مسئلہ واضح ہو کر ہمارے سامنے آتا ہے ہم مسلمان افراد دنیا اور اس کی آسائشوں پر اتنے فریفتہ ہو گئے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام اور فرمانوں کو نظر انداز کر دیا ہے اس لئے ہم دن بدن تمناؤں کے سمندر میں ڈوبتے چلے جا رہے ہیں یہ سمندر بظاہر خوش نما ہے لیکن دراصل یہ مصیبتوں، دہشت گردیوں، بے اطمینانیوں اور اُلجھنوں کا سمندر ہے۔

ہمارے بعض اہل اقتدار مشرکوں اور بت پرستوں سے اتنی زیادہ قرابت اور وفاداری رکھتے ہیں کہ وہ نابینا بن کر ان کی ہر بات کی پیروی کرتے ہیں خواہ وہ چیز ان کے لئے کتنی ہی بے غیرتی کی کیوں نہ ہو؟ بعض اوقات تو ان کی ہدایات عقلی لحاظ سے بھی کمزور معلوم ہوتی ہیں ہمارے دشمن مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے انہی مسلمان رہنماؤں سے کام لیتے ہیں اور ان کے درمیان غربت، جہالت، افسر شاہی کے لاتعداد درجات اور مغرب پر تکئے کی عادت پھیلاتے ہیں، اس صورتِ حال میں جھوٹے نبی آکر مسلمانوں کو مزید منتشر کر دیتے ہیں یہ نبی سمجھتے ہیں کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہشیار ہیں ہمارے یہ رہنمایان اور جھوٹے نبی صرف چند روزہ عیش و آرام کی خاطر اپنے آپ کو غیروں کے حوالے کر رہے ہیں۔

اس موضوع پر مزید کچھ مطالعہ سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کے مقدر کو قرآن کے نظریئے سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

مغرب کا مقدر

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ

[1] ......کتاب الامارۃ۔

[2] ......یہاں نوٹ کیا جانا چاہئے کہ اسلام کے سب سے اولین مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ٥

''وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غالب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ (سورۃ الحشر آیت: ۲۲)

چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات عالم الغیب ہے اس لئے وہی بہتر جانتا ہے کہ مسلمانوں اور اہل مغرب کا انجام کیا ہے اس نے نصیحت حاصل کرنے کے لئے دنیا پر قرآن اتارا ہے کئی مقامات پر اس نے پرانی سرکش قوموں کے انجام سے ہمیں باخبر کیا ہے حالانکہ وہ اپنے وقت کی دوسری قوموں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط تھیں اور آج بھی اُن کی عظمت کے نشان زمین پر باقی ہیں ان نشانیوں پر غور کر کے ہم ماضی کی ان قوموں کی عظمت کو آج بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن اپنی اس عظیم الشان شوکت واقتدار کے باوجود وہ قومیں اپنی تباہی کے سامان کو نہ روک سکیں۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ط کَانُوْا هُمْ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ط وَمَا کَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ٥

''کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور ان سے زیادہ زبردست آثار زمین میں چھوڑ گئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔'' (سورۂ مومن آیت: ۲۱)

ظالم، فسادی، اور ہوائے نفس کی پیروی کرنے والی قوموں پر اپنا غضب نازل کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنی بیشتر قوموں کے انجام سے سبق لینے کی تاکید کرتا ہے کیونکہ وہ بھی ہو بہو اپنی گذشتہ قوموں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔

مغرب کے حد سے بڑھتے ہوئے ظلم وستم کو دیکھ کر کوئی بھی عقل مند فرد اندازہ کر سکتا ہے کہ ایسا ہی ظلم گذشتہ قومیں بھی کرتی رہی تھیں لیکن بالآخر وہ اپنے دردناک انجام سے دوچار ہوئیں، مغرب کو چاہئے کہ وہ قرآن پاک کی تنبیہات اور نصیحتوں پر کان دھرے، اسی طرح جیسے فرعون کے دربار میں ایک عقل مند فرد نے اپنے ہم وطنوں اور فرعون کو آگاہ کیا تھا کہ:

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ٥ لا

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

''وہ شخص جو ایمان لایا تھا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر بھی وہ دن نہ آجائے جو اس سے پہلے بہت سے جتھوں پر آچکا ہے۔ جیسا دن قوم نوح، اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والی قوموں پر آیا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اے قوم مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد وفغاں کا دن نہ آجائے جب تم ایک دوسرے کو پکارو گے اور بھاگے پھرو گے مگر اس وقت اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔''

(سورۂ مؤمن آیت: ۳۰۔۳۱)

عاد اور ثمود وہ قومیں تھیں جن کے تکبر اور گھمنڈ نے انہیں دردناک عذاب کے انجام سے دوچار کیا۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

''عاد کا حال یہ تھا کہ زمین پر کسی حق کے بغیر بڑے بن بیٹھے اور کہنے لگے ''کون ہے جو ہم سے زیادہ زور آور ہے؟'' ان کو یہ نہ سوجھا کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ زور آور ہے؟ وہ ہماری آیات کا انکار ہی کرتے رہے آخر کار ہم نے چند منحوس دنوں میں سخت طوفانی ہوا ان پر بھیج دی تا کہ انہیں دنیا ہی کی زندگی میں ذلت ورسوائی کے عذاب کا مزا چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رسوا کن ہے۔ وہاں کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔''

(سورۂ حٰمٓ السجدہ آیات ۱۵۔۱۶)

عاد کی قوم نے اپنے تکبر اور غرور کے نشے میں چور ہو کر دوسری تمام طاقتوں بشمول اللہ تعالیٰ کو چیلنج کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ طاغوت میں تبدیل ہوئے یعنی انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحیوں کا انکار کیا بلکہ وہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ اور ان کے پیرو اللہ تعالیٰ

کے فرمان کی بات کرنی چھوڑ دیں اور ان کے ڈھب پر ڈھل جائیں ۔آج مغرب بھی مسلمانوں سے بالکل اسی طرح کے مطالبات کر رہا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ دیں اور ستم رسیدہ افراد کی مانند زندگی گزاریں جن کے قسمت کے فیصلے وہائٹ ہاؤس یا واشنگٹن یا ہاؤس آف کامنز لندن میں ہوں، ہم جانتے ہیں کہ ان جگہوں پر خدا سے باغی، نفس کے پجاری، اور گمراہ شدہ سیاستدان قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ بدقسمتی سے مسلمان اس وقت نہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کر رہے ہیں نہ اس کی ہدایت مانگ رہے ہیں بلکہ اپنے مفاد کی خاطر اُلٹا انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ۝ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم ان لوگوں کے اشاروں پر چلو گے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤ گے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے، عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرین حق کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے، اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کو خدائی میں شریک ٹھہرایا ہے جن کے شریک ہونے کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی، ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت ہی بری ہے وہ قیام گاہ جو ان ظالموں کو نصیب ہوگی“۔ (آل عمران آیات: ۱۴۹۔۱۵۱)

دوسری جانب قوم ثمود نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سرے سے رد کر دیا جس کے جواب میں انہیں اللہ تعالیٰ نے اچانک عذاب میں آ پکڑا، مزید یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی (اونٹنی) کو قتل کر دیا تھا۔ یہ قوم حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ماننے والے پیروکاروں کا مستقبل مذاق اڑایا کرتی تھی، اس طرح پوری تاریخ اسلام میں یہ واحد قوم اس حیثیت سے باقی رہ گئی تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نشانی کو قتل کیا۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس آدمی کی نشاندہی کرتے ہوئے سنا جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں، آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

"جو شخص اس کام کے لئے متعین کیا گیا تھا وہ ابوزمعہ کے خاندان کی طرح اس معاشرے کا ایک معزز رکن تھا"۔ (بخاری)

اسلام کا پیغام اس وقت تمام دنیا خصوصاً مغرب تک پہنچ چکا ہے، اس کے باوجود ان کے لیڈر اور دانشور ثمود کے سرکش لوگوں کی طرح عام آدمیوں کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام کی غلط اور مسخ شدہ تصویریں پیش کرتے ہیں وہ اپنی بدترین صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے قرآن پاک کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں۔ تو کیا ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا کوڑا نہیں برسنا چاہیے۔؟

وَاَنَّهٗۤ اَهۡلَكَ عَادَا ۨالۡاُوۡلٰىۙ ۝ وَثَمُوۡدَاۡ فَمَاۤ اَبۡقٰىۙ ۝ وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا هُمۡ اَظۡلَمَ وَاَطۡغٰىؕ ۝ وَالۡمُؤۡتَفِكَةَ اَهۡوٰىۙ ۝ فَغَشّٰٮهَا مَا غَشّٰىۚ ۝ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝

"اور یہ کہ اس نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا اور ثمود کو ایسا مٹایا کہ ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا، اور ان سے پہلے قوم نوح کو تباہ کیا کیونکہ وہ تھے ہی سخت ظالم اور سرکش لوگ اور اوندھی گرنے والی بستیوں کو الٹا پھینکا۔ پھر چھا دیا ان پر وہ کچھ جو (تم جانتے ہی ہو کہ) کیا چھا دیا؟ پس اے انسان اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا"۔ (نجم آیات ۵۰۔۵۵)

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّازۡدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ۝ فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ عَلٰٓى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَۚ ۝ وَحَمَلۡنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّدُسُرٍۙ ۝ تَجۡرِىۡ بِاَعۡيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنۡ كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكۡنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ۝ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا صَرۡصَرًا فِىۡ يَوۡمِ نَحۡسٍ مُّسۡتَمِرٍّۙ ۝

اس سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم جھٹلا چکی ہے، انہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا قرار دیا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور وہ بری طرح جھڑکا گیا۔ آخر کار اس نے اپنے رب کو پکارا کہ "میں مغلوب ہو چکا، اب تو ان سے انتقام لے" تب ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے

دروازے کھول دیئے اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا اور یہ سارا پانی اس کام کو کرنے کے لئے مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا، اور نوح کو ہم نے ایک تختوں اور کیلوں والی پر سوار کر دیا جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی، یہ تھا بدلہ اس شخص کی خاطر جس کی ناقدری کی گئی تھی، اس کشتی کو ہم نے ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا پھر کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا“۔؟

(القمر آیت: ۹۔۱۷)

نوح علیہ السلام کی قوم بھی انتہائی ظالم اور باغی قوم تھی جس نے اپنے سچے نبی کی تنبیہات کو نسل در نسل مستقل طور پر جھٹلایا حتیٰ کی نوسو پچاس (۹۵۰) سال گذر گئے وہ اپنی اس بغاوت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ انہوں نے حضرت نوح کو (نعوذ باللہ) جھوٹا اور دیوانہ تک کہا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ لوگوں کو سچائی کی طرف دعوت دیتے تھے آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس سرکش اور ظالم قوم کا حساب چکا دیا اور ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی چھوڑ دیا تا کہ آنے والی نسلیں اس سے عبرت حاصل کر سکیں، مزید ہدایت حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمت سے قرآن پاک عطا فرمایا جو آسان زبان میں ہے لیکن مغرب نے اسے سنجیدگی سے لینے کی بجائے اُلٹا اس پر بے بنیاد اعتراضات شروع کر دیئے۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝

”پھر جب ہمارے فیصلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی

کے پتھر تابڑ توڑ برسائے جن میں سے ہر پتھر تیرے رب کے ہاں نشان زدہ تھا اور ظالموں سے یہ سزا کچھ دور نہیں ہے، اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو، آج میں تم کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں، مگر مجھے ڈر ہے کہ کل تم پر ایسا دن آئے گا جس کا عذاب سب کو گھیر لے گا اور اے برادران قوم ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ پورا ناپو، اور تولو، اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بچت تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مؤمن ہو، اور بہر حال میں تمہارے اوپر کوئی نگران کار نہیں ہوں۔ انہوں نے جواب دیا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہ سکھلاتی ہے کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا یہ کہ ہم کو اپنے مال میں اپنی منشاء کے مطابق تصرف کرنے کا اختیار ہو۔؟ بس تو ہی تو ایک عالی شان ظرف اور راستباز آدمی رہ گیا"۔ (ھود آیت ۸۲۔۸۷)

کفار کا رویہ مسلمان تاجروں کے بالکل برعکس کا ہے، مسلمان تاجروں نے اپنے کاروبار اور لوگوں سے میل ملاپ میں اپنے شریفانہ رویئے کی وجہ سے اسلام کی دعوت کو برصغیر ہندو پاک، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا تک پھیلا دیا حالانکہ یہ علاقے زیادہ تر بدھ مت اور ہندو مذہب پر قائم تھے۔ (حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی مدین میں مصروف رہتی تھی اور وہ اسے اپنا قانون حق تسلیم کرتی تھی) آج مغرب نہ صرف یہ کہ مسلم دنیا کو بلکہ تمام تر ترقی پذیر اقوام کو دھوکہ دے رہا ہے، چالیس سال تک برطانیہ مشرق وسطی سے صرف چار سینٹ فی گیلن کے حساب سے تیل نکالتا رہا۔ اسی طرح امریکیوں اور یورپیوں نے افریقہ کے لوگوں کو چار سو سالوں تک غلام بنا کر گورے افراد کے فارموں پر کام کرنے کے لئے پکڑا یہ دراصل امریکہ کے اصل باسی دراصل یہ افریقی ہی تھے لیکن ان مہذب گورے عیسائیوں نے اپنے ہی مادر وطن سے ان کا صفایا کر دیا۔ بے شک آج وہ یہ دعویٰ کریں کہ انہوں نے غلامی کو ختم کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان کالوں کو اب تک پورے حقوق نہیں دیئے ہیں، یہ لوگ اب بھی اچھوت سمجھے جاتے ہیں اور ان میں سے ہزاروں کالے قید و بند کی زندگی گزار رہے ہیں [1] اس طرح کیا آزادی دیئے جانے کے بعد صدیوں کی غلامی کے نتیجے میں آقاؤں کی جانب سے پھر چند رعایتیں دے دی جاتی ہیں۔

---

[1] ...... اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً ستر (۷۰) فیصد افریقی امریکی مجرمانہ ریکارڈ رکھتے ہیں۔

جو لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کے ماننے والے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے بچا لیا جب کہ وہ لوگ جو جھوٹ اور دھوکے بازی کا کاروبار کرتے تھے، انہیں ایسا کر دیا گیا جیسے کہ وہ کبھی پھلے پھولے ہی نہ تھے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝

''آخر کار جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب علیہ السلام اور اس کے ساتھی مومنوں کو بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت دھماکے نے ایسا پکڑا کہ وہ اپنی بستیوں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے گویا وہ وہاں کبھی رہے بسے ہی نہ تھے، سنو مدین والے بھی دور پھینک دیئے گئے جس طرح ثمود پھینکے گئے تھے۔ (ہود آیت ۹۴۔۹۵)

۱۹۶۰ء میں جب کہ روس نے اپنے خلا نورد کو چاند پر روانہ کیا تو فرعون کی طرح خروشیف نے بھی دعویٰ کیا کہ دنیا میں کوئی خدا موجود نہیں ہے، اس نے احمقانہ طور پر یہ خیال کیا کہ اگر کائنات میں کوئی خدا ہوتا تو اس کی طاقتور سیٹلائٹ خدا کو ضرور ''دریافت'' کر لیتیں، دوسری طرف امریکہ نے بھی ۱۹۸۸ء میں اسی طرح کا ایک راکٹ ''چیلنجر'' خلا میں روانہ کیا جس کو بھیجتے وقت امریکہ کا بھی ارادہ روس کی طرح خدا کو چیلنج کرنے کا تھا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

''فرعون نے کہا۔ اے ہامان! میرے لئے ایک بلند عمارت بنانا کہ میں راستوں تک پہنچ سکوں، آسمانوں کے راستوں تک، اور موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں، مجھے تو یہ موسیٰ جھوٹا ہی معلوم ہوتا ہے، اسی طرح فرعون کے لئے اس کی بدعملی خوشنما بنا دی گئی اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا، فرعون کی ساری چال بازی (اس کی اپنی) تباہی کے راستے ہی میں صرف ہوئی۔'' (المؤمن آیت ۳۶۔۳۷)

کیسا عجیب احمقانہ خیال ہے ان لوگوں کا کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنی تخلیق کے اندر ہی کہیں چھپا

بیٹھا ہو گا جب کہ اللہ تعالیٰ انہیں خود چیلنج کر رہا ہے کہ اگر ان کے بس میں ہو تو وہ زمین اور آسمان کی حدود سے نکل کے دکھا دیں❶ قیامت کے دن یہ حقیقت ان پر بالکل واضح ہو جائے گی لیکن اسی بھاگ دوڑ کا کیا حاصل؟۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

''اے گروہ جن وانس۔ اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو، تم نہیں بھاگ سکتے، اس کے لئے بڑا زور چاہئے، اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا مقابلہ تم نہ کر سکو گے۔ اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے''۔ (سورۂ رحمٰن آیات ۳۶-۳۲)

حدیث: ایک بار ایک یہودی عالم آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ: ''اے محمد ﷺ'' (یا اے ابو القاسم ﷺ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمان، زمین، پہاڑ، درخت، اور سمندر اور ساری کائنات کو صرف ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور پھر انہیں گھما کر'' کہے گا، میں ہوں تمہارا آقا'' حضور ﷺ نے اس بات کی تصدیق کی اور مسکرا کر یہ آیات تلاوت کیں۔

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

''(اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور سارے آسمان اس کے دست راست میں لپیٹے ہوئے ہوں گے پاک اور بالاتر ہے وہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں''۔ (مسلم❷۔ سورۂ زمر آیت ۶۷)

---

❶ ..... وہ کائنات جو ہمیں نظر آرہی ہے اور وہ جو ہمیں نظر نہیں آرہی وہ سب اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں شامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہر چیز اور ہر جگہ پر محیط ہے اس سے کوئی فرار نہیں ہے ہر شخص کو اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے اور اسی کے مطابق جزا اور سزا حاصل کرنی ہے۔

❷ ..... کتاب ''الصفات القیامۃ والجنۃ والنار''۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ لوگ خود ہی اپنی تباہی و بربادی کو دعوت دے رہے ہیں دوسرے الفاظ میں یہ لوگ تباہی کے لئے خود ہی گھڑھے کھود رہے ہیں۔

معاشیات اور آبادی کے اعداد وشمار کے مسائل سے کہیں زیادہ اہم مغرب کے اخلاقی زوال ثقافتی خودکشی اور سیاسی شکست وریخت ہیں۔ (ہنگٹن ❶)

اب تک دیئے گئے تجزیئے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پچھلی قوموں کو ان کے بدترین جرائم کی بنیاد پر تباہ کرسکتا ہے تو پھر آج کی بدترین جرائم رکھنے والی قوموں کے بارے میں اس کا فیصلہ کیا کچھ مختلف نہیں ہوسکتا، کیا آج کی قومیں پہلے والی قوموں سے بڑھ کر جرائم نہیں کررہی ہیں؟ تو کیا انہیں اس سے زیادہ سخت سزائیں نہیں ملنی چاہئیں؟۔

اِسۡتِكۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّیِّیءِ ؕ وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَكۡرُ السَّیِّیءُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِیۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِیۡلًا ۝ اَوَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِیۡمًا قَدِیۡرًا ۝

''یہ زمین میں زیادہ سرکشی کرنے لگے اور بری بری چالیں چلنے لگے حالانکہ وہ بری چالیں اپنے ہی چلنے والوں کو لے بیٹھتی ہیں، اب کیا یہ لوگ اس کا انتظار کررہے ہیں کہ پچھلی قوموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو طریقہ رہا ہے، وہی ان کے ساتھ بھی برتا جائے؟ یہی بات ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے طریقے میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے، اور تم کبھی نہ دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کو اس کے مقررہ راستے سے کوئی طاقت پھیر سکتی ہے کیا یہ لوگ زمین میں کبھی چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، اور جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھے، اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز کرنے والی نہیں ہے، نہ آسمان میں اور نہ زمین میں، وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (سورۂ فاطر ۴۳-۴۴)

آج کے ظالم لوگ زمین میں ہر جگہ سفر کرچکے ہیں اور انہوں نے طاقت کے مالک فرعون

❶ ..... Samuel Of Haintingtan ''دی کلیش آف سویلائزیشن اینڈ دی ری میکنگ آف ورلڈ آڈر'' نیویارک امریکہ۔ ۱۹۹۷۔ صفحہ ۳۰۴

وہ تہذیب جس میں اس دور کے لوگ رہتے تھے وہ ظلم جو وہ اپنے غریبوں، کمزوروں اور غلاموں پر جائز رکھتے تھے ڈبوئے گئے۔ فرعون کی حنوط شدہ لاش ❶ سب کچھ دیکھ چکے ہیں۔

وَعَادًا وَّثَمُودَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ قف وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ لا وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوا سٰبِقِيْنَ ۝ ج فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ج وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ج وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْآ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

''اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی ان کے عناد کی وجہ سے ہلاک کیا اور تم نے ان کے رہنے کے مقامات کو بھی دیکھا ہے اور شیطان نے ان کے برے اعمال کو ان کی نظر میں مستحسن کر رکھا ہے اور اس ذریعے سے ان کو راہ حق سے روک رکھا تھا اور وہ لوگ ویسے ہوشیار تھے اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ان کے کفر کے سبب ہلاک کیا اور ان تینوں کے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے، پھر ان لوگوں نے زمین میں سرکشی کی اور ہمارے عذاب سے بھاگ نہ سکے، تو ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا، سو ان میں بعض پر تو ہم نے تند و تیز ہوا بھیجی، اور ان میں سے بعض کو ہولناک آواز نے آ دبایا، ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور بعض کو ہم نے پانی میں ڈبو دیا، اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن یہی لوگ شرارتیں کر کے اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے''۔ (العنکبوت آیت ۳۸۔ ۴۰)

اب اس سے بڑھ کر اور کیا واضح علامات ہوں گی؟ اس لئے آج کی ظالم و سرکش قوموں کا انجام بھی پرانی ظالم و سرکش قوموں کے انجام سے کچھ مختلف نہ ہوگا، کیونکہ یہ قومیں بھی اپنی نفسانی تمناؤں کی تکمیل کے لئے انہی کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

❶ ..... مرنیفتھ فرعون کی ممی ۱۸۹۸ء میں دریافت ہوئی طبی معائنہ ہمیں بتاتا ہے کہ انسانی لاش ہزاروں سال تک محفوظ نہیں رہ سکتی ہے لیکن اس لاش پر کسی قسم کی ٹوٹ پھوٹ کے آثار نہیں تھے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ہے (نیز اس کا جسم اس لئے محفوظ رہ گیا تھا کہ اس کے جسم پر سمندر کا نمک پایا گیا تھا۔ مترجم)

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ﴿۶۶﴾

''اگر اس سرکشی کی بجائے یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور خدا ترسی کی روش اختیار کرتے تو ہم ان کی برائیاں ان سے دور کر دیتے اور ان کو نعمت بھری جنتوں میں پہنچاتے، کاش انہوں نے تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں، ایسا کرتے تو ان کے لئے اوپر سے رزق برستا، اور نیچے سے ابلتا، اگر چہ ان میں کچھ لوگ راست رو بھی ہیں لیکن ان کی اکثریت سخت بد عمل ہے''۔

(المائدہ آیت ۶۵، ۶۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کے ذریعے آگاہ کیا ہے کہ قیامت کے وقت زمین میں تین بڑے دھنساؤ، مشرق، مغرب، اور جزائر مغرب میں ہوں گے، ہوسکتا ہے کہ مغرب میں ہونے والا دھنساؤ مغرب کو مکمل طور پر تباہ کر دے یا اس کے حجم کو کاٹ کر صحیح ناپ میں لے آئے۔ ہمارا یہ تجزیہ درست ہو یا غلط۔ ایک بات البتہ طے ہے کہ مغرب نے خود کو خدا تعالیٰ کے غصے کا حق دار ٹھہرا ہی لیا ہے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ز وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

''کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کا سب کچھ ان پر الٹ دیا، اور ایسے ہی نتائج ان کافروں کے مقدر ہیں، یہ اس لئے کہ ایمان لانے والوں کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا حامی و ناصر کوئی نہیں''۔

(سورۂ محمد آیت ۱۰۔۱۱)

اپنی موجودہ طرز زندگی کے انجام اپنے سامنے پانے کے لئے اب یہ محض کچھ وقتوں کی بات ہے اگر وہ واقعی عقل مند ہیں تو انہیں اسلام کے احیاء کو روکنے سے باز آجانا چاہئے، بدقسمتی سے کافر لوگ فیصلے کرنے کی قوت رکھتے ہیں اس لئے ان کی پوری کوشش ہے کہ وہ

احیائے اسلام کو شدت سے روکیں بہر حال آج اسلام کے سورج کو طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر کوئی بھی شخص انکار نہیں کر سکتا، یہ اس پر منحصر ہے کہ چاہے وہ اُسے نظر انداز کرے یا چاہے اس کے خلاف ہتھیار اٹھا لے، تباہی بہر حال بدی کا مقدر ہے یہ لوگ اپنی تباہی کو خود ہی دعوت دے رہے ہیں، بقول ہنٹنگٹن "۔امریکہ اور مغرب کا مستقبل اس بات پر منحصر ہے کہ وہ مغربی تہذیب سے وفاداری کے اپنے وعدے کی دوبارہ تصدیق کرے"❶۔

"عام طور پر مغربی آفاقی عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگ مغربی تہذیب، مغربی اقتدار، اداروں اور ثقافت کو اپنا لیں کیونکہ وہ ❷ انسانیت کے یا بلند ترین، روشن ترین، عقل کے عین مطابق، اور مہذب ترین خیالات کا نتیجہ ہیں"۔

امریکہ کا مقدر

اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَانُوٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ o

"پھر کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان کو ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گذر چکے؟ وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے، ان سے بڑھ کر طاقتور تھے، اور زمین میں ان سے زیادہ شاندار آثار چھوڑ گئے ہیں، جو کچھ کمائی انہوں نے کی، آخر وہ ان کے کسی کام نہ آئی؟۔ (مؤمن آیت ۸۲)

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی حدود کا تعلق ہے، امریکہ بھی مغرب سے کچھ کم نہیں ہے، طاغوتی فطرت کے لحاظ سے امریکہ اس وقت سب سے بڑا طاغوت ہے جو اپنے سے نچلے درجے کی طاغوتوں پر اپنے فرامین نافذ کرتا ہے، یہ حقیقت صرف ایک مسلم ذہن کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمی حقیقت ہے۔

"مخالف ایران اسکینڈل نے ریگن انتظامیہ پر بری طرح واضح کیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ خارجی

❶ ...... سیموئیل ہنٹنگٹن صفحہ ۳۰۷۔

❷ ...... سیموئیل ہنٹنگٹن صفحہ ۳۰۷۔

پالیسی کے معاملات میں وہ بے اصول ہے بلکہ غیر جمہوری اور نااہل بھی ہے۔ (شلیم ❶)

''ریگن انتظامیہ کی ایران اور عراق پالیسی غیر مستقل طرز کی تھی اس کی آٹھ سالہ اقتدار کی افسوسناک داستان کا حاصل یہ ہے کہ وہ اقتدار آڑی ترچھی، دھوکے بازی بے ایمانی اور کوتاہ نظری سے پُر تھا۔'' (شلیم ❷)

اللہ تعالیٰ کے غضب اور انتقام سے امریکہ کے بچاؤ کی واحد صورت امریکہ میں رہائش پذیر ۹۰ لاکھ سے زائد مسلمان ہیں تاہم ان میں سے بھی ۴۰ فیصد امریکی (کالے) ہیں جنہیں قید و بند کی سزائیں دی گئی ہیں اور وہ وہاں کسی انتخابی عمل میں شریک نہیں ہوسکتے اس طرح انہیں آج رائے دہی کا کوئی جمہوری حق حاصل نہیں ہے ان کے علاوہ بعض دوسرے مسلم افراد محض طلبہ ہیں یا وہ لوگ جو عارضی طور پر امریکہ ہی قیام پذیر ہیں کچھ لوگ غیر قانونی طور پر مقیم ہیں اس لئے وہ خود کو کہیں بھی نمایاں نہیں کرتے باقی رہ جانے والے مسلمان جو امریکہ کے قانونی شہری ہیں لیکن وہ بہت تھوڑے سے ہیں اور انہوں نے بھی خود کو کافرانہ نظام میں ڈھال لیا ہے اس طرح ان کے اندر وہ قوت ہی باقی نہیں رہی جو نام نہاد ''درست'' انتخابی عمل کو تبدیل کردے۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں میں پھیلنے والی بے چینی سے ممکن ہے کہ کوئی انقلابی تحریک جنم لے لے جس کی قیادت کوئی مقناطیسی انقلابی اور مصالحت ناپسند شخص مثلاً ملک شہباز (جو مالکم ایکس کے نام سے مشہور ہے) کرسکتا ہے اگر ایسی کوئی تحریک اُٹھے تو پہلے اس قیادت پر دہشت گردی کا الزام لگایا جائے گا کامیاب تحریک کی صورت میں اسے قتل کردیا جائے گا حتمی بات تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے لیکن فی الحال ایسی کسی تحریک کے آثار فی الوقت بہت مدھم ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ۝

''زمین اور آسمانوں کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے''

(سورۂ نور آیت: ۴۲)

لوگوں کو شاید احساس نہیں ہے امریکی معاشرے میں دعوتی کام تعذیبی دور میں داخل

❶ ......ایوی شلم (War And peace in the middle east acriteque of american policy) دھیلی بکس امریکہ صفحہ ۸۲۔

❷ ......ایضاً صفحہ ۸۷۔

ہونے والا یہ وہ مرحلہ ہوگا آزادیٔ اظہار اور جمہوری امریکی معاشرے میں جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہ کیا جاسکتا ہو اس تعذیبی دور کی خصوصیات کھلے عام ظلم وستم اور ایک منظّم تفتیش ہیں مساجد کی بے حُرمتی کی جائے گی افراد کو شہید کیا جائے گا بچوں کو ہراساں اور خواتین پر تشدد کیا جائے گا امریکی مسلمانوں کو اس قسم کے ظلم وستم کا کبھی وہم وگمان میں بھی نہ ہوا ہوگا حالانکہ کفر کی فطرت ہی میں تشدد قتل اور قید وبند شامل ہیں جیسے جیسے اسلامی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اس طرح شیطان کے حملوں اور تشدد میں بھی اضافہ ہورہا ہے راسخ العقیدہ مخلص مسلمانوں اوران کے گھرانوں میں منظّم طور سے تفتیش، خوف وہراس، امتیازی سلوک، اور کردارکشی کا رویہ تیز تر کیا جارہا ہے خفیہ مراکز کی جانب سے کرائے کے منافقین کی خدمات تشدد ولالچ کی بنیاد پر حاصل کی جارہی ہیں تاکہ مسلمان برادریوں اور اداروں کے اتحاد کو توڑا جائے اورانہیں کمزور کیا جائے نہ صرف یہ کہ یہ منافقین دھوکے بازی سے مسلمانوں کو مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کررہے ہیں بلکہ وہ مسلم برادری کے اندر اپنی نفرت کا بیج بورہے ہیں۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝

''وہ مشرق ومغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے لہٰذا اسی کو اپنا وکیل بنالو اور جولوگ باتیں بنارہے ہیں ان پر صبر کرو اور ذرا کچھ دیر اسی حالت میں رہنے دو''۔ (مزمل آیات ۹۔۱۰)

عوامی اثر ورسوخ کے لحاظ سے امریکہ میں اسلام کافی عرصے تک دوسرے درجے پر موجود رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں مسجدیں تنظیمیں اسکول اور ادارے قائم ہورہے ہیں اس مقام کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کو مالی اور حکومتی سطح کی رکاوٹیں درپیش ہیں نیز ان پر طنزیہ تبصرے اور حملے کیے جاتے ہیں لہٰذا اب جبکہ انہیں دوسرے سے تیسرے درجے کی جانب دھکیلا جارہا ہے تو انہیں تعذیب اور تفتیش کے مراحل کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے یہاں ان کی وفاداری قربانی اور خلوص کا امتحان ہوگا جس کے بعد وہ کامیاب برادری کی شکل میں ابھر کر سامنے آئیں گے ان کی جانب سے کسی کمزوری غفلت اور اپنی دنیا میں مگن رہنے کا رویہ خود انہی کے خلاف جائے گا یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے کیونکہ ماضی کی تاریخوں میں مؤمنین اسی تیسرے درجے سے گذر چکے ہیں کفر کی تاریخ ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ حق اپنی جڑیں پھیلا رہا ہے برگ وبار لارہا ہے تو وہ

اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی اور حملہ کرنے کی کوششیں تیز کر دیتا ہے۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ۙ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

ہمارے پاس ان کے لئے بھاری بیڑیاں ہیں، بھڑکتی ہوئی آگ ہے، حلق میں پھنسنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔ (مزمل آیت: ۱۲۔۱۳)

آج صورتِ حال یہ ہے کہ امریکہ میں ۳۰۰۔۴۰۰ افراد روزانہ اسلام قبول کر رہے ہیں ❶۔ کفر اپنی فطرت کے لحاظ سے مجبور ہے کہ وہ اس بڑھتے اور پھولتے ہوئے اسلام پر اپنے ستم تیز تر کرے، اس طرح دعوت کا کام امریکہ ہی عتاب کی زد میں آجائے گا اور دنیا کو امریکی جمہوریت، آزادی اظہار اور مذہبی آزادی کے وہ بلند بانگ دعوؤں کا راز معلوم ہو جائے گا، اس ملک کا نظام ہی دراصل ایسا ہے کہ وہ شیطانی رجحانات پرورش ونمو کرتا ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ کروڑوں ڈالر کا بجٹ مختص کئے جانے کے باوجود وہاں سماجی اور اخلاقی جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں نظام کفر کبھی نہ چاہے گا کہ سچائی کا بول بالا ہو، وہ اپنی جڑیں مضبوط کرے اور عمومی طور پر عملی میدان میں داخل ہو، آگے جا کر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ امریکہ میں آزادی مذہب کا مطلب محض جھوٹے مذہبوں کی آزادی ہے، باقی رہ گئے مخلص اور ثابت قدم مؤمنین تو انہیں اپنے پیش رووں کے نقش قدم پر چلنا پڑے گا انہیں انہی کی طرح قربانی دینا پڑے گی اور انہی کی مانند جدوجہد کرنی پڑے گی، مادی نقطۂ نظر سے سچے مسلمانوں کے لئے مستقبل میں بے شمار چیلنج ہیں ہوسکتا ہے کہ یہ آزمائش بوسنیا، کوسوو اور چیچنیا کی طرح بدترین نہ ہو، لیکن بہر حال یہ بات واضح ہے کہ امریکہ مسلمانوں کے لئے ایسی ''جنت'' نہ رہے گا جس کی خاطر وہ آنکھ بند کر کے اور سختیاں جھیل کے وہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔

اس سپر پاور کی تباہی کے لئے بیرونی خطرہ دراصل اسی ابھرتے ہوئے اسلام سے ہے، خاص طور پر دو جنگیں ایسی ہیں جو اس کا اقتدار اور فرمانبرداری ختم کر سکتی ہیں، صلیب کی دوسری جنگ اس کے ناقابل شکست ہونے کا تصور توڑ دے گی، اسلحہ جاتی ٹیکنالوجی ایران کا متکبرانہ بھرم فاش ہو جائے گا، اس کے باوجود اگر وہ اپنے جنگجویانہ تکبر میں مبتلا رہے تو وہ پھر اپنے لئے فرعون جیسے انجام کو بھی سامنے پائیں گے، اگر اس جنگ میں ان کی عظمت وقوت

---

❶ ...... یہ ایک بہت محتاط تجزیہ ہے جبکہ بعض دیگر ماہرین کے نزدیک یہ تعداد ۵۰۰ افراد روزانہ کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال تقریباً ۱۸۰,۰۰۰ افراد اسلام قبول کر رہے ہیں (ممکن ہے کہ یہ تعداد آئندہ دنوں میں اور بھی بڑھ جائے)۔

میں دراڑیں پڑیں گی تو الملحمۃ الکبریٰ ❶ ان کے لئے فنا کن ثابت ہوگی، ان کی برتری چھن جائے گی جب کہ اندرونی معاملات ان کی شکست وریخت کا مزید باعث بنیں گے، امریکہ کی اس سرمایہ دارانہ سوسائٹی میں بے شمار اندورونی ٹائمر بم نصب ہیں، ان کی جمہوری سرمایہ داری معاشرتی ناانصافیاں گویا ان کی تہذیبی شناخت ہیں جن کے باعث ان کے مساوات، استحکام اور فطری انصاف آہستہ آہستہ ختم ہورہے ہیں اس معاملے میں دولت کی انتہائی غیر منصفانہ تقسیم (امریکہ کی ۹۰ فیصد دولت صرف ایک فیصد بلند ترین طبقے کے پاس ہے) اخلاقی رویئے کی بدترین صورت ذاتی فائدے کی خاطر استحصال اور حیران کن ذرائع وقوت سے ان کا بڑھتی ہوئی محبت جیسے عناصر شامل ہیں بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اندرونی عدم استحکام کے یہ عناصر بس یہیں تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس سے بھی کہیں آگے ہیں ایک جمہوری سرمایہ دارانہ معاشرہ خوفناک غیر اخلاقی مادیت پسند طوفان کا طویل عرصے تک کبھی مقابلہ نہیں کرسکتا تاریخ کا سبق ہے کہ اس طرح کے طوفانوں کی بربریت نے معاشروں کو ہمیشہ تباہی اور بربادی کے انجام کے قریب تر کیا ہے۔

مثال کے طور پر عثمانی خلافت کے زوال کے لئے: ’’وہ برطانوی افسران جنہوں نے ان فیصلوں کی خاطر اہم کردار ادا کیا انہوں نے واقعات کی بہترین ترتیب لیکن بدترین جعل سازی کی توجیہ کی انہوں نے مسلمانوں کے معاملات میں دخل اندازی کی توجیہ یہ کہہ کر کی کہ وہ مشرق وسطی میں محض عربوں کی آزادی کے دوست کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے یہ وہ توجیہ تھی جس پر خود ان کا ایمان نہ تھا۔‘‘ (فرامکن ❷)

کفر کی خاصیت ہی یہ ہے کہ اقتدار کے بل بوتے پر جب تک دم میں دم ہے اور جو بھی راستہ ہو ممکن ہو تہذیبوں کو تباہ وبرباد کرے اس کے نزدیک اس معاملے میں اخلاقی اور غیر اخلاقی کسی تہذیب کی تمیز نہیں ہے اپنے مقاصد کو پانے کے لئے وہ کوئی بھی ذریعہ استعمال کرسکتا ہے چاہے دوسروں کو وہ کتنا ہی غیر اخلاقی یا بربریت نما لگے کفر کی نفسیات کے لحاظ سے امریکی اور مغربی اقوام خود ہی اپنی تباہی کو دعوت دے رہی ہیں۔ ان کا انجام ان کا انتظار کررہا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ

---

❶ ..... حضور ﷺ نے دنیا کی آخری فیصلہ کن اور خونی عظیم جنگ کے لئے ’’ملحمۃ الکبریٰ‘‘ کی پیشین گوئی فرمائی ہے۔ (مترجم)

❷ ..... فرامکن ڈیوڈ A Peace To End All Peace The Fall Of the Ottowan Empire And the Creation of the Modern Middle East نیویارک صفحہ ۱۵۔

بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الۡهُدٰیۙ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیۡـًٔاؕ وَسَیُحۡبِطُ اَعۡمَالَهُمۡ۝

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسولؐ سے جھگڑا کیا جبکہ ان پر راہ راست واضح ہو چکی تھی، درحقیقت وہ اللہ کا کوئی بھی نقصان نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی ان سب کا کیا کرایا غارت کر دے گا۔" (محمدؐ آیت:۳۲)

امریکی مسئلہ ایک اور لحاظ سے بھی جانچا جا سکتا ہے بہت سے علماء و محققین کہتے ہیں کہ یہودیوں کی مکمل بربادی کے لئے لازم ہے کہ انہیں کسی ایک مقام (اسرائیل) میں جمع کر دیا جائے تاہم اس وقت جب کہ دنیا بھر کے یہودی پرواز کر کے اسرائیل منتقل ہو رہے ہیں امریکی یہودیوں کے لئے اس میں کوئی خاص کشش نظر نہیں آ رہی ان کے نزدیک امریکہ چھوڑنا صرف اسی وقت ممکن ہے کہ جب امریکہ تباہ ہو جائے دوسری صلیبی جنگ اور ملحمۃ الکبریٰ وہ دو بیرونی اسباب ہو سکتے ہیں جو امریکہ کا اثر رسوخ اور اقتدار بہت کم کر دیں یہاں تک کہ یہودی اسرائیل جانے پر مجبور ہو جائیں دوسری جانب صہیونی امریکی معیشت اور خوشحالی پر شب خون بھی مار سکتے ہیں امریکی معیشت کی تباہی سے ممکن ہے کہ صہیونیوں کا کوئی مفاد وابستہ ہو۔

بہرحال آج دنیا بھر سے لوگ غول درغول کی صورت میں امریکہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن انہیں اس بات سے بالکل پرواہ نہیں ہے کہ امریکہ کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ اگر امریکہ تکبر، مسلمانوں پر شک وشبہ اور مادی اقتدار پر اسی طرح ریجھتا رہا تو اس کا انجام بھی کچھ دور نہیں ہے۔

فَهَلۡ عَسَیۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَكُمۡ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمۡ وَاَعۡمٰۤی اَبۡصَارَهُمۡ۝ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُهَا۝

"اب کیا تم لوگوں سے اس کے سوا اور توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے؟ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو اندھا بہرا بنا دیا کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا، یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟" (سورہ محمد آیات:۲۲۔۲۴)

امریکہ اور مغرب کے مقدر کا خلاصہ

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ وَقَضٰى
رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ
الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ
لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ
نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ
كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا
فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ
وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا
بَصِيْرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ
وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا
يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ
كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ

مَسْئُوْلًاo وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ج اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًاo كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًاo ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ط وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًاo

''تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ بناؤ ورنہ ملامت زدہ اور بے یارومددگار بیٹھا رہ جائے گا، تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ:

۱: تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اسی کی

۲: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان کے ساتھ احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو کہ پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا

۳: تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لئے درگذر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔

۴: رشتے داروں کو اس کا حق دو

۵: مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو

۶: فضول خرچی نہ کرو فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے اگر ان سے تمہیں کترانا ہو، اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو، تلاش کر رہے ہو، تم انہیں نرم جواب دے دو، نہ تو اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جائے تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔

۷: اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔

۸: زنا کے قریب نہ بھٹکو کیونکہ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی بُرا راستہ۔

۹: قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق ادا کیا ہے پس چاہئے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گذرے، اس کی مدد کی جائے۔

۱۰: مال یتیم کے پاس نہ بھٹکو مگر احسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔

۱۱: عہد کی پابندی کرو، بے شک تم کو عہد کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی۔

۱۲: پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو، یہ اچھا طریقہ ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی یہ بہتر ہے۔

۱۳: زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو یہ عقل و دانش کی باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (اے نبی ﷺ) تم پر نازل کیا ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ ورنہ تم دوزخ میں پھینک دیئے جاؤ گے اور دور کر دیئے جاؤ گے۔

(بنی اسرائیل آیات جستہ، جستہ: ۲۲۔۳۹)

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ تقویٰ سے عاری امریکی اور مغربی معاشرے کی تباہی کی بہت ساری وجوہات موجود ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل وجوہات زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔

- ان کے کفریہ اعمال، اور شرک پر ان کا اصرار
- اپنی ٹیکنالوجی اور فوجی قوت کے باعث ان کا تکبر اور غرور خصوصاً ان کی اعلیٰ قیادت میں تکبر یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اقتدار اعلیٰ کو بھی چیلنج کرنے لگے ہیں
- حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنانے کی روش
- ان کا دھوکے بازی جھوٹ، اور بے بنیاد افواہوں کا ملن جو آج وہاں عام ہے
- غیر ترقی یافتہ اقوام (تیسری دنیا) کے ساتھ ان کے اداروں اور حکومت کی جانب سے استحصال۔
- سود پر مبنی معیشت جس کے باعث افراط زر پیدا ہوتا ہے اور لوگ مجبور ہوتے ہیں کہ اپنی زندگی کے سامان کے لئے خود کو کھپا دیں۔
- انفرادی اور سرکاری سطح پر قتل عام۔
- جرائم کا منظم عروج۔
- الکحل اور سگریٹوں کا بہت طویل عرصے سے بطور ثقافت رواج۔

- طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح، خاندان کی ٹوٹ پھوٹ اور سنگل پرنٹ خاندانوں کا قیام۔
- زنا جیسے گھناؤنے جرم کا ''قابلِ تعریف'' عمل کی حیثیت سے پذیرائی۔
- ضروری اور غیر ضروری دواؤں (مثلاً مسکن اور پین کلر وغیرہ) کا بڑھتا ہوا استعمال۔
- والدین اور بزرگوں کے ساتھ غیر مہذبانہ سلوک۔
- رشتے داریوں کا کمزور اور مادیت پسند تعلق۔

موجودہ صورتِ حال۔ جنگ خلیج؟

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّآتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ

''رہے وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ہے اللہ ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انہیں ان کے حصے کا تقویٰ عطا فرماتا ہے۔ (سورۂ محمد آیت: ۱۷)

بہت سے قارئین کو یہ جان کر شاید حیرت ہوگی کہ امت کی موجودہ تباہی کی پیش گوئی نبی آخر الزمان ﷺ نے بہت پہلے فرمادی تھی آپ نے آگاہ کیا تھا کہ:

''تم بازنطینیوں کے ساتھ امن کا معاہدہ کرو گے پھر تم اور وہ ایک دشمن سے لڑیں گے جو تمہاری پشت پر ہوں گے اس جنگ میں تم کو فتح ہوگی مال غنیمت حاصل کرو گے اور محفوظ رہو گے پھر تم واپس لوٹو گے اور ایک نخلستان میں آرام کرو گے کہ اچانک ایک عیسائی اٹھے گا اور صلیب لہرا کر اعلان کرے گا کہ ''یہ فتح صلیب کی تھی''

اس کی یہ آواز سن کر ایک مسلمان غصے میں اُٹھے گا اور صلیب توڑنے کے ساتھ ساتھ اس عیسائی فرد کو بھی ماردے گا یہ دیکھ کر بازنطینی افراد جوش انتقام میں اندھے ہو جائیں گے اور تم سے جنگ کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔''

ایک دوسری روایت میں مزید اضافہ ہے کہ

''مسلمان بھی اپنے ہتھیار اُٹھالیں گے اور ان سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔'' (احمد، ابوداؤد ❶، ابن ماجہ ❷)

ایک اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ:

❶ ...... کتاب الملاحم۔

❷ ...... کتاب الفتن۔

''پھر وہ ایک خونی جنگ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس وقت ان کے پاس ۸۰ پرچم ہوں گے اور پرچم کے نیچے ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے۔'' (احمد، ابن ماجہ ❶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جب کہ آپ ﷺ آہستہ آہستہ وضو فرمارہے تھے آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر اپنا سر مبارک اُٹھایا اور کہا ''اس امت کو چھ چیزیں درپیش ہوں گی۔'' ❷

- تمہارے نبی ﷺ کا انتقال ہو جائے گا (جب میں نے یہ سنا تو میں بے حد غمزدہ ہو گیا) یہ پہلی چیز ہے۔
- تمہاری دولت اتنی بڑھ جائے گی کہ اگر کسی کو دس ہزار دیئے جائیں گے تو وہ اس پر بھی مطمئن نہیں ہوگا۔
- پریشانیاں تم میں سے ہر ایک کے گھر میں داخل ہو جائیں گی۔
- اچانک موت کا رواج عام ہو جائے گا۔
- تمہارے اور رومیوں کے درمیان ایک امن معاہدہ طے پائے گا وہ تمہارے خلاف ۹ مہینے تک اپنی فوجیں جمع کریں گے جیسے کہ کوئی عورت ۹ ماہ تک اپنے بچے کو پیٹ میں رکھتی ہے پھر یہی رومی سب سے پہلے امن معاہدے کو سبوتاژ کریں گے۔
- ایک شہر فتح ہوگا، میں نے دریافت کیا کہ کون سا شہر یارسول اللہ (ﷺ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''قسطنطنیہ''۔ (مسند احمد ❸)

اس کے بعد ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم قیامت سے پہلے چھ نشانیاں گن لو۔

① ......میری وفات

② ......یروشلم کی فتح

③ ......موت کی وباء ❹ جو تم پر بھیڑ کی بیماری قعاس ❺ کی طرح چھا جائے گی

❶ ......کتاب الفتن۔

❷ ......یہ ہمارے نبی ﷺ کی رحمت ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو آنے والے خطرات سے باخبر کرنے کے لئے کوئی موقع ضائع نہیں کیا۔

❸ ......یہ حدیث ضعیف سمجھی جاتی ہے۔

❹ ......یعنی طاعون۔

❺ ......بھیڑوں میں نزلے زکام کی بیماری جس سے ان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

④ ...... دولت کی بے انتہا کثرت، یہاں تک کہ کسی شخص کو سو دینار دیئے جائیں اس کے باوجود وہ شخص ناخوش ہی رہے گا

⑤ ...... خانہ جنگی جو ہر ایک گھر میں شروع ہو جائے گی۔ ❶

⑥ ...... پھر تمہارے اور بازنطینیوں کے درمیان ایک امن معاہدہ ہوگا جس کے بعد وہ تمہارے خلاف ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ کارروائی کریں گے جبکہ ہر جھنڈے کے تحت ۱۲ ہزار فوجی ہوں گے۔ (بخاری، ابن ماجہ ❷)

اوپر بیان کی گئی تینوں احادیث میں رومیوں کے ساتھ ایک امن معاہدے کا ذکر موجود ہے آج کل کے حالات کے لحاظ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اس طرح کے معاہدے میں داخل ہو چکے ہیں اسلامی لحاظ سے دنیا کے دو ہی حصے ہیں ایک دارالایمان (وہ ممالک جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے) اور دوسرا دارالکفر (وہ ممالک جہاں کفار اکثریت میں ہیں) امت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دینے کے بعد دشمنوں نے انہیں بہت سارے اسلامی ممالک میں تقسیم کر دیا ہے آج ہر اسلامی ملک پر لازم ہو گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ اور امریکہ کی ہدایات کی اطاعت اختیار کرے شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جو آج اقوام متحدہ کو ناراض کر کے آزادانہ جی سکے مغرب یا اقوام متحدہ کی کسی مسلم ملک کے ساتھ ناراضگی کا مطلب اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنا اور اسے دہشت گرد ملک قرار دینا ہے۔ ایسی صورتِ حال کو حدیث نے ''محفوظ امن'' کا نام دیا ہے یہ ایسا امن ہے کہ جسے کوئی بھی مسلم ملک توڑنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

جہاں تک رومیوں کا تعلق ہے ان کا نظریہ ان کی ثقافت اور ان کے افراد سب کے سب ایک ایسی شکل میں تبدیل ہو گئے ہیں جسے آج مغربی قوت کہا جاتا ہے جس میں امریکہ بھی شامل ہے۔ بیشتر محققین کی یہی رائے ہے کہ اس لحاظ سے یہ بازنطینی یا رومی تہذیب کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے۔

ذومخبر صحابی اپنی حدیث میں ہمارے عقب میں ایک دشمن کا ذکر کرتے ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رومی (مغربی طاقتیں) مسلمانوں کے خلاف نو مہینوں تک اسی طرح فوجیں اکٹھی کریں گے جیسے کسی عورت کے پیٹ میں ۹ ماہ تک بچہ رہتا

---

❶ ...... اس وقت صورتِ حال یہی ہے کہ ہر شہر ہر گاؤں اور ہر گھر میں خانہ جنگی کی کیفیت پائی جاتی ہے (مترجم)۔

❷ ...... کتاب الفتن۔

ہے حضرت عوف بن مالک ﷺ نے صلیب اُٹھائے جانے کے بعد دوسری جنگ میں ۸۰ پرچموں کے تحت ۹۶۰,۰۰۰ فوجیوں ❶ کا ذکر کیا ہے۔ آج کی فوجیں نوعیت کے اعتبار سے جاگیردارانہ ہیں جن میں یونٹ، رجمنٹ، بٹالین اور پلاٹون ہوتے ہیں جن کے اپنے اپنے نام اور پرچم ہوتے ہیں اس لئے اوپر کی حدیث میں بیان کئے گئے جھنڈے سے مراد آج کسی ملک کا جھنڈا مراد ہونا ضروری نہیں ہے اوپر کی بیان کردہ احادیث کی تلخیص ہم اس طرح کر سکتے ہیں کہ:

☆......مغرب کے ساتھ ایک محفوظ امن معاہدہ، اس کا مطلب زندگی کے بیشتر شعبوں میں مغربی احکامات کی بجا آوری ہوسکتا ہے

☆......اپنے عقب میں مغربی قوتوں کے اشتراک سے ایک دشمن سے لڑنا

☆......مغربی قوتوں کا ۹ مہینوں تک مجتمع ہونا

☆......جنگ کی فتح اور مال غنیمت کا تقسیم ہونا یہ جنگ صلیب کی پہلی جنگ کہلائے گی

☆......چراگاہوں اور نخلستان میں ٹیلوں پر مسلمانوں کا آرام، پھر اچانک کوئی عیسائی شخص صلیب بلند کرے گا اور فتح کی وجہ صلیب کو قرار دے گا وہ کہے گا کہ صلیب نے اسلام پر فتح واقتدار حاصل کرلیا ہے

☆......یہ سن کر ایک مسلمان غصے سے اُٹھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اس کے بعد مغربی فوجیں غضب ناک ہو کر جنگ کی تیاری کرنے لگیں گی وہ ۸۰ جھنڈوں کے نیچے جمع ہوں گے جن میں سے ہر جھنڈے کے پیچھے ۱۲۰۰۰ فوجی ہوں گے یہ صلیب کی دوسری جنگ ہوگی جس کے بعد مغربی قوتوں کے مفادات بالکل واضح ہو جائیں گے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے اس دوسری جنگ میں مسلمانوں سے شہادت کا وعدہ کیا ہے۔

خلیجی جنگ کے اہم واقعات کا نظام الاوقات ❷

جون ۱۹۹۰ء	جھگڑے کے بیج بو دیئے گئے
۲۵ جولائی ۱۹۹۰	امریکہ نے اعلان کیا کہ عراق اور کویت کا سرحدی تنازعہ محض عرب عرب مسئلہ ہے۔

❶......حالیہ خلیجی جنگ میں اقوام متحدہ کی ۵۴۰,۰۰۰ فوجیں جمع تھیں جن میں سے آدھی امریکہ کی تھیں۔

❷......مزید تفصیل کے لئے دیکھیں Shlaim Avi کی کتاب A war and Peace in the Middle East صفحہ ۸۹۔۱۰۳

۳۱؍جولائی ۱۹۹۰	کیلے (Kelley) نے تصدیق کی کہ عراق اور کویت کے ساتھ ہمارا کوئی سرحدی معاہدہ نہیں ہے اس لئے امریکہ اس جنگ میں کوئی حصہ ادا نہیں کرے گا۔
۲؍اگست ۱۹۹۰	تقریباً ایک لاکھ فوجیں کویت میں تازہ دم ہو کر داخل کر دی گئیں۔
۸؍اگست ۱۹۹۰	بش نے اعلان کیا کہ سعودی عرب نے مدد کی درخواست کی ہے۔
۱۲؍اگست ۱۹۹۰	عراق کی جانب سے امن کی تجویز اقوام متحدہ کے مطابق مقبوضہ علاقوں سے اسرائیل کی دستبرداری کا مطالبہ۔
۳۱؍اکتوبر ۱۹۹۰	ڈیزرٹ شیلڈ فوجی دستے کی تعداد میں ۴۰۰۰۰۰ کا اضافہ
۲۹؍نومبر ۱۹۹۰	سلامتی کونسل کا اعلان کہ ۴۵ دنوں کی رعایتی مدت کے بعد عراق کو کویت سے نکالنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔
۱۵؍جنوری ۱۹۹۱	بش کی جانب سے علان کردہ تنبیہی وقت رات ۱۲ بجے گذر گیا فوجی دستوں نے حملوں کے لئے پوزیشنیں سنبھال لیں۔
۱۶؍جنوری ۱۹۹۱	مغربی اقوم کی جانب سے اقدامی حملے کے حکم کے لئے ہدایت یہ حملہ ۴۲ دنوں پر محیط تھا فضائی حملہ ۳۸ دنوں تک جاری رہا جبکہ زمینی حملہ ۴ دنوں تک جاری رہا۔
۲۸؍فروری ۱۹۹۱	اتحادی ممالک کو دشمنی ختم کرنے کی ہدایت
وقفہ	اس جنگ کا کل عرصہ ۹ ماہ رہا پہلے تین ماہ تک خفیہ تیاریاں کی گئیں اور بقیہ چھ مہینوں میں اسلحہ کی جدید مشینیں لانے اور شہری و فوجی نشانوں پر بمباری کی گئی۔
	اتحادی ممالک کی کل تعداد: ۳۰
	اتحادی ممالک کی فوجوں کی تعداد: ۷۵۰،۰۰۰ فوجی دستے

احادیث اور فوجی جنگ میں مطابقت

بین الاقوامی سیاست اور تعلقات کے مطابق تمام خود مختار ممالک کی آزادی، خود مختاری اور سرحدوں کا احترام ملحوظ رکھا جانا چاہیے تاہم اس کلیے میں چند استثناء بھی ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ ''محفوظ امن'' کے قیام میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔

مدینے اور مکے کے مسلمانوں کے لحاظ سے جہاں حضور ﷺ اس وقت موجود تھے ایک اہم سوال یہ ابھرتا تھا کہ وہ دشمن کون تھا جس پر عقب سے حملہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا تھا ''پیچھے کے دشمن'' کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی غیر محسوس دشمن ہو جو واضح نہ ہو یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ وہ دشمن عراق کے صدر صدام حسین ہو سکتے ہیں یہی وہ شخص ہے جس کے خلاف اہل حجاز نے عیسائی یا (رومی) افواج کے ساتھ مل کر جنگ کی ہے۔

عراقی مسلمانوں کے خلاف ان فوجوں کا اصل اجتماع تقریباً چھ ماہ تک رہا یہ وہ مدت ہے جس کے دوران خاتون کا حمل نظر آجاتا ہے جس طرح حمل کے ابتدائی تین مہینے نظر نہیں آتے اسی طرح خلیجی بحران میں معاملہ ہوا سازشیں اور منصوبہ بندی انہی تین مہینوں کے دوران خفیہ طور پر کی گئیں ان سازشوں میں عراق اور کویت کو ایک دوسرے کے خلاف مالی ہرجانہ طلب کرنے پر بھڑکانہ اور صدام کو یہ یقین دلانا کہ اگر اس نے کویت پر حملہ کیا تو امریکی افواج اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی اور اسے محض ایک عرب تنازعہ قرار دیں گی وغیرہ وغیرہ جیسے معاملات شامل ہیں امریکہ نے کہا تھا کہ:

''ہم آپ کے اور کویت کے سرحدی تنازعے میں غیر جانبدار ہیں اور اسے محض ایک عرب بمقابلہ عرب تنازعہ سمجھتے ہیں۔'' (شلیم ❶)

''عراقی افواج کے کویت پر حملہ کرنے سے صرف تین دن پہلے ۳۱ جولائی کو Kelly نے Capitol Hill مخالفین کو یاد دلایا کہ امریکہ کا اس طرح کا کوئی معاہدہ نہیں ہے کہ اگر کویت پر چڑھائی کی جائے تو امریکہ وہاں اپنی فوجیں بھیج دے۔'' (شلیم ❷)

اس کے بعد امریکہ نے کویت کو حملے کی اطلاع دے دی تاکہ کویت کے امیر وہاں سے فرار ہو جائیں اور مغربی تعاون کی درخواست کریں اس درخواست پر فوری کارروائی کی گئی اور ۶ مہینے تک اتحادی افواج کو عراق کے خلاف لا کھڑا کیا گیا۔

''انٹیلی جنس اور پالیسی کے لحاظ سے امریکی حملہ فاش ہو گیا اور اس کی پالیسیاں ناکام ثابت ہوئیں وہ منصوبہ جس کے لئے دس سال تک کی تیاری کی گئی وہ ایک ہی رات میں بکھر گیا۔ (شلیم ❸)

---

❶ ...... کتاب شلیم We and Peace in The Middle East صفحہ ۹۳-۹۴۔

❷ ...... کتاب شلیم We and Peace in The Middle East صفحہ ۹۳۔

❸ ...... کتاب شلیم We and Peace in The Middle East صفحہ ۹۳۔

اس طرح ۹۸ گھنٹوں میں ہی ''بچے'' کی ولادت ہوگئی۔ ''الصباح کا خاندان سیاسی استقلال کے لئے معروف نہ تھا الصباح عام طور پر مشکلات سے دور ہی رہتے ہیں چند عرب مشاہدین کا کہنا ہے کہ کسی مشکل گھڑی میں یا صدام کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے کویت کی امریکی امداد کا کوئی نہ کوئی وعدہ ضرور موجود ہوگا۔'' (شلیم ❶)

اوپر بیان کی گئی احادیث خلیجی جنگ پر کم وبیش پوری اترتی ہی اگر یہ تجزیہ درست ہے تو پھر صلیب بھی جلد ہی بلند کر دی جائے گی ہوسکتا ہے کہ یہ صلیب فتح کے سالانہ جشن سربراہی کانفرنس اہم سرکاری حکام کے اجلاس کے موقع پر بلند کر دی جائے جو بھی موقع ہو بہر حال کوئی مسلم لیڈر ❷ اس موقعے پر غصے میں آسکتا ہے اور صلیب اُٹھانے والے کو قتل کر سکتا ہے ❸ (یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صلیب اُٹھائے جانے کا مطلب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ شروع کرنا ہو) اس کے بعد کھلی عظیم صلیبی جنگ کا آغاز ہو جائے گا ❹ یہ ایسی جنگ ہوگی جس میں ۸۰ جھنڈوں (ممالک کے اتحاد) کے تحت دس لاکھ فوجی مسلمانوں کے خلاف اکٹھا ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ فوجیں کسی ایک مقام پر اکٹھا نہ ہوں۔ ایک اور روایت کے مطابق پتہ لگتا ہے کہ یہ فوجی سمندر کے راستے حملہ کریں گے، ان فوجوں کی تعداد پہلی جیسی جنگ (عراق اور کویت پر حملے) کے مقابلے میں دگنی ہوگی، لیکن دوسری صلیبی جنگ کا آغاز کرنے سے یہ صلیبی افواج خود کو ہر لحاظ سے محفوظ کر لینا چاہتی ہیں، اس مقصد کے لئے وہ اپنی فوجی حکمت عملی، فوجی تربیتی پروگرام، فوجی ساز وسامان، فوجی عملے کی تنخواہیں، فوجی بجٹ، حتیٰ کہ (''بدمعاش'' اقوام کے خلاف) بلاسٹک میزائل دفاعی نظام وغیرہ سب کچھ تبدیل اور بہتر کرنا چاہتے ہیں، دلچسپی

---

❶ ...... کتاب شلیم We and Peace in The Middle East صفحہ ۹۵۔

❷ ...... مسلمانوں کی موجودہ صورتِ حال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ صرف افغانستان ہی کے بہادر مسلمان تھے جنہوں نے استعماری طاقتوں سے جنگ شروع کی تھی برطانیہ اور روس بھی اپنی عظیم طاقت سے انہیں نہ جھکا سکے یہی وہ مجاہد ہوسکتے ہیں جن کے خلاف یہودی، عیسائیوں کو صلیبی جنگ پر اکسا سکتے ہیں۔

❸ ...... مسند احمد کی ایک حدیث میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ایک مسلمان رہنما غصے میں آجائے گا اور صلیبی فرد کو قتل کر دے گا ایک اور ضعیف حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مشرق کا ایک بادشاہ مغرب کے کسی بادشاہ کو قتل کرے گا پھر مغرب کا بادشاہ مشرق کے کسی بادشاہ کو قتل کرے گا پھر بتایا گیا ہے کہ کسی طرح سفیانی افواج امام مہدی پر حملہ کریں گی لیکن یہ افواج مکے اور مدینے کے درمیان صحرا میں کہیں غائب ہو جائیں گی (مر کھپ جائیں گی)

❹ ...... یہ امکان رد نہیں ہونا چاہیے کہ اس صلیبی جنگ کے لئے بھی یہودی ہی عیسائیوں کو اکسائیں وہ سادہ لوح عیسائیوں کو حقائق اور اعداد وشمار پیش کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے اپنے سحر میں لے سکتے ہیں گذشتہ ۲۔۳ سالوں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کو خونی جنگ میں مبتلا رکھ کے وہ مسلمانوں خصوصاً فلسطینی مسلمانوں پر بدترین ظلم جاری رکھے ہوئے ہیں۔

کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں تمام مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو شہادت سے سرفراز کرنے کی بشارت دیتا ہے، چنانچہ تمام مسلمانوں کو شہید کے درجے پر بشارت دینے کے باعث اس جنگ کے خوف ناک خونی ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس لئے مسلمان صرف دعا ہی کر سکتے ہیں، یہ جنگ عیسائیوں کی قیادت میں کفر اور توحید کو ماننے والے مخلص مسلمانوں کے درمیان ہوگی جس میں کفر کو شکست ہوگی اور وہ اپنے پیچھے ہتھیار چھوڑ کے بھاگیں گے، مسلمانوں کو نفسیاتی اخلاقی فتح کے ساتھ ساتھ اسلحوں کا مال غنیمت بھی حاصل ہوگا لیکن اس کے بعد تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے مشکل دور آئے گا جو دو تین سالوں تک لازماً جاری رہے گا مسلمانوں کی ریاستیں کمزور ہو سکتی ہیں، جب کہ یہودی مضبوط تر ہوں گے، ساری دنیا میں مسلمان توحید کی وجہ سے خوف زدہ کئے جائیں گے کفر کی فطرت ہی میں مسلمانوں سے نفرت شامل ہے۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ؕ

''مارے گئے گڑھے والے، اس گڑھے والے جس میں خوب بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی، جب کہ وہ اس گڑھے کے منارے پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو کچھ وہ ایمان لانے والوں کے ساتھ کر رہے تھے اسے دیکھ رہے تھے اور ان اہل ایمان سے ان کی دشمنی اس کے سوا کسی وجہ سے نہ تھی کہ وہ اس خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے، جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے اور وہ خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔'' (البروج ۴_۹)

خلیجی جنگ کے نتیجے میں ایک ''نیا عالمی نظام'' (یا امریکی عالمی نظام) سامنے آیا ہے

انہوں نے دعویٰ کیا کہ خلیجی جنگ کا نتیجہ ایک ''نیا عالمی نظام'' ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بش کا دعویٰ حقائق سے بھی کہیں آگے نکل گیا ہے کیونکہ نیا نظام انصاف یا اخلاقیات کے عالمی

اصولوں سے زیادہ فاتح ملک کے مفادات پر مبنی معلوم ہوتا ہے، اس کی اہم بات پرانے نظام کی طرح دنیا میں پائی جانے والی موجودہ صورت حال کو برقرار رکھنا ہے۔

خلیجی جنگ کے بعد خلیج کے تحفظ کے لئے امریکہ ہی سب سے بڑا سرپرست بن کر سامنے آیا ہے عرب دنیا جو بیسویں صدی کے بڑے حصے میں مغربی استعمار کے خلاف جدوجہد کرتی رہی ہے اسے کمزوری اور اضمحلالی کے عالم میں دوبارہ دھکیل دیا گیا، اور مشرق وسطی کے بارے میں بین الاقوامی پالیسی اس پر دوبارہ مسلط کردی گئی، خلافتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد برطانیہ شرق اوسط میں داخل ہوگیا، دو عظیم طاقتوں کی سرد جنگ کے نتیجے میں روس کا زوال ہوا جس کے بعد دنیا پر امریکہ کا عمل دخل بہت بڑھ گیا صرف قیادت تبدیل ہوئی مگر نظام وہی پرانا بحال رہا، خلیج میں امریکی فتح کے بعد امریکہ نے مشرقِ اوسط میں وہی قدیم نظام بحال رکھا، نئے نظام کا نفاذ تو حقیقت سے بہت دور کی بات ہے۔ (شلم ❶)

ویسے ہمیں اس طرزِ عمل پر کوئی تعجب بھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ امریکہ کا کردار اس معاملے میں خاصا غیر لچکدار رہا ہے، وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس خطے کے قدرتی ذخائر کی ملکیت کسی اور کے پاس چلی جائے، اگر کوئی اس امر پر غور کرے کہ کس طرح امریکہ نے خفیہ طور پر خلیج کی جنگ کے بارے میں موسیقی کی دھنیں بجائی تھیں تو اسے حیرت ہوگی۔

''صدر کارٹر نے جنوری ۱۹۸۰ء میں اپنے اسٹیٹ آف دی یونین'' خطاب میں واضح طور پر کہا تھا'' آیئے ہم اپنی صورت حال آپ کو صاف صاف بیان کردیں، خلیج فارس پر قبضے کی نیت سے اگر کسی باہر کی قوت نے حملے کی کوشش کی تو یہ حملہ خود امریکہ کے اہم مفادات پر تصور کیا جائے گا، اور اسے ہر صورت اور ہر ذریعے سے پسپا کیا جائے گا چاہے اس میں ہمیں اپنی فوجی قوت کیوں نہ استعمال کرنی پڑے'' اس اعلان نے جسے بعد میں کارٹر ضابطہ (Carter Doctrine) کا نام دیا گیا یہ پالیسی بالکل واضح کردی کہ امریکی صدر ۱۹۴۷ء سے یہی ایک بات بار بار دہرا رہے ہیں بلکہ اس ''اعلان'' سے تو وہ لینڈس ڈاؤن اعلان (۱۹۰۳) تازہ ہو گیا جس میں برطانیہ کے سکریٹری خارجہ نے مخالف عظیم قوتوں کو تنبیہ کی تھی کہ وہ خلیج فارس سے دور رہیں۔'' (شلیم ❷)

---

❶ ......شلیم کی مذکورہ کتاب صفحہ ۸۔۹۔

❷ ......شلیم کی مذکورہ کتاب ص ۷۰۔

افغانستان پر روسی حملے کے سلسلے میں احادیث کا انطباق

حضرت ذومخبرؓ کی بیان کردہ اوپر والی احادیث افغانستان پر روس کے حملے پر بھی درست اترتی ہے، امریکہ اور اس کے اتحادی (یعنی رومی افواج) کی جانب سے روس کے خلاف (یعنی اس کے خلاف جو ہمارے پیچھے ہے❶) افغان مجاہدین کی امداد حدیث کے مطابق پورے اترتی ہے نہ صرف یہ کہ مجاہدین نے اس جنگ میں روس کو شکست فاش سے دوچار کیا بلکہ اس کے پرخچے بھی اُڑا دیئے۔

کون سی جنگ یا واقعہ حدیث کے عین مطابق ہے، یہ تو آنے والا وقت ہی تصحیح کرے گا، البتہ حالات ایسے ہیں کہ حدیث کی توجیہ دونوں جنگوں کے لئے ممکن ہے۔

عراقی باشندوں پر تھوپی گئی مشکلات

اس سے قطع نظر کہ اوپر بیان کی گئی تینوں احادیث جنگ خلیج پر منطبق ہوتی ہیں یا نہیں لیکن نیچے کی حدیث پابندیوں میں جکڑے ہوئے عراق کی موجودہ صورت حال پر تقریباً پوری اترتی ہے، ایک محتاط تخمینے کے مطابق عراق پر عائد کی گئی پابندیوں اور جنگ کے نتیجے میں ہر مہینے تقریباً ایک لاکھ بچے ہلاک ہو رہے ہیں یہ حدیث واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ عراق کے باشندوں پر پابندیاں لگیں گی جس کے بعد ان کے پاس نہ تو خوراک ہوگی اور نہ رقم۔

حضرت ابونضرةؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہؓ کی مجلس میں تھے کہ انہوں نے کہا ایک وقت میں عراقی باشندے اپنے قافی اور درہم (ان کی رقم اور خوراک ناپنے کے پیمانے) بھیجنے کے قابل نہیں ہوسکیں گے، ہم نے سوال کیا ''انہیں ایسا کرنے سے کون روکے گا؟'' حضرت جابر بن عبداللہؓ نے جواب دیا ''غیر عرب انہیں ایسا کرنے سے روکیں گے''

انہوں نے مزید کہا کہ یہ ہوسکتا ہے کہ شام کے لوگ اپنے دینار اور مُدّ نہ بھیج سکیں، ہم نے سوال کیا ''انہیں ایسا کرنے سے کون روکے گا''؟ انہوں نے جواب دیا ''انہیں اہل روم ایسا کرنے سے روکیں گے''۔

یہ کہہ کر جابر بن عبداللہؓ ایک لمحے کے لئے خاموش رہے اور پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ پیدا ہوگا جو لوگوں کو مٹھی بھر بھر کے بغیر گنے

❶......الفاظ حدیث کے ہیں۔

ہوئے مفت عطا کرے گا۔

میں نے ابوالاعلیٰ اور ابونضرہ سے دریافت کیا کہ کیا اس سے آپ کی مراد حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ''نہیں'' (یعنی وہ امام مہدی ہوں گے) (مسلم ❶)

شام کے لوگوں پر تھوپی گئی مصیبت

حدیث: انہوں نے مزید کہا، یہ بھی ممکن ہے کہ شام کے لوگ بھی اپنے دینار اور مُدّ نہیں بھیج سکیں، ہم نے سوال کیا کون لوگ اس کے ذمہ دار ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ روم کے لوگ۔ (مسلم ❷)

اس حدیث میں عراق کے محاصرے کے بعد اسی طرح کی پابندیوں کا ذکر شام کے بارے میں کیا گیا ہے اس میں نام لے کر رومیوں کا ذکر ہے، ملک شام کو چار حصوں شام، لبنان، فلسطین، اور اردن میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، شام میں کئی عشروں تک اقتصادی پابندیاں لگی ہیں، لبنان کو جنگوں کے ایک طویل سلسلے کے نتیجے میں کاٹ دیا گیا، جب کہ فلسطین پر یہودی اپنے غضب کا مسلسل اظہار کر رہے ہیں، فلسطینی وہاں روزانہ ٹینکوں، طیاروں، مسلح فوجیوں اور کفر و نفاق کے کلی نظام سے جنگ کر رہے ہیں۔ اردن کی معیشت بھی کچھ زیادہ بہتر نہیں ہے وہاں کے عام باشندوں میں غربت و افلاس عام ہے۔

اس طرح شام کے چاروں علاقوں کے لوگ بدترین مشکلات سے دوچار ہیں اور عین ممکن ہے کہ یہ حالات مزید بدتر ہوں، اس کے بعد امام مہدی آئیں گے اور مسلمانوں کے بارے میں حدیثوں کی پیشگوئیوں کو پورا کریں گے۔

آنے والے واقعات۔ مصر پر تھوپی گئی مصیبت

حدیث: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

☆......عراق اپنے درہم اور قافظ روک لے گا۔

☆......شام اپنے مُدّ اور دینار روک لے گا۔

❶......کتاب الفتن۔
❷......کتاب الفتن۔

☆......اور مصر اپنے ارداب اور دینار روک لے گا۔

☆......اور تم اسی مقام پر پہنچ جاؤ گے جہاں سے تم چلے تھے۔

☆......اور تم اسی مقام پر پہنچ جاؤ گے جہاں سے تم چلے تھے

☆......اور تم اسی مقام پر پہنچ جاؤ گے جہاں سے تم چلے تھے

☆......اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (راوی) کی ہڈیاں اور گوشت اس کی گواہی دیں گے۔ (مسلم ❶)

چونکہ اس حدیث میں بہت سے حقائق بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس حدیث کی بڑی اہمیت ہے اگر ہم اس حدیث کے ساتھ عراق اور شام کی مشکلات والی ابونا درہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت بھی دیکھیں تو اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے اس میں عراق شام کے علاوہ مصر پر بھی عائد پابندیوں کا ذکر کیا گیا ہے، ہوسکتا ہے کہ ان علاقوں کے ساتھ کوئی ایسی صورت حال ہو جائے کہ ان کے باشندے روٹی اور رقم کے لئے بھی ترس جائیں۔

مصر اگرچہ ابھی پابندیوں کی زد میں نہیں ہے لیکن اس کے عام فرد کی بھی معاشی حالت بہت اچھی بھی نہیں ہے، لیبیا اور سوڈان پر عائد عالمی پابندیوں کی وجہ سے مصر کی مغربی وجنوبی سرحدیں بند ہیں، صحرائے سینائی کا علاقہ اسرائیل کی وجہ سے پابند ہے ایک طرف انتفادہ شروع ہوتی ہے تو دوسری طرف مصر کا معاشی بحران بڑھ گیا ہے فلسطین کی موجودہ تحریک انتفادہ کے باعث مغربی ممالک کی جانب سے مصر کے معاشی حالات پر دباؤ بڑھ جائے گا تاکہ مصر کو کبھی نہ ختم ہونے والے مذاکرات کی میز پر لایا جاسکے۔

ابونادرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں عراق اور شام کے خلاف پابندیوں کا ذکر کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو بڑی تاریک صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا، ہمیں دوبارہ اسی مقام پر جانا پڑے گا جہاں سے اسلام کا آغاز ہوا تھا (یعنی مکہ اور مدینہ) بعض چند علماء کی رائے میں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ خلافت کا نظام بحال کرنے کی تحریک حجاز سے شروع ہوگی، ان کے نزدیک اس کی تین وجوہات ہیں۔

۱)......حضرت ابونادرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں عراق اور شام پر پابندیوں کے بعد ''المہدی'' کا ذکر ہے۔

۲)......حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ مکے کے باشندوں کی جانب سے حضرت امام مہدی کی شفاعت اور وفاداری سے قبل ''المہدی'' مدینے سے مکے

❶......کتاب الفتن۔

کی طرف جائیں گے۔

۴)......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ:

☆......جب یثرب برباد ہو جائے گا تو یروشلم کے بہتر ہونے کی صورت حال سامنے آئے گی۔

☆......یثرب تب تباہ ہو گا جبکہ جنگ عظیم سامنے ہو گی۔

☆......جنگ عظیم تب تب شروع ہو گی جب کہ قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔

☆......اور قسطنطنیہ تب فتح ہو گا جب کہ دجال آ چکا ہو گا۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر فرمایا ''یہ بات اتنی ہی درست ہے جتنی (اے معاذ رضی اللہ عنہ) تم یہاں سے سامنے موجود ہو۔'' (ابوداؤد ❶)

یروشلم کی بہتر صورتِ حال کے پیدا ہونے (بالفاظ دیگر یہودی ریاست کے پھلنے پھولنے کے بعد) جبکہ مدینہ منورہ برباد ہو چکا ہو گا ردعمل کا ایک سلسلہ ہے جس کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے یہ سارا واقعہ جنگ عظیم (یا ملحمۃ الکبریٰ) کے وقت پیش آئے گا جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خلاف لڑی جائے گی اور فوج مدینے سے باہر آ جائے گی۔

یہ واقعات اتنی درستگی کے ساتھ واقع ہوں گے کہ آپ ﷺ کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہڈیاں اور گوشت تک ان واقعات کی گواہی دیں گے۔

آنے والے واقعات، صلیب کی فتح ہو چکی ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

''رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔ (محمد آیت: ۸)

اوپر بیان کی گئی حضرت ذو مخبر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں دوسری اہم چیز جو ذکر کی گئی ہے وہ عیسائیوں کا یہ اعلان ہے کہ صلیب کی فتح ہو چکی ہے دوسرے الفاظ میں عیسائی اسلام پر فتح پا چکے ہیں جس کے پیچھے خونی صلیبی جنگوں کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں یہ جنگ کسی ایک علاقے تک محدود نہیں رہے گی بلکہ عیسائیوں کا منصوبہ کئی مسلم ممالک پر حملے کا ہو سکتا ہے صلیبی جنگیں عموماً دو وجوہات کی بنیاد پر لڑی جاتی ہیں۔(۱) مسلمانوں کو مارا جائے۔(۲) ان کے قیمتی

❶......کتاب الملاحم۔

وسائل پر قبضہ کیا جائے ہوسکتا ہے کہ صلیبی جنگ کے آغاز کا یہ اعلان ہو کہ مسلم رہنما کو مشتعل کر دے اور وہ اٹھ کر صلیب کو توڑ دے یا صلیب اُٹھانے والے فرد کو قتل کر دے تاہم اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ یہ جنگ نسل در نسل سے سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کا کام کر دے گی مغربی طاقتیں ظلم وستم اور جنگ کی تیاری شروع کر دیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔'' (المائدہ آیت:۵۱)

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ نمائے عرب سے نکال دوں گا اور یہاں مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ رہنے دوں گا۔'' (مسلم [1])

اسلامی ذہن کی مالک اس قوم کے اس فرد یا حکمران کو صرف اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو صلیب کو توڑ دے گا، (یا دوسری روایت کے مطابق صلیب اٹھانے والے کو قتل کر دے گا) حدیث کے یہ الفاظ بھی دلچسپی کے حامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ قتل ہونے والے مسلمانوں کو شہادت کے درجے پر سرفراز فرمائے گا، اس حدیث میں فتح یا مال غنیمت کا کوئی ذکر نہیں ہے، ایسا شاید اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمان اپنے دل میں کسی قسم کی لالچ لائے بغیر کفر کو چیلنج کریں اور استقامت دکھائیں، لہٰذا جنت کی طلب میں سرگرداں رہنے والے مسلمان اس موقع کو ہرگز ضائع نہیں جانے دیں گے، حدیث میں یہ بڑی تعداد میں شہید ہو جانے والوں کا تذکرہ بھی موجود ہے جس سے جنگ کی سنگینی کا اندازہ ہوتا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے عدل کے مطابق کسی بھی شہید کا خون رائیگاں نہیں جاتا ہے، اس بات سے قطع نظر کہ صورت حال کتنی ہی مایوس کن ہو۔ مخلص و جاں نثار مسلمان دین کی سربلندی کے

[1] ..... کتاب الجہاد والسیر۔

لئے ہمیشہ اُٹھتے رہیں گے، یہ حالات، جنگِ خندق سے مماثلت رکھتے ہوں گے جب کہ کفر کی تمام قوتیں متحد ہو کر مقابلے پر آ گئی تھیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۝

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور قدم مضبوط جما دے گا۔'' (سورۂ محمد آیت ۷)

حالات اس نہج پر جا رہے ہیں کہ لگتا ہے جلد ہی مغرب کا کوئی بنیاد پرست عیسائی اُٹھ کر صلیب بلند کرے اس کے نزدیک صلیب کی بلندی عیسائیوں کی فتح کے برابر ہو گی جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو گا اور وہ بلند کی گئی اس صلیب کو توڑ دیں گے، یہ معاملہ مسلمانوں کے لئے آسان نہ ہو گا، کیونکہ مسلمان نہ صرف یہ کہ آپس میں بٹے ہوئے ہیں بلکہ ان کے پاس میزائلوں اور جدید اسلحہ جاتی ٹیکنالوجی کی بھی کمی ہے اور ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بھی بہت کمزور ہے۔

ہو سکتا ہے کہ صلیب توڑنے والے رہنما کا تعلق افغانستان سے ہو کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حالیہ دور میں سپر پاور تک کے ظلم کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ان کے مقابلے میں ڈٹ گئے، برطانیہ اور روس نے افغانستان میں ناقابل یقین نقصانات اٹھائے ہیں، حالانکہ وہ اپنے اپنے دور کی عظیم قوتیں تھیں، ہمارا یہ تجزیہ صرف قیاس آرائی ہے ورنہ ضروری نہیں ہے کہ یہ سارے واقعات افغانستان ہی کی سرزمین سے ہوں۔

عین ممکن ہے کہ صلیب اٹھائے جانے سے قبل کوئی بنیاد پرست عیسائی اپنی قوم کا دفاع ناقابلِ تسخیر کرلے، اپنی فوجوں کے مشاہدوں سے اور دیگر فوائد کو بڑھا دے، اور بلاسٹک میزائل شیلڈ پروگرام تیار کرے، (جس کی خاطر وہ دوسرے عیسائی ممالک کی بھی مدد حاصل کر سکتا ہے) ہو سکتا ہے کہ صلیب اٹھائے جانے سے پہلے اس سے بھی کہیں زیادہ تیاریاں کی جائیں، اسلام کے دشمنوں کی یہ نفسیات ہے کہ اس پر حملہ آور ہونے سے بہت پہلے وہ خود کو مضبوط اور ناقابلِ شکست بنا لیتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''میرے کچھ لوگ بصرہ نامی ❶ گہری وادی میں آرام کر رہے ہوں گے یہ وادی دریائے طغرس کے

❶ ...... یہ حدیث پہلی نظر میں منگول تاتار پر بھی پوری اترتی ہے جنہوں نے عباسی خلافت (بغداد) کو تار تار کر دیا لیکن اس حدیث میں بصرہ کے بارے میں وضاحت ہے کہ وہ اہم شہر ہو گا جبکہ عباسیوں کا اہم شہر بغداد تھا۔ مزید یہ کہ تاتاریوں نے بصرہ پر حملہ بھی نہیں کیا تھا۔

کنارے واقع ہے اور اس پر ایک پل بھی ہے۔

اس وقت وہاں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی بصرہ مسلمانوں کے بڑے شہروں میں سے ایک ہوگا، قیامت سے پہلے قنطورہ ❶ کی نسل والے لوگ وہاں آئیں گے جن کے چہرے بڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی وہ بھی دریا کے کنارے آ کر ٹھہر جائیں گے۔

۱)......وہ صحرا میں بھیڑ بکریاں چرائیں گے اور وہیں مرکھپ جائیں گے۔

۲)......وہ جو اپنے لئے دفاع کا بندوبست کریں گے۔

۳)......اور وہ اپنے بچوں کو اپنی پیٹھوں پر لٹکائیں گے اور حملہ آوروں سے لڑیں گے اور شہید ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ ❷)

پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ کے دشمن اپنی سربلندی برقرار رکھتے ہیں تو ممکن ہے کہ اپنے سینا کی قوم یعنی حبشہ کے باشندے خانہ کعبہ کی دولت سمیٹ لیں۔ ❸

ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جیسے کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ ایک سیاہ فام شخص اپنی پتلی پتلی ٹانگوں کے ساتھ خانہ کعبہ کی اینٹیں یکے بعد دیگرے اکھیڑ رہا ہے۔'' (بخاری ❹)

اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے بیان کیا کہ:

''حبشہ کا ذوالصوا عقتین (پتلی ٹانگوں والا آدمی) کعبہ کو توڑ دے گا'' (بخاری و مسلم ❺)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے آگاہ کیا کہ:

''جب تک وہ تمہیں کچھ نہ کہیں تم بھی اہل حبشہ کو چھوڑ دو کیونکہ یہ صرف اہل حبشہ ہوں گے جو اپنی مختصر ٹانگوں کے ساتھ کعبے کا خزانہ خالی کریں گے۔ (ابوداؤد ❻)

بہرحال زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ یہ احادیث قیامت کے قریب کے دنوں سے

---

❶......قنطورہ کی نسل والوں سے عام طور پر چینی اور ترک مراد لئے جاتے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

❷......واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ شہادت کا ذکر کرتا ہے نہ فتح کا۔

❸......چونکہ خانہ کعبہ بالکل خالی ہے اس لئے اس سے مراد خانہ کعبہ کے آس پاس کے علاقے ہو سکتے ہیں۔

❹......کتاب الملاحم۔

❺......کتاب الفتن۔

❻......کتاب الفتن۔

متعلق ہوں، ہم نے خانہ کعبہ کے انہدام کی احادیث یہاں محض تنبیہ کے لئے رکھی ہیں اگر معاملات انتہا پسند کفار کے ہاتھ میں آ جاتے تو وہ تو یہی چاہیں گے کہ اسلام کی تمام نشانیاں مٹا دی جائیں ❶۔

آنے والے واقعات۔ بصرہ میں قنتورہ کے لوگوں کا آنا

اوپر صفحہ ۹۳ پر درج کی گئی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ عراق کے باشندوں خصوصاً بصرہ کے لوگوں پر حملہ کیا جائے گا۔

دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کی برآمدگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی خدا ﷺ نے فرمایا کہ:

''عنقریب دریائے فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا، تو جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے، ایک اور روایت ہے کہ سونے کا پہاڑ فرات کے نیچے سے برآمد ہوگا۔'' (بخاری ❷)

بہت سے محدثین کا خیال ہے کہ سیال سونا (تیل) ہی وہ سونا ہے جس کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ کیا تھا، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عراق، ایران، جنگ اور جنگ خلیج اسی لئے ہوئی تھی کہ اس سیال سونے پر قبضہ کیا جائے، دوسرے محدثین کا خیال ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں سونا ہوگا، وہ کہتے ہیں کہ جلد ہی یہ سونا برآمد ہونے والا ہے اور قومیں اس کے حصول کے لئے خونی جنگیں لڑیں گی۔ ہوسکتا ہے کہ قنتورہ والے بصرہ میں سونے اور دیگر وسائل پر قبضہ کے لئے اتریں۔

آنے والے واقعات

کالے پرچموں کے ساتھ اہل خراسان

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ بنو ہاشم کا ایک نوجوان آپ ﷺ کے پاس آیا، جیسے ہی آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوگئیں اور چہرے کا رنگ اتر گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

---

❶ ......واضح رہے کہ حال ہی میں ایک مغربی مفکر کا بیان آیا تھا کہ نعوذ باللہ خانہ کعبہ کو توڑ دیا جائے۔ (مترجم)

❷ ......کتاب الملاحم۔

نے عرض کی کہ ''ہم دیکھتے کہ کسی چیز نے آپ کو ناخوش کیا ہے اور اس کی وجہ سے آپ ﷺ کا رنگ بدل گیا ہے'' اس پر آپ نے جواب دیا ''ہم اللہ تعالیٰ کے گھر کے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مادی دنیا کے مقابلے میں آخرت کے لئے چنا ہے، دیکھو میرے اہل خانہ میرے بعد جبری بے دخلی (ہجرت) سے اور حملے سے دوچار ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ مشرق سے آئیں گے جن کے پاس کالے پرچم ہوں گے، وہ کوئی رعایت طلب کریں گے لیکن انہیں وہ رعایت نہیں دی جائے گی، پھر وہ کالے پرچموں والے لڑیں گے اور ان کی مدد کی جائے گی، اس کے بعد جو چیز انہوں نے مانگی تھی وہ انہیں دے دی جائے گی، لیکن اب وہ اسے قبول نہیں کریں گے، وہ اس خزانے کو میرے اہل بیت میں سے کسی کو دے دیں گے، اور وہ اسے انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے غلط طریقوں سے بھرا گیا تھا، تم میں سے جس کسی کو بھی اس صورت حال سے دوچار ہونا پڑے وہ ان کے ساتھ ضرور جا کے ملے خواہ اسے برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے''۔ (ابن ماجہ)

عین ممکن ہے کہ صلیب کی دوسری جنگ کے بعد کالے پرچموں والے خراسانی زیادہ نمایاں ہو جائیں، یہ مؤمنین المہدی کے پیش رو ہوں گے، اور انہی لوگوں کی تائید ہے کہ حضرت امام مہدی اقتدار ہی میں آئیں گے، ان لوگوں کے بارے میں حضور ﷺ کی ہدایت بالکل واضح ہے ''جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ مل جاؤ'' (یعنی کسی اگر مگر کے بغیر) لیکن ساتھ ہی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ''یہ کام کوئی آسان نہ ہوگا'' کیونکہ اس کے لئے انہیں پہاڑوں پر رینگ کے بھی جانا پڑ سکتا ہے، برف کے ذکر کا مطلب یہی سمجھ میں آتا ہے کہ کالے جھنڈوں والے یہ لوگ کسی برفانی خطے میں پائے جائیں گے، اس طرح کی اور بھی کئی حدیثیں آتی ہیں۔ مثلاً ایک حدیث میں ہے کہ:

''کالے جھنڈوں والے خراسان سے آئیں گے [1] اور کوئی بھی انہیں پسپا نہیں کر سکے گا یہاں تک کہ وہ ایلیا (یروشلم) پر اپنے پرچم لہرا دیں گے۔'' (ترمذی)

''اگر تم خراسان سے کالے پرچم والوں کو دیکھو تو ان کے پاس فوراً پہنچو چاہے تمہیں اس کی خاطر برف کے پہاڑوں پر رینگنا ہی کیوں نہ پڑے، کیونکہ یقیناً ان کے درمیان خلیفہ المہدی موجود ہوں گے۔ (ابن ماجہ۔ احمد [2])

---

[1] ......خراساں کا علاقہ وسطی ایشیا پر مشتمل ہے (جو آج کے افغانستان میں شمال تک ہے) خراساں کے نمایاں شہر سمرقند اور بخارا ہیں۔

[2] ......ابن کثیرؒ کا خیال ہے کہ امام مہدی پہلے خراسان آئیں گے پھر مکے جائیں گے۔

آنے والے واقعات۔مہدی منتظر

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کچھ دیر کے لئے خاموش رہے اور پھر حضور ﷺ کے الفاظ نقل کئے کہ ''میری اُمت کے دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بغیر گنے مٹھی بھر بھر کے دولت دے گا'' میں نے ابونادرہ اور ابوالاعلیٰ سے سوال کیا کہ ''کیا آپ کی مراد حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''نہیں'' (بلکہ وہ امام مہدی ہوں گے) (مسلم ❶)

جیسا کہ ہم نے اگلے صفحات میں ذکر کیا ہے کہ جب حجاز میں بدامنی ہوگی تو یہودی ❷ پھل پھول رہے ہوں گے، مسلمان بھی اس وقت بے انتہا مایوسی کا شکار ہوں گے، بہت سے مسلم خطوں میں لاقانونیت اور دہشت کا راج ہوگا، حضرت علی ؓ نے اس دور کو ایک مثال سے تشبیہ دی ہے کہ جیسے ایک دلہن سہاگ رات کو اپنے مستقبل کے لئے گریہ زاری سے دعا کرتی ہے اسی طرح مسلمان جب تک گریہ زاری سے دعا نہیں کریں گے امام مہدی تشریف نہیں لائیں گے، چونکہ نئی دلہن کو شادی کی رات اپنے شوہر کے مزاج کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں ہوتا ہے لہٰذا وہ صرف صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتی ہے۔

انجام کار

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝

''جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کے سوا اور کارساز (مددگار) تجویز کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی ہے جس نے ایک گھر بنایا، اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں میں زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے، اگر وہ حقیقت حال کو جانتے تو ایسا نہ کرتے اللہ تعالیٰ تو ان سب چیزوں کی حقیقت اور کمزوری کو جانتا ہے جس جس کو وہ خدا تعالیٰ کے سوا پوج رہے ہیں (وہ چیزیں تو نہایت کمزور ہیں) لیکن اللہ تعالیٰ تو زبردست اور حکمت والا ہے۔'' (سورۃ العنکبوت ۴۱۔۴۲)

❶ ......کتاب الفتن۔

❷ ......حدیث کا مطلب یروشلم ہے نہ کہ یہودی۔

مغرب کے لوگ مسلمانوں کو صرف اس جرم میں ستاتے، ظلم کرتے اور پیٹتے ہیں کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کی موجودہ طاقت تو اتنی ہے کہ صرف ایک بٹن دبا کر ساری دنیا کو ستر بار❶ ختم کر سکتے ہیں لیکن ان کی منافقانہ چالبازیاں اور سازشیں انہیں کفر کی دلدل میں دھنسنے سے نہیں روک سکیں گی ان کی یہ تمام عظیم قوتیں بھی ان کے ساتھ دلدل میں اسی طرح ڈوب جائیں گی جیسے فرعون سمندر میں اپنے لاؤلشکر کے ساتھ ڈوب گیا تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسے عبرت کا نشانہ بنا کر محفوظ کر لیا تھا۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

''اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر سے گذار گئے پھر فرعون اور اس کے لشکر ظلم اور زیادتی کی غرض سے ان کے پیچھے چلے حتیٰ کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو کہہ اٹھا میں نے مان لیا کہ خداوند حقیقی اس کے سوا کوئی نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی سر اطاعت جھکا دینے والوں میں ہوں (جواب دیا گیا) اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا اب تو ہم صرف تیری لاش کو ہی بچائیں گے تاکہ تو بعد کی نسلوں کے لئے نشان عبرت بنے، اگرچہ بہت سے انسان ایسے ہیں جو ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں۔'' (سورۂ یونس آیات: ۹۰۔۹۲)

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝

''آخر کار ان لوگوں نے جو بری سے بری چالیں اس مومن کے خلاف چلیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب سے اس کو بچا لیا اور فرعون کے ساتھی خود بدترین عذاب کے پھیر میں آ گئے، دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں۔'' (المومن آیت: ۴۵)

اوپر بیان کی گئی آیات اور احادیث کی روشنی میں مغربی اقوام کا مقدر اور زیادہ واضح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو باہمی طور پر تقسیم نہیں ہونے دے گا اور دشمن کے

❶..... مزید تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب ''Dajjal is Comins''۔

مطلق رحم وکرم پر نہیں چھوڑے گا یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن مسلمانوں کو بہت طویل عرصے تک اپنی مرضی کے مطابق نہیں چلاسکیں گے کفر کے نا قابل تسخیر ہونے کا سحر آخر کار ٹوٹ جائے گا اور یا تو اللہ تعالیٰ کے انتقام کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ مسلمانوں کو اپنی خواہشاتِ نفس کے مطابق نہ ہانک سکیں گے یا یہ تمام کافر خود ہی مسلمان ہو جائیں گے سوال صرف یہ ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ کی فتح تو بس ہمارے آس پاس ہی کہیں موجود ہے لیکن کیا ہم اس فتح کے لئے تیار بھی ہیں؟ کیا اس فتح کے حصول کی خاطر ہم کوئی قربانی دینے پر بھی آمادہ ہیں؟

وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے

جنگ صلیب اور ملحمۃ الکبریٰ

بظاہر یہ دو الگ الگ جنگیں نظر آتی ہیں لیکن علامہ ابن کثیر اور دیگر مفسرین کے نزدیک یہ دونوں دراصل ایک ہی جنگ کے دو نام ہیں ہماری تحقیق کے مطابق یہ دو علیحدہ جنگیں ہیں کیونکہ حدیثوں میں ''ملحمہ'' اور ''ملحمۃ الکبریٰ'' دو الگ الگ الفاظ آئے ہیں اور دونوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیلات ہیں یہ شاید جنگ صلیب ہو یا شاید ملحمۃ الکبریٰ کا محض ایک رُخ ہو ویسے ملحمۃ الکبریٰ چار سطحوں میں لڑی جائے گی۔

تمام نکات کا خلاصہ

❄......یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور تماشا ہے اور متقین کے لئے آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی اور بہت بہتر ہے۔

❄......حضور ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق اسلام مشرق اور مغرب ہر جگہ غالب ہوگا

❄......امت مسلمہ مجموعی حیثیت سے کبھی مفلوک الحال نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے بے شمار ذرائع وذخائر سے نوازا ہے۔

❄......امت مسلمہ قحط سے عارضی یا مستقل طور پر کبھی تباہ نہیں ہوگی البتہ قحط اور خشک سالی وقتاً فوقتاً آتے رہیں گے

❄......زکوٰۃ روک لینے یا ناجائز ذرائع سے آمدنی وصول کرنے کی وجہ سے اگر کبھی قحط برپا

ہو جائے تو ہمیں تعجب نہیں ہونا چاہئے ایسے ماحول میں تو اس کے واقع ہونے کا خطرہ زیادہ ہی بڑھ جاتا ہے

❄......اگر جہاد روک دیا جائے تو اللہ ذرائع ووسائل پر جبری قبضے کے لئے کسی دشمن کو مسلط کر دے گا

❄......اگر حکمران قرآن وسنت کے مطابق حکمرانی نہیں کریں گے تو مسلمان ٹکڑوں میں بٹ جائیں گے اور آپس ہی میں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگیں گے

❄......مؤمنوں کو کافروں کے ساتھ کبھی گہری دوستی نہیں اختیار کرنی چاہئے

❄......محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں لہٰذا اب اگر کوئی فرد اپنے بارے میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ کاذب، فریبی، اور دجال ہوگا

❄......امریکہ اور دیگر مغربی اقوام انہیں قوموں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں جن پر کبھی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا تھا ان قوموں نے آج کی قوموں کی طرح بُرے بُرے جرائم کئے تھے۔

امام مہدی کی جد و جہد

مطارؒ (ایک تبع تابعی) بیان کرتے ہیں کہ:

''ہمیں بتایا گیا ہے کہ امام مہدی کچھ وہ کام کریں گے جو حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے بھی نہیں کیا تھا۔''

ہم نے پوچھا وہ کیا کام ہے انہوں نے کہا ''ایک آدمی ان کے پاس آئے گا اور ان سے امداد طلب کرے گا وہ کہیں گے کہ اندر آ جاؤ اور خازن سے رقم وصول کر لو پھر وہ باہر آ کر دیکھے گا کہ لوگ بہت مطمئن اور آسودہ حال ہیں یہ دیکھ کر وہ شرمندہ ہوگا اور امام مہدی سے امداد کی رقم واپس لینے کی درخواست کرے گا وہ یہ کہتے ہوئے نامنظور کر دیں گے کہ ہم دینے کے بعد کوئی چیز واپس نہیں لیتے۔ (الفتن الواردہ)

قرآن پاک میں ہے کہ:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ

''ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ہے ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں کی یہ سب کچھ اس لئے ہوا تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو چاہے تو سزا دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے بے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔'' (الاحزاب آیات: ۲۳۔۲۴)

مشکل صورتِ حال

حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیبؓ سے دریافت

کیا کہ ''امام مہدی کی آمد درست بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''بالکل درست ہے'' انہوں نے پوچھا کہ وہ کس قبیلے سے تعلق رکھیں گے؟ کہا ''قریش، یعنی بنو ہاشم سے'' انہوں نے پوچھا بنو ہاشم کی کس شاخ سے؟ کہنے لگے ''عبدالمطلب سے'' انہوں نے پھر دریافت کیا ''کون سے عبدالمطلب سے'' انہوں نے جواب دیا ''فاطمہؓ کی اولاد سے''

(الفتن ❶، والواردہ، والفرار ❷)

حضرت امام مہدی کا مسئلہ بڑا متنازع سا ہے ❸ بعض علماء ومحدثین کا خیال ہے کہ یہ محض عقیدے کی بات ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت مہدی آئیں گے حضرت علی ابن ابی طالب حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''دنیا کا صرف ایک دن ❹ باقی رہ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ میرے خاندان سے ایک فرد کو اٹھائے گا جو اس زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح اسے فساد سے بھر دیا گیا ہے۔'' (ابوداؤد واحمد ❺)

حضرت امام مہدی دنیا سے ظلم وفساد کو جڑ سے مٹا کر یہاں انصاف کا نظام قائم کریں گے وہ مسلمانوں کے دشمنوں سے لڑ کر فتحیاب ہوں گے تاہم ابن خلدون جیسے عظیم دانشور نے ان سے متعلق احادیث کو یہ کہہ کر رد کیا ہے کہ وہ ضعیف یا جعلی ہیں جبکہ ہمارا خیال ہے کہ یہ نظریہ بھی مکمل طور پر درست نہیں ہے اس قسم کی بعض احادیث بے شک ضعیف اور جعلی ہیں لیکن بعض احادیث مستند بھی ہیں مسلم محققین کا قیامت سے پہلے حضرت امام مہدی کی آمد پر اجماع پایا جاتا ہے ❻۔

تابعی محمد بن سیرین فرماتے ہیں:

''اس امت میں ایک خلیفہ ایسا آئے گا جس کے مقابلے میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی زیادہ بہتر ثابت نہیں ہوں گے۔'' (ابن ابی شیبا)

---

❶ ...... کتاب الفتن صفحہ ۱۰۲۔

❷ ...... الفرار صفحہ ۲۳۔

❸ ...... واضح رہے کہ امام مہدی کی آمد کے متعلق صحیح بخاری میں کوئی حدیث نہیں پائی جاتی۔

❹ ...... دوسری مستند احادیث کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے۔ وہ ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوسکتا ہے۔

❺ ...... کتاب ''المہدی''۔

❻ ...... ابوداؤد نے حضرت مہدی کے متعلق حدیث صحیح قرار دیا ہے جبکہ علامہ ابن کثیر جیسے فاضل مفسر نے بھی ان کی آمد کو اپنی کتاب علامات قیامت میں قبول کیا ہے۔

تصوّرِ مہدی

حضرت امام مہدی کا عقیدہ مسلمانوں میں حضورﷺ کی حدیث سے آیا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر سو سال بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ایک مجدد پیدا کرے گا جو اسلام کا احیا کرے گا حدیث کے الفاظ ہیں۔

"اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایک مجدد کو پیدا کرے گا جو اسلام کا احیاء کرے گا۔" (ابوداؤد ❶)

ان احادیث کے مطالعہ سے یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ آنے والے فرد مجدد، احیاء کنندہ، یا مہدی اسلام میں کوئی نئی چیز لے کر نہیں آئیں گے کیونکہ ہمارا دین تو پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے لئے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔" (المائدہ آیت:۳)

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ان متقی شخصیات کے ذریعے مسلمانوں کو دوبارہ اصل دین کی طرف لانے کا کام کرے گا یعنی وہ دین جو قرآن وحدیث پر مبنی ہے ان کی پیروی صرف اسی وقت کی جا سکتی ہے جب کہ ان کے اقوال وافعال قرآن وحدیث کے مطابق ہوں انہیں اسلام کی کوئی ہدایت نامنظور یا مسترد کرنے کے اختیار حاصل نہیں ہوں گے۔ اس طرح کی شخصیات کی مثالیں ماضی میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ❷، امام شافعیؒ ❸، امام غزالیؒ ❹، امام ابن تیمیہ اور صلاح الدین ایوبیؒ ❺ ہیں۔

---

❶ ...... کتاب الملاحم۔ ❷ ...... سب سے پہلے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہی سمجھے جاتے ہیں ان کی اصلاحات اتنی زبردست تھیں کہ انہوں نے حکومت کے خلاف اسلام تمام کام جڑ سے اکھاڑ دیئے۔

❸ ...... حضرت امام شافعیؒ دوسری صدی کے مجدد دیکھے جاتے ہیں انہوں نے قرآن وسنت پر سب سے زیادہ زور دیا۔

❹ ...... امام غزالیؒ کا مرتبہ علم وفہم کے اعتبار سے بہت بڑا ہے وہ پانچویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم تھے ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے عقلی بنیادوں پر احکام کا تجزیہ کرنے کی بجائے جس کی دھوم بہت زیادہ تھی دوبارہ اسلامی بنیادوں پر کرنے کی بنیاد رکھی۔

❺ ...... صلاح الدین ایوبی نے تمام تر مخالفتوں کے باوجود ۹۰ سال کے تسلط کے بعد عیسائیوں سے آزاد کرایا، سلطان صلاح الدین اگرچہ کہ مصر، شام، حجاز اور یمن کے بادشاہ تھے لیکن ان کی زندگی بہت سادہ تھی اور انہوں نے بالکل معمولی سے مکان میں گذارہ کیا۔

دوسری طرف علماء (مثلاً امام غزالیؒ) کا خیال ہے کہ تجدید دین کا کام محض فرد سے وابستہ نہیں ہے بلکہ کئی افراد یا اداروں سے وابستہ ہے ان کا کہنا ہے کہ اسلام کا طریقہ کار یہی رہا ہے کہ دین کا استحکام کسی فرد واحد کا نہیں بلکہ بے شمار افراد کا مرہون منت ہے جو یکے بعد دیگرے کامیابی حاصل کرتے چلے گئے، اس کی مثال حضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے، جنہوں نے اپنے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نامزد کیا اور انہوں نے اپنے بعد چھ حضرات کی کمیٹی نامزد کی۔

اگر مجدد اپنے پیچھے یا عہد منظّم اور اجتماعی نظام کی اہمیت سمجھنے والے افراد کو نہ چھوڑ جائے تو اس کا اٹھایا ہوا کام یونہی برباد ہو جائے، اپنے پرچم کو منظّم افراد کی جماعت کو منتقل کر دینے ہی سے تسلسل جاری رہتا ہے آپ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ: ''اسلام اس وقت تک کامیابی حاصل کرتا رہے گا جب تک کہ تم پر بارہ خلفاء نہ مقرر ہو جائیں اور سارے لوگ ان پر متفق نہ ہو جائیں۔

حدیث کے راوی حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے آپ کی زبان سے ایسے الفاظ سنے جو میں اس وقت نہ سمجھ سکا تھا میں نے اپنے والد سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے کہا تھا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔'' (بخاری، مسلم، ابوداؤد ❶)

امام مہدی کا حلیہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''مہدی میری نسل میں سے ہوں گے، ان کی پیشانی چوڑی اور ناک چیل کی چونچ کی طرح ہوگی، وہ زمین میں اس طرح عدل وانصاف قائم کریں گے جیسے زمین میں ظلم وفساد قائم ہے، پھر وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔'' (ابوداؤد ❷)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جب اس دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (اور اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل تر

---

❶ ..... کتاب الفتن۔ بعض محدثین کا خیال ہے کہ امام مہدی کو ملا کر بارہ خلفاء ہوں گے جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ بنوامیہ (قریش) کے خلیفہ ہاشم بن عبدالمالک پر یہ ۱۲ خلفاء اختتام پذیر ہو گئے۔

❷ ..... کتاب المہدی۔

کردے گا) تو اللہ اس میں ایک فرد کو اٹھائے گا جس کا تعلق میرے خاندان سے ہوگا اور جس کے والد کا نام بھی میرے والد کے نام پر ہوگا پھر وہ فرد زمین کو انصاف اور مساوات سے اس طرح بھر دے گا جیسے کہ اسے ظلم و گناہ سے بھر دیا گیا ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ:

''اس دنیا کا اختتام اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ عربوں پر میرے اہل بیت میں سے کوئی فرد حکمرانی نہ کرے اور اس کا نام بھی میرے نام جیسا نہ ہو۔'' (احمد، ابوداؤد ❶، ترمذی)

حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ:

''مہدی میری نسل یعنی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔'' (ابوداؤد ❷، ابن ماجہ)

حضرت ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر کہا: ''میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا اور اس کی نسل سے ایک ایسا فرد پیدا ہوگا جس کا نام بھی پیغمبر ﷺ کے نام کی طرح محمد ہوگا البتہ اس کا حلیہ ان سے مختلف ہوگا'' اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہی بات دھرائی کہ وہ فرد زمین کو امن و انصاف سے بھر دے گا۔ (مشکوٰۃ ❸، ابوداؤد ❹)

ایک اور صحابی کہتے ہیں کہ ''ان کا نام بھی پیغمبر خدا کی طرح محمد ہوگا، ان کی عمر ۵۱، ۵۲ سال ہوگی اور وہ لوگوں پر (سات یا آٹھ سال) حکمرانی کریں گے۔ (الوارده)

ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ امام مہدی حضور ﷺ کی ذات اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے، ان کی پیشانی چوڑی اور ناک نمایاں ہوگی، وہ حضور ﷺ سے معاملات، کردار، اخلاق، اور قائدانہ صفات میں مماثلت رکھتے ہوں گے لیکن حلیے میں ان سے مختلف ہوں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اندر وہ صفات اور صلاحیتیں ہوں گی کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کے کھلے اور چھپے دشمنوں سے جنگ کر کے محفوظ کریں گے اور فتوحات حاصل کریں گے۔

---

❶ ..... کتاب المہدی۔

❷ ..... کتاب المہدی۔

❸ ..... یہ حدیث منقطع سمجھی جاتی ہے۔

❹ ..... کتاب المہدی۔

غلط تصورات

حضرت امام مہدی کے متعلق مسلمانوں میں بہت سے غلط تصورات پائے جاتے ہیں مولانا مودودیؒ نے اپنی تحریروں میں وہ تمام غلط فہمیاں درج کردی ہیں جو مسلمانوں کے ذہنوں میں موجود ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

تجدید واحیائے دین

ان کا خیال ہے کہ مہدی پرانے فیشن کے آدمی ہوں گے جن کی وضع قطع بھی پرانی ہوگی وہ ایک دم اچانک کہیں سے برآمد ہو جائیں گے، آتے ہی **انا المھدی** کا اعلان کریں گے۔ تلوار تو محض شرط پوری کرنے کے لئے برائے نام چلانی پڑے گی۔

اس کے برعکس امام مہدی نہ صرف یہ کہ اپنے دور کی ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی سے پوری طرح بہرہ ور ہوں گے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی خاطر وہ اس کے استعمال سے اچھی طرح واقف ہوں گے، دنیا کے لوگ عموماً اور مسلمان خصوصاً جن مسائل سے دوچار ہوں گے، ان کا بھی انہیں مکمل علم ہوگا اور یہ بھی کہ اسلام کس طرح حکیمانہ انداز سے تمام مسائل اور آفات پر قابو پاتا ہے اسی طرح المہدی منتظر کو جب بھی کسی رہنمائی کی ضرورت پڑے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے نوازے گا، جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "المہدی میرے اہل بیت میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں رہنمائی [1] عطا کردے گا۔" (ابن ماجہ [2]۔ ابن ابی شیبہ)

تاریخ کی روایت ہے کہ وہ خود کو دہراتی ہے اسلام کے ابتدائی دور میں صرف چند بہادر اور جانثار مجاہدین نے اپنے سے کئی گنا بڑے لشکر پر فتح حاصل کی، جنگ بدر، احزاب، تبوک، قادسیہ، اور یرموک وغیرہ ان کامیابیوں کی بہترین مثالیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق مؤمنوں پر فرشتے بھیجتا ہے تاکہ وہ ان کی مدد کریں اللہ تعالیٰ کی نصرت کی یہی فطرت امام مہدی اور ان کے جانثار ساتھیوں کے لئے بھی کی جائے گی جو منافقوں اور کافروں کے ساتھ جنگ کریں گے، ایک موقع پر حضرت معاویہ ﷛ نے حضور ﷺ کو یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

---

[1] ......ابن ماجہ کے حاشیے میں دیا ہوا ہے کہ "یصلح اللّٰہ" سے مراد انہیں حکومتی امور کی انجام دہی کے قابل بنانا ہے۔ علامہ ابن کثیر کے بقول اللہ تعالیٰ ان کے دل میں شفقت ڈالے گا اور اپنا نور عطا کرے گا جو ان کے بعد پھر کسی اور کو نہیں عطا ہوگا۔

[2] ......کتاب الفتن۔

"اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے اندر دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے میں تو صرف قاسم (تقسیم کنندہ) ہوں جبکہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے آگاہ رہو کہ یہ امت اللہ تعالیٰ کے راستے پر سختی سے کاربند رہے گی اور اسے غلط راستے پر چلنے والے کبھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہو جائے۔" (بخاری ❶)

اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی کو اتنی ذہنی صلاحیت عطا کرے گا کہ وہ حالاتِ حاضرہ اور امت کے مسائل سے نمٹ سکیں، انہیں انتظامی اور مسائل پر قابو پانے کی صلاحیتیں عطا کی جائیں گی جس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق انصاف اور امن کو قائم کریں گے۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں اہل تشیع کے عقائد

راقم نے کوشش کی ہے کہ اس ضمن میں شیعہ حضرات کا موقف براہ راست ان کی کتابوں سے اور بغیر کسی اپنی رائے کو داخل کیے ہوئے پیش کیا جائے، ڈاکٹر محمد التیجانی السماوی نے اہلِ تشیع یا فقہ جعفریہ کے بارہویں امام کے لئے رائے دیتے ہوئے لکھا ہے:

"الامام محمد بن حسن المہدی جو زمین کو اسی طرح انصاف اور مساوات سے بھر دیں گے جس طرح اسے ظلم اور ناانصافی سے بھرا گیا ہے اور جن کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ بن مریم بھی نماز پڑھیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اس طرح مکمل کریں گے کہ مومنین خوش ہو جائیں گے۔ (السماوی ❷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کا نظریہ

اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نظریہ بھی پیش کرنا مناسب ہے کہ ہم اس وقت ان کے صرف دو اقوال پیش کر رہے ہیں تاکہ کسی حد تک ان کا نظریہ واضح ہو جائے۔

۱)...... المہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک کہ نفس ذکیہ قتل نہ کر دیئے جائیں کیونکہ ان کی شہادت پر زمین و آسمان ان پر اپنا غیض وغضب نازل کریں گے، اس کے بعد لوگ المہدی کے پاس آئیں گے اور ان سے اس طرح درخواست کریں گے جیسے کوئی نئی دلہن شادی کی رات اپنے شوہر کے لئے دعا کرتی ہے، حضرت امام مہدی زمین کو انصاف اور امن سے بھر دیں گے اور زمین اپنی فصلیں اُگائے گی اور آسمان

❶ ...... کتاب العلم۔

❷ ...... انگریزی ترجمہ "شیعہ، سنت کے اصلی پیروکار" مترجم حسن محمد نجفی صفحہ ۱۴۳ ایران۔

بارش برسائے گا اور ہماری امت نعمتوں اور دولتوں سے اس طرح فیضیاب ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ (ابن ابی شیبا)

۲)......ایک سازش برپا ہوگی اور لوگ اس میں اس طرح آزمائے جائیں گے جس طرح سونا تپائی میں آزمایا جاتا ہے اس لئے شام کے لوگوں کو کبھی بُرا نہ کہنا بلکہ ان کے ظلم کو بُرا کہنا، کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ کے بندے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے دولت برسائے گا اور وہ اس طرح بکھر جائیں گے کہ اگر لومڑیاں بھی ان سے لڑیں تو شکست کھا جائیں۔

۳)......اس وقت اللہ تعالیٰ پیغمبر ﷺ کی نسل سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کے ساتھ کم از کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار افراد ہوں گے ان کے تین جھنڈوں پر نشانات ہوں گے اور سات جھنڈوں والی قوموں سے لڑ رہے ہوں گے ہر پرچم بردار کی بس ایک ہی خواہش ہوگی کہ وہ بادشاہت حاصل کر لے لیکن انہیں شکست ہو جائے گی اس کے بعد الہاشمی (المہدی) سامنے آئیں گے جن کے بعد مساوات اور دولت آئے گی اور وہ دجال کے ظہور کے وقت تک اسی طرح لڑیں گے۔ (المستدرک)

اوپر پیش کئے گئے تین اقوال میں حضرت علی ؓ نے امام مہدی کے دور کے بارے میں مختصر سی گفتگو کی ہے ان اقوال سے مندرجہ ذیل نتائج نکالے جاسکتے ہیں۔

☆......حضرت امام مہدی نفسِ ذکیہ (ایک پاک باز فرد) کے قتل کے بعد ظاہر ہوں گے بظاہر تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ایک نیک نفیس فرد مارا جائے گا لیکن بعض علماء کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کا اجتماعی ضمیر مردہ کردیا جائے گا اسی طرح اس کا مطلب خلافت کا خاتمہ بھی ہوسکتا ہے۔

☆......نفسِ ذکیہ کے قتل کے بعد لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھگتیں گے اور وہ پھر امام مہدی کے لئے دعائیں کریں گے جیسے کہ ایک نئی دلہن اپنے ہونے والے شوہر کے لئے دعائیں کرتی ہے ان سب کا دعاؤں میں منہمک ہو جانا یہ ظاہر کردے گا کہ مسلمانوں کی حالت اس وقت انتہائی مظلومانہ اور مایوس کن ہوگی یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کے لئے بری طرح بے تاب ہوں گے یہ دور انارکی اور دہشت کا ہوسکتا ہے جس کے بعد ممکن ہے کہ خلافت کا خاتمہ ہو جائے۔

☆......اس وقت مسلمانوں کے خلاف سازشیں عام ہو جائیں گی جس میں انہیں استقامت

اختیار کرنی ہو گی یہ اللہ تعالیٰ کے انتقام کا ہو گا۔

☆......اس حقیقت کے باوجود کہ شام کے باشندگان حضور ﷺ کے دورِ حیات میں آپ ﷺ کے مخالف تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں برا بھلا کہنے سے منع کیا ان کے مطابق ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہو گی۔ (یہاں تک کہ چالاک اور عیار لومڑیاں بھی انہیں شکست نہ دے سکیں گی)

☆......امام مہدی کے مجاہدین کی تعداد ۱۲۰۰۰ تا ۱۵۰۰۰ ہو گی اور سات پرچموں والے لوگوں سے لڑیں گے یہاں سات پرچم والے لوگوں سے مراد آج کے G7 کے ممالک بھی ہو سکتے ہیں یعنی برطانیہ، امریکہ، کنیڈا، جرمنی، فرانس، اٹلی اور جاپان۔

☆......دجال کی آمد سے قبل امام مہدی حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

دجل و فریب کی ہوائیں

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

”اے پیغمبر تمہارے لئے باعث رنج نہ ہوں جو کفر کی راہ میں بڑی تیز گامی دکھا رہے ہیں خواہ وہ ان میں سے ہوں جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے مگر دل اُن کے ایمان نہیں لائے یا ان میں سے جو یہودی ہیں جن کا حال یہ ہے کہ جھوٹ کے لئے کان لگاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی خاطر جو تمہارے پاس کبھی نہیں آئے سن گن لیتے پھرتے ہیں کتاب اللہ کے الفاظ کو ان کا صحیح محل متعین ہونے کے باوجود اصل معنی سے پھیر دیتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو مانو، نہیں تو نہ مانو، جسے اللہ ہی نے فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کر لیا ہو اس کو اللہ کی گرفت سے بچانے کے لئے تم کچھ نہیں کر سکتے یہ وہ لوگ

ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک نہ کرنا چاہا، ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں سخت سزا۔" (المائدہ آیت:۴۱)

اللہ تعالیٰ کے کلام توڑنا مروڑنا جو یہودی اور عیسائی صدیوں سے کرتے چلے آرہے ہیں، انہیں اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی، صرف اپنے مفاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کی آیات کے من مانے مفہوم نکال کر انہوں نے نہ صرف یہ کہ بے شمار نسلوں کو گمراہ کیا بلکہ خود وہ بھی اللہ تعالیٰ کے غضب میں گھر رہے ہیں، (وہ امام مہدی کو اینٹی کرائسٹ یعنی دجال کہیں گے اور جب دجال منظر عام پر آجائے گا تو اسے مسیحا کہیں گے، دجال کی آمد پر وہ بہت سکون واطمینان محسوس کریں گے کیونکہ ان کے خیال میں دجال ان کا نجات دہندہ ہے، وہ شیطانی نظام کی سجائی کرے گا تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں ان کا انجام خراب ہو۔)

آخر کار یہودیوں کی عین کامیابیوں کے دوران آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ تمام ان غلط فہمیوں اور الجھنوں کو دور کردیں گے جن میں یہودی اور عیسائی اس وقت تک مبتلا ہوں گے، اس طرح انہیں قوت واقتدار کی برتری کے مقام سے جہاں سے یہودی دنیا بھر میں ظلم وجبر پھیلا رہے تھے بے دخل کردیا جائے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسی لئے فرمایا تھا کہ:

"اگر تم خراساں سے کالے جھنڈوں والوں کو آتا دیکھو تو ان سے جا کر فوراً مل جاؤ، خواہ تمہیں برف کے اوپر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ کیونکہ ان کے درمیاں تمہارا خلیفہ المہدی ہوگا۔" (ابن ماجہ [1]، الحاکم، احمد)

یہودی اور عیسائی امام مہدی کو کبھی کبھی یاجوج اور ماجوج بھی پکاریں گے، یاجوج کو وہ ماجوج کا لیڈر قرار دیتے ہیں ماجوج کی قوم ایک بہت ہی خفیہ اور انتقام لینے والی قوم ہے جو دنیا کے شمال، مشرق میں قافیس کے عقب اور کیسپئین اور بحیرۂ اسود کے درمیان واقع ہے۔ المہدی، ایمان والوں کے سرپرست اور شیطان کے دشمن ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو تباہ وبرباد کریں گے اور ان کی وجہ سے اللہ سچائی کو سربلند اور جھوٹ کو زوال عطا کرے گا۔ اسی لئے یہودی، عیسائی، منافقین اور نام نہاد مسلمان انہیں مخالف عیسیٰ (دجال) اور یاجوج ماجوج کا مجموعہ کہہ کر (نعوذ باللہ) پکاریں گے۔ ان لوگوں کو سخت ترین جانی ومالی

---

[1] ......اس حدیث کی بنیاد پر علامہ ابن کثیر کا خیال ہے کہ امام مہدی پہلے خراسان میں ظاہر ہوں گے اور پھر وہ کعبے کی طرف جائیں گے۔

نقصان پہنچے گا اور وہ دن بدن ناامیدی اور مایوسی میں تبدیل ہوتے جائیں گے (حالانکہ ان گنت سائنسی وفوجی قوت وسامان ان کے پاس موجود ہے) انہیں اندازہ نہیں ہے کہ جھوٹ تو آیا ہی فنا ہو جانے کے لئے ہے قرآن پاک کہتا ہے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ط قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ط اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ج فَمَا لَكُمْ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ٥ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ط اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ٥

''ان سے پوچھو کہ تمہارے ٹھہرائے ہوئے سہاروں اور شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو؟ کہو وہ صرف اللہ ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے پھر بھلا بتاؤ جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا، الا یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے بالآخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے الٹے الٹے فیصلے کرتے ہو؟۔'' (یونس آیات ۳۵۔۳۶)

جب دجال زمین پر ظاہر ہو کر امام مہدی سے جنگ کرے گا تو یہودی اسے عیسیٰ علیہ السلام مسیح کا خطاب دیں گے دجال ان کی کم علمی، اسلام اور مسلمانوں سے ان کی عداوت، خصوصاً جہادی شخصیات یعنی المہدی سے ان کے بغض کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرے گا وہ کچھ اس طرح کا رویہ اختیار کرے گا کہ ہر دھوکے باز ظالم اور اقتدار کے بھوکے فرد اور اقوام اسے اپنا نجات دہندہ سمجھ لیں اس طرح دجال امام مہدی کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا منافق مسلمان افراد اس موقع پر بھی ان کا ساتھ اس طرح چھوڑ دیں گے جیسے انہوں نے کبھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ساتھ چھوڑا تھا ان کے ساتھ بے وفائی کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ حضرت امام مہدی کے ساتھ محض تھوڑے سے مسلمان رہ جائیں گے اور مسجد عیسیٰ میں بری طرح سے ان کا محاصرہ کر لیا جائے گا (یہ مسجد دمشق میں مشرقی دروازے کے پاس آج بھی موجود ہے) اس موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمام چیزوں کو درست کر دیں گے۔ اس کے بعد وہ مغفرت کا دروازہ بند کر دیں گے، جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

''لہذا تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور بہروں کو بھی نہیں سنا سکتے جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور آپ اندھوں کو بھی ان کی گمراہی سے لوٹا کر راہ پر نہیں لا سکتے آپ تو بس ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات کا یقین رکھتے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔'' (الروم آیات:۵۲۔۵۳)

کشمکش کے اس اتار چڑھاؤ میں سب کا امتحان یہی ہے کہ وہ حق کو شناخت کریں اور اس کا ساتھ دیں تاہم ایک بڑی اکثریت آنکھ بند کر کے دوزخ میں جانے والوں کی راہ اختیار کرتی رہے گی کچھ وہ لوگ ہوں گے جو سچائی کی قوت کو تسلیم کر لیں گے لیکن اس کے باوجود اکثریت کے ساتھ رہنا پسند کریں گے حالانکہ ان کے ضمیر اندر سے انہیں مجرم قرار دے رہے ہوں گے صرف چند ہی لوگ ہوں گے جو سچائی پر متوجہ ہوں گے اور اس کا ساتھ دیں گے عوام الناس کی اسی طرح آزمائش کی جاتی رہے گی لیکن اکثریت دنیاوی عیش و آرام کا زیادہ سے زیادہ حصول چاہیں گے اور ایک لمحے کے لئے بھی اس سے دست بردار ہونے پر تیار نہیں ہوں گے۔ (القرآن)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

''کیا تم جانتے نہیں کہ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جسے چاہے سزا دے اور چاہے معاف کر دے، وہ ہر چیز کا اختیار رکھتا ہے۔'' (المائدہ آیت:۴۰)

المہدی کے فرائض

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

''وہی تو ہے جس نے اپنی مدد اور مؤمنون کے ذریعے سے تمہاری تائید کی اور مؤمنوں کے دل ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیئے تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو ان لوگوں کے دل نہ جوڑ سکتے تھے مگر وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑے یقیناً وہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔'' (الانفال آیت:۶۳)

سادہ الفاظ میں حضرت امام مہدی کا اصل کام روئے زمین پر انصاف اور مساوات کا قیام ہے اس مقصد کے لئے نبوت کی طرز پر خلافت کا قیام ضروری ہو جائے گا حضرت امام مہدی مسلمانوں کو اسلام کے جھنڈے تلے متحد کریں گے اور مسیح الدجال اور اس کے پیروؤں سے جنگ کریں گے۔ حضرت امام مہدی کی تربیت اس نہج پر ہوئی ہوگی کہ وہ دنیاوی و دینی دونوں علوم پر عبور رکھتے ہوں گے اس لحاظ سے مغرب و مشرق کی ظالم اقوام کے ظلم سے نمٹنے کے لئے ان کی آگاہی بہت مؤثر ثابت ہوگی حدیث میں بھی ان کے فرائض کی نشاندہی کی گئی ہے

حضرت ام سلمہؓ کی روایت کے مطابق ایک خلیفہ کی وفات پر انتشار کا منظر سامنے آئے گا اس موقع پر مدینے کا ایک شخص اٹھے گا اور مکے کی طرف روانہ ہوگا [1]۔

ان کی مدد کے لئے شام سے ایک تیز رفتار فوج روانہ کی جائے گی لیکن مکے اور مدینے کے درمیان صحرا نگل لے گا اور پھر لوگ دیکھیں گے کہ شام کے معروف بزرگان اور عراق کے اکثر لوگ ان کے ہاتھ پر رکن اور مقام کے درمیان بیعت کر لیں گے۔

پھر ایک آدمی قریش میں سے اُٹھے گا جس کا تعلق کلب سے ہوگا اور ان کے خلاف ایک تیز رفتار فوج روانہ کی جائے گی جس پر وہ قابو پالیں گے جس کے بعد بنو کلب کو وہاں سے نکال دیا جائے گا برباد ہو گیا وہ شخص جسے کلب کے مال غنیمت سے کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔

وہ جائیداد کی تقسیم کریں گے اور حضور ﷺ کی سنت اور اسلام کو دنیا میں پھیلائیں گے وہ زمین پر سات سال زندہ رہیں گے اور پھر انتقال کر جائیں گے ان کی نماز جنازہ مسلمان ہی پڑھائیں گے۔ بعض روایات میں یہ مدت نو سال بھی ہے لیکن سات سال کی روایت زیادہ مستحکم ہے۔''

(ابوداؤد)

بعض علماء کا خیال ہے کہ حضرت امام مہدی کی آمد کے بعد لوگ انہیں نہیں پہچان سکیں گے انہیں ان کا یقین تب آئے گا جب وہ انتقال کر چکے ہوں گے جیسے کہ ماضی میں مجددین کے ساتھ بھی ہوا ہے تاہم زیادہ ترصحیح بات یہ ہے کہ جب حضرت امام مہدی خانہ کعبہ کے کونے اور مقام ابراہیم کے پاس موجود ہوں گے تو لوگ انہیں شناخت کر لیں گے اس کے بعد ساری مسلم

---

[1] ...... حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ گویا مدینے میں امام مہدی پر قاتلانہ حملہ ہوگا اور وہ تحفظ کی خاطر مکہ روانہ ہو جائیں گے وہاں لوگ ان کے پاس پہنچیں گے اور ان کی مرضی کے خلاف وہاں سے نکالیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔

دنیا میں اتحاد ہو جائے گا کیونکہ حج یا عمرے کے ایام میں ساری دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں یہی وہ موقع ہوگا جب استعماری طاقتوں کی بنائی ہوئی ملکوں اور ملکوں کے درمیان مصنوعی سرحدیں ختم ہو جائیں گی اس کے بعد ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور مغفرت کا دروازہ بن ہو جائے گا۔

لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا عام مسلمان امام مہدی کی مدد کی خاطر اپنے روزگار اہلِ خانہ، آمدنی، دولت اور جائیداد سے علیحدہ ہونے پر تیار ہوں گے؟ اگرچہ احادیث میں حضرت مہدی کی آمد کے بعد دنیا میں امن وسکون کی وضاحت کی گئی ہے لیکن یہ بھی احادیث میں ذکر ہے کہ ان کے دور میں کفار ان کے ساتھ سخت جنگ کریں گے اور اس دور میں مسلمانوں پر بدترین تشدد ہوگا وہ مسلمان جن کے دلوں میں نفاق ہوگا اپنے اصل فریضے یعنی حق کی علمبرداری سے آنکھیں بند کر کے صرف عیش وعشرت کی زندگی گذارنا پسند کریں گے۔

المہدی کے معاونین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''ایمان اسی طرح مدینے میں واپس سمٹ آئے گا جیسے (خطرے کے وقت) سانپ اپنے بل میں واپس چلا جاتا ہے۔'' (بخاری)

یہ بات ہمارے ذہن نشین رہنی چاہئے کہ حضور مبارک ﷺ کے دور میں آبادی کی اکثریت اس بات کا انتظار کرتی رہتی تھی کہ دیکھیں قریش مکہ کے ساتھ جدوجہد میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی آخری فتح کب ہوتی ہے؟ انہیں بخوبی معلوم تھا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں جن کے پاس نظام حیات کا مکمل خاکہ موجود ہے اور یہ کہ مکے کے کفار خدا کے باغی لوگ ہیں جو صرف اپنے طاغوتی نظام کو بچانے کے لئے نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں، لیکن بہرحال تمام افراد یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آخرکار بالادست کون رہتا ہے؟ اگر کفر کو بالادستی حاصل ہوتی ہے تو وہ کفر کے نظام کے پیروکار بن جائیں گے، بے شک اس نظام میں یہ بھی داخل ہو کہ خانہ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن اس وقت جب کہ فتوحات مسلمانوں کے حصے میں آنے لگیں تو اس کے بعد ہی یہ خاموش اکثریت اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ کفر واسلام کی پہلی جنگ، معرکۂ بدر میں اگرچہ فتح

مسلمانوں کی ہوئی تھی لیکن محض ایک فتح ان کی تسکین کے لئے کافی نہیں تھی۔

لہٰذا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ ہوگا صرف چند لوگ ہی ان کے ساتھ شامل ہوں گے جب کہ اکثریت کسی واضح فتح کے انتظار میں رکی ہوئی ہوگی، مسلمانوں کے راستے میں رکاوٹیں ہونے کے باوجود ابتدائی فتوحات انہیں مطمئن نہیں کر سکیں گی، جیسا کہ حدیث پاک میں بیان ہوا ہے کہ:

''لوگ دیکھیں گے کہ شام کے ممتاز علماء اور عراق کے اچھے افراد ان کے (امام مہدی) کے پاس آئیں گے اور (خانہ کعبہ) کے کونے اور مقام کے درمیان ان پر بیعت کریں گے''۔ (ابوداؤد ❶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ:

''کالے جھنڈوں والے خراساں سے آئیں گے اور کوئی بھی انہیں پسپا نہیں کر سکے گا یہاں تک کہ وہ کالے پرچم ایلیا (یروشلم) پر لہرا دیئے جائیں گے''۔ (ترمذی ❷)

''اگر تم خراساں سے کالے جھنڈے والوں کو آتے دیکھو تو تم ان کے پاس فوراً پہنچو چاہے تمہیں برف کے اوپر رینگ کر جانا پڑے، کیونکہ یقیناً ان کے درمیان (تمہارے) خلیفہ المہدی ہوں گے''۔ (ابن ماجہ، احمد ❸)

''لوگ مشرق سے نکلیں گے اور المہدی کے لئے راستہ ہموار کریں گے۔'' (ابن ماجہ ❹)

علامہ ابن کثیر کا خیال ہے کہ امام مہدی مکے اور مدینے آنے سے قبل خراسان میں ظاہر ہونگے۔

غلطی

''مدینے کے باشندوں کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی ہاں جو ایسا کرے گا وہ اس طرح تحلیل (برباد) ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں تحلیل ہو جاتا ہے''۔ (بخاری)

ایک حدیث میں ذکر کردہ کسی خلیفہ کے قتل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کا

---

❶ ...... کتاب المہدی۔

❷ ...... بخارا اور سمرقند قدیم خراساں کے دو اہم شہر ہیں۔

❸ ...... بعض محدثین کا خیال ہے کہ یہ ضعیف حدیث ہے، تاہم یہ حقیقت اسے وزن دار بناتی ہے کہ آج سے ۱۳ سو سال پہلے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہودی فلسطین میں دوبارہ اکٹھے ہو کر ایک مضبوط قوت بنیں گے اور خراسان کے لوگ فلسطین کو پرچم لہرا کر آزاد کرائیں گے۔

❹ ...... کتاب ظہور مہدی۔

خلیفہ ہوگا، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایک خاص ملک ہی کا خلیفہ ہو، نیز چونکہ حدیث میں مکے اور مدینے کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ قتل ہونے والے خلیفہ کا تعلق سعودی عرب سے ہوگا، شاید کسی مسئلے پر عدم اتفاقی پیدا ہوگی جس کے ساتھ غلط طرزِ عمل کی وجہ سے خلیفہ کی موت واقع ہو جائے گی اور کچھ لوگ غیر قانونی طریقے سے اقتدار چھین لیں گے، گویا خلیفہ کے قتل سے جانشینی کا جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوگا اور ''خزانوں'' پر قبضے کی کش مکش پیدا ہو جائے گی۔

ذیل میں دی گئی دو احادیث اس معاملہ پر زیادہ روشنی ڈالتی ہیں اور واضح کرتی ہیں کہ خزانوں کے حصول کے لئے تین شہزادوں کے درمیان کوئی تنازعہ پیدا ہوگا۔

۱)...... ''تمہارے خزانوں کے قریب میری اُمت کے تین افراد ایک دوسرے سے جنگ کریں گے اور ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہوگا، لیکن یہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں ملے گا، اسی دوران کالے پرچم مشرق سے ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے، لوگ تمہیں اس عظیم پیمانے پر قتل کریں گے کہ اس سے پہلے اتنے بڑے پیمانے پر تمہیں کسی نے قتل نہیں کیا ہوگا۔''

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب تم اسے (مہدی کو) دیکھو اس سے بیعت کرنے کا عہد کرو خواہ تمہیں برف کے اوپر سے گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے، کیونکہ ان کے درمیان ان کا خلیفہ (المہدی) موجود ہوگا''۔ (ابن ماجہ ❶)

۲)...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا ایک فرد آپ ﷺ کے پاس آیا، جیسے ہی حضور ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ''کیا بات ہے کہ ہم آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل شدہ دیکھ رہے ہیں؟'' اس پر آپ ﷺ نے جواب دیا کہ:

ہم خانہ کعبہ کے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مادی دنیا کے بدلے آخرت کے لئے چن لیا ہے دیکھو میرے اہل بیت جبری ہجرت سے دوچار کئے جائیں گے اور میرے بعد ان پر حملہ کیا جائے گا، پھر اچانک کچھ لوگ اپنے ہاتھوں میں سیاہ پرچم لئے ہوئے آئیں گے وہ ان سے طلب کریں گے لیکن انہیں انکار کر دیا جائے گا، اس کے بعد وہ لوگ جنگ کریں گے اور ان کی مدد کی جائے گی اور انہیں ان کی مطلوبہ شے دی جائے گی لیکن اب وہ اسے لینے سے

❶...... کتاب ظہور مہدی۔

انکار کریں گے، پھر وہ اس خزانے کو میرے اہل خانہ ہی سے کسی کو دے دیں گے اور وہ اسے اسی طرح انصاف سے بھر دیں گے جیسے اسے ظلم سے بھرا گیا تھا اب تم میں سے جس شخص کو بھی اس طرح کی صورت حال سے واسطہ ہوا سے ضرور ان کے پاس پہنچنا، چاہیے، خواہ اسے برف کے اوپر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے''۔ (ابن ماجہ ❶)

ابتدائی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ خلیفہ کے تین بیٹے اقتدار، قوت اور دولت کے لئے باہمی جنگ لڑیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی یہ چیز حاصل نہیں ہوگی کیونکہ حضرت امام مہدی قوت واقتدار میں آئیں گے اگر ہم اسی کے ساتھ مندرجہ ذیل احادیث کو پڑھیں تو مطلب اور زیادہ واضح ہو جائے گا۔

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

☆...... یثرب کی تباہی کے بعد یروشلم کی ریاست خوش حال ہو جائے گی۔

☆...... یثرب تب تباہ ہوگا جب جنگ عظیم سامنے آئے گی۔

☆......اور قسطنطنیہ تب فتح ہوگا جب دجال آئے گا۔

یہ کہہ کر آپ نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارا اور کہا یہ بات اتنی ہی سچی ہے جتنی (یہ حقیقت کہ تم یہاں بیٹھے ہو) یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ'' (ابوداؤد ❷)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''سب سے عظیم جنگ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کی آمد یہ سب سات مہینوں کے اندر اندر ہو جائے گا'' (ابوداؤد ❸)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح چھ سال کے اندر ہوگی اور ساتویں سال میں دجال ظاہر ہوگا۔'' (ابوداؤد ❹)

یہودی ریاست اسرائیل دن بدن مضبوط ہوتی جارہی ہے اور اس کی مضبوطی میں دراصل مسلمان ہی کردار ادا کر رہے ہیں، پیش آنے والے واقعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہر نیا دن مسلمانوں کے لئے شدید ترین بنتا جارہا ہے، اُمت کی قیمت پر تین شہزادے اقتدار کے لئے

---

❶......ظہور مہدی۔

❷......کتاب الملاحم۔

❸......ایضاً۔

❹......حضرت ابوداؤد کے خیال میں یہ تیسری مدت زیادہ مناسب محسوس ہوتی ہے۔

جنگ کریں گے لیکن ان میں کوئی بھی کامیاب نہیں ہوگا سوائے حضرت مہدی کے، یہ خلافت صرف انہی کو حاصل ہوگی۔

صلیبی جنگ جس کا ذکر گذشتہ صفحات میں کیا گیا، حضرت مہدی کے ظہور سے قبل واقع ہوگی اور اشد اثرات امت مسلمہ پر عموماً اور عرب پر خصوصاً بہت گہرے پڑیں گے، حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ مدینہ تباہ ہو رہا ہوگا اور یروشلم پھل پھول رہا ہوگا۔

بیعت وفاداری

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

''ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں جن لوگوں نے کفر کیا ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا، اور رسول سے جھگڑا کیا جب کہ ان پر راہ راست واضح ہو چکی تھی، درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان بھی نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ان سب کا کیا کرایا غارت کر دے گا''۔ (سورۂ محمد آیات ۳۱۔۳۲)

یہ بات قابل توجہ ہے کہ حضرت امام مہدی مدینے سے مکے کی طرف جائیں گے جہاں لوگ انہیں شناخت کرلیں گے اور ان کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے مدینے سے ان کی ہجرت شاید اس وجہ سے ہوگی کہ مفاد پرست انہیں وہاں قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کوئی شخص بالخصوص مسلمان حضرت مہدی کو کیوں قتل کرے گا؟ اصل میں یہ معاملہ کفر اور منافقت کا ہے سوال کرنے والوں کے ذہن میں یہ حقیقت بھی تازہ رہنی چاہئے کہ قریش کے لوگوں اور یہودیوں نے حضور ﷺ کو بھی قتل کرنے کی سازش کی تھی اور دوسری طرف (انہی منافق مسلمانوں نے۔ مترجم) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو زہر دے کر ہلاک کیا تھا جب کہ ابھی ان کی خلافت کا دوسرا سال بھی مکمل نہ ہوا تھا، اور جب کہ وہ انصاف، حقوق، اور تقویٰ کی بہترین حکومت کر رہے تھے۔

آج عام افراد کو مسلمانوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی آزمائشوں سے سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر امام مہدی کا ظہور ہو گیا تو مقامی طور پر حجاج میں کفر کی طاقتوں کے خلاف جذبات تیز تر ہو جائیں گی، اور ان کا غصہ مقامی پولیس اور انتظامی افسران کے خلاف ناقابل برداشت ہو جائے گا، شروع شروع میں تو امام مہدی قیادت سے انکار کریں گے لیکن مسلمانوں کے پُر زور اصرار پر وہ آمادہ ہو جائیں گے جس کے بعد مسلمان اپنے ان خوابوں کو تعبیر پاتا ہوا دیکھیں گے جنہیں وہ صدیوں سے دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔

حضرت امام مہدی کی آمد کی اطلاع جنگل کی آگ کی طرح پھیل کر مسلمانوں میں ہر چار سو فتح کی امید پیدا کرے گی جب کہ کافروں اور منافقوں میں مایوسی اور صدمے کو جنم دے گی۔

پہلا بحران

هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَةَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ لِیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَیُکَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ ؕ وَکَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۙ وَّیُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ وَالۡمُشۡرِکٰتِ الظَّآنِّیۡنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوۡءِ ؕ عَلَیۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ وَلَعَنَهُمۡ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ۝

''وہی ہے جس نے مومنوں کے دل میں سکینت نازل فرمائی تا کہ اپنے ایمان کے ساتھ وہ ایک ایمان اور بڑھا لیں، زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ علیم و حکیم ہے، (اس نے یہ کام اس لئے کیا ہے) تا کہ مومن مردوں اور عورتوں کو ہمیشہ رہنے کے لئے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور ان کی برائیاں ان سے دور کر دے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے، اور ان منافق مردوں اور عورتوں، اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے جو اللہ تعالیٰ کے متعلق برے گمان رکھتے ہیں برائی کے پھیر میں وہ خود ہی آ گئے، اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر ہوا اور اس نے ان پر

لعنت کی اور ان کے لئے جہنم مہیا کردی جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے، زمین اور آسمان کے لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکیم ہے"۔ (الفتح آیات ۴تا۷)

منافقین ہمیشہ کی طرح اپنی چالبازیاں کرتے رہیں گے، سب سے پہلے شام کے حکمرانوں کو ترغیب دی جائے گی کہ وہ حضرت امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کو کچل دیں حدیث میں آتا ہے کہ:

خانہ کعبہ پر (شام کی) ایک فوج حملہ آور ہوگی لیکن جب وہ میدان میں پہنچے گی تو فوج کا درمیانہ حصہ دھنسا دیا جائے گا، ابھی فوج کا اگلہ حصہ پچھلے حصے کو بلا بھی نہیں سکے گا کہ وہ بھی دھنسا دیا جائے گا، فوج کا دایاں حصہ بھی باقی نہیں بچے گا سوائے چند فوجیوں کے جو واپس پلٹ کے (اپنے عزیز و اقارب کو اطلاع دینے کے لئے) باقی رہ جائیں گے۔ (مسلم ❶۔ابن ماجہ ❷)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ:

"کتنی تعجب کی بات ہے کہ میری اُمت کے لوگ خانہ کعبہ پر اس لئے حملہ کریں گے کہ وہ قریش کے ایک شخص کو قتل کرنا چاہیں گے اور وہ اس گھر (خانہ کعبہ) میں پناہ طلب کرے گا۔"

(مسلم ❸)

"مسلمانوں پر مشتمل اس فوج کا انجام صرف ایک مکمل تباہی و پسپائی رہ جائے گا، کیونکہ زمین ان سب کو نگل لے گی، حدیث میں آتا ہے کہ: "حضور ﷺ نے ایک فوج کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر کیا۔ راوی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ شخص جو اپنی مرضی کے خلاف آیا ہے، وہ زمین میں کیسے دھنس جائے گا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا پورا لشکر دھنس جائے گا، لیکن قیامت کو انہیں ان کی نیتوں کے ساتھ ساتھ اٹھایا جائے گا۔"

(مسلم ❹، ابوداود، ابن ماجہ ❺)

اللہ تعالیٰ کی یہ کیسی شفقت اور قدرت ہے کہ وہ المہدی کے خلاف لڑنے والی فوج کو مکمل طور پر زمین میں دھنسا دے گا تاکہ برسر اقتدار آنے کے بعد وہ معاملات کو سنبھال لیں، فوج

---

❶ ...... کتاب الفتن۔

❷ ...... کتاب الفتن۔

❸ ...... حضرت عبداللہ بن زبیر اور حجاج بن یوسف کے معاملے میں حضرت عبداللہ کا خیال تھا کہ زمین میں دھنسائی جانے والی فوج اسی حجاج بن یوسف کی ہوگی۔

❹ ...... کتاب الفتن۔

❺ ...... کتاب الفتن۔

اور حکومت کو درست کریں، دیانت دار افراد کو حکومت میں شامل کریں اور ظلم کو مٹا کر انصاف کو نافذ کریں، ظاہر ہے کہ ان تمام اُمور کے لئے انہیں ایک بڑی مدت درکار ہوگی، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے قبل ہی مخالف لشکریوں کو زمین میں دھنسا دے گا۔

جنگ کلب

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ○

"یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا، کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اس سے پھر گئے ان کے لئے شیطان نے اس روش کو سہل بنا دیا ہے اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری مانیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتیں خوب جانتا ہے"۔ (سورۂ محمد آیات ۲۵ تا ۲۶)

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ المہدی اور ان کے ساتھیوں کے خلاف جنگ کے لئے کفار کسی بااثر اور بااختیار مسلمان کی خدمات حاصل کریں گے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس دور میں یہ شام کے "صفیانی" قبیلے کے (حکمران) افراد ہوں گے یہ حکمران مغرب کی حمایت سے ایک ناکام جنگی صفر کی تیاریاں کرے گا تاکہ امام مہدی کو ہلاک کیا جا سکے منافقین نے اسلامی تاریخ میں اسلام کی رفتار روکنے کے لئے اب تک کفار سے جتنی بار مدد لی ہے یہ واقعہ اس میں مزید ایک اضافہ بنے گا یہی وجہ ہے کہ شاید اس جنگ کا نام "جنگِ کلب" (کتوں کی جنگ) رکھا گیا ہے [1]۔ تاہم اس نام کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ صفیانی حکمران کلب کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں یا انہیں کلب کے قبیلے کی حمایت حاصل ہو۔ قرآن پاک کہتا ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ○

"کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے

[1] ...... ابن ماجہ، کتاب الفتن۔

کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا۔“ (سورۂ محمد آیت:۲۹)

شام کی فوج کی شکست کے اثرات

ان واقعات کے وقوع پذیر ہونے کے ممکنہ اثرات میں عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں بڑھ جانا اور دنیا بھر میں مہنگائی میں اضافہ ہو جانا ہے، اس عرصے میں اگرچہ مغربی قوتیں تیل کے ان ذخائر کو استعمال کریں گی جو انہوں نے تیل کی کم قیمت کے دور میں تیار کیا تھا تاہم ان کی یہ کوشش فضول ثابت ہوگی۔

اس کا ایک اور حوصلہ افزا پہلو یہ ہوگا کہ دوسرے بہت سے اثرات کے علاوہ مغربی معیشت زوال کا شکار ہوگی اور اس کے باشندے اپنے شاہانہ طرز زندگی کو تبدیل کرنے پر مجبور ہوں گے۔

اس موقع پر کفار (دنیا کے مسلم ممالک پر) حسب دستور اقتصادی و سیاسی پابندیاں (Sanctions) نافذ کریں گے، ڈیوڈ فرمکن لکھتا ہے کہ:

برطانیہ اور فرانس کے درمیان مشرق اوسط کے قبل از جنگ ذخائر تیل کی حصہ داری کے بارے میں مختلف جنگی معاہدے خفیہ ہی رہے۔ برطانیہ اور فرانس نے تیل کا ایک خفیہ معاہدہ کیا کہ مشرق اوسط کے آئندہ آنے والے تیل کے تمام ذخائر پر اجارہ داری حاصل کر لی جائے، جنگ نے پہلی بار محسوس کیا کہ امریکہ میں تیل کی کمی کا خوف بڑھتا جا رہا ہے۔

جنگ کے نتیجے میں عام تیل کی قیمتیں چڑھ گئیں اور اس بات کا خطرہ محسوس کیا جانے لگا کہ تیل کے ذاخائر کم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے معاشی مشیر نے محکمہ کو لکھا کہ ”مرچنٹ نیوی اور فوجی نیوی کے لئے تیل کے بڑے ذخیرے کی خاطر اور امریکہ کی تیل اور تیل کی اشیاء پیدا کرنے میں سبقت رکھے جانے والے ملک کی حیثیت برقرار رکھی جانے کے لئے معاشی لحاظ سے یہ بے حد ضروری ہے کہ پٹرول کی غیر ملکی فراہمی کو یقینی بنایا جائے“۔ (فرامکن ❶)

اسی طرح کی صورت حال المہدی کے ساتھ بھی پیش آ سکتی ہے اس کے باوجود اس کا پہلو بھی قابل لحاظ ہے کہ جیسے جیسے وقت گذرتا جائے گا امام مہدی کے اثرات وسائل اور فوجی طاقت میں مسلسل اضافہ ہوگا جس۔ کے نتیجے میں مغربی معیشت کمزور ہوتی جائے گی۔

---

❶ A peace to End All Peace صفحہ 534-535۔

پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے جس کے ساتھ مغربی ممالک کو اپنے قومی مفادات کے مستقبل کی غیر یقینی صورت حال کا صدمہ بھی سہنا پڑے گا، وہاں کے صارفین اپنی حکومتوں پر اعتماد کھوتے چلے جائیں گے، نیز چونکہ ان ممالک کی معیشت سود پر مبنی ہے اس لئے وہاں بہت طویل عرصے تک کساد بازاری کا دور جاری رہے گا۔ مغربی قوتیں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر مسلمانوں کے خلاف ہر ممکن کاروائی کرنے کے لئے خود کو آزاد محسوس کریں گی۔

شام کی فوج جب زمین میں دھنس کر ختم ہو چکی ہوگی تو مسلمان اس وقت حضرت امام مہدی کی سچائی پر ایمان لے آئیں گے، بعض متقی مسلمان (جنہیں حدیث میں شام اور عراق کے لوگ کہا گیا ہے) مسلمانوں کی فوجوں میں شامل ہو جائیں گے جب کہ مسلمانوں کی اکثریت ان کی واضح فتح تک وقت کے انتظار میں بیٹھی رہے گی، اگر چہ دنیا کے ہر خطے سے امام مہدی کے ساتھ مسلمان شامل ہو رہے ہوں گے لیکن پھر بھی دشمن کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت کم ہوگی۔

تیسری بات یہ کہ شام کی فوج کی بربادی کے بعد جو مشرق اوسط میں سب سے مضبوط فوج سمجھی جاتی ہے، اسرائیل کی ہوس ملک گیری، اور دوسری مغربی قوتیں شام کی زمین پر قبضے کے لئے تیزی سے آگے بڑھیں گی۔ انہیں معلوم ہوگا کہ اس وقت شام کا دفاع کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر فوج وہاں موجود نہیں ہے، ان کا مقصد یہ بھی ہوگا کہ امام مہدی کو دنیا سے نیست و نابود کر دیں (ویسے ہی وہ فلسطین کے معذور شیخ احمد یاسین سے عاجز ہیں جن کے گرد بچے اور نوجوان غلیلوں اور پتھروں کے ساتھ اکٹھا ہیں) یہودی اپنی سرحدیں وسیع کرنا چاہتے ہیں تا کہ مسلم ممالک اپنی ہی دولت اور ذرائع وسائل سے محروم ہو جائیں۔

اپنی ساری تدبیروں کے باوجود اگر یہودی شام کے علاقوں پر قبضہ کر لیتے ہیں تب بھی ان کی یہ فتح ہرگز پائیدار ثابت نہ ہوگی اس معاملے میں حضور ﷺ کی حدیث بالکل واضح ہے۔

☆......شام مفتوح ہو جائے گا اور جب تمہارے سامنے اپنے پسندیدہ شہر میں بسنے کا سوال آئے تو تم دمشق کے شہر میں جاؤ، جنگ کے دنوں میں یہ مسلمانوں کے لئے ایک حفاظتی قلعہ ثابت ہوگا، اس کے پڑوس میں ایک علاقہ ''غطاہ'' کے نام سے موجود ہے۔ (مسند احمد، مشکوۃ)

☆...... ''جنگ کے دنوں میں مسلمانوں کے لئے رہائش واجتماع کی جگہ ''الفطاہ'' ہوگی جو دمشق کے قریب واقع ہے یہ شہر (دمشق) شام کے بہترین شہروں میں سے ایک ہے۔

(ابوداؤد ❶ ۔ مشکوٰۃ)

☆...... ایک غیر ملکی سلطان سوائے شہر دمشق کے تمام ملک شام پر چھا جائے گا۔(ابوداؤد ❷ ۔ مشکوٰۃ)

☆...... ''مبارک ہو شام کو'' ایک صحابی نے دریافت کیا کہ ''شام کیوں مبارک ہو''؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہستی کے فرشتے اس کے اوپر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں''۔ (مسند احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

ممکن ہے کہ جنگ خلیج کی طرح یہودی امام مہدی کے خلاف براہ راست جنگ سے گریز کریں اور ان کے مقابلے کے لئے مغربی ممالک ہی کو آگے رکھیں، حضرت امام مہدی کے لئے وہ ایک ''انقلابی، اسلامی دہشت گرد، بنیاد پرست'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ ورثے کو تقسیم نہ کرلیں اور مال غنیمت کی خوشیاں نہ منالیں''۔ پھر شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''دشمن ان کے خلاف اپنی فوجی قوت جمع کرے گا''۔ سوال کرنے والے نے سوال کیا ''آپ کا مطلب ہے رومی''؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں۔ (مسلم ❸)

الملحمۃ الکبریٰ دنیا کی سب سے عظیم جنگ

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـا ؕ وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول سے جھگڑا کیا جبکہ ان پر براہ راست واضح ہو چکی تھی درحقیقت وہ اللہ کا کوئی نقصان بھی نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی ان کا سب کیا کرایا غارت کردے گا''۔ (سورۂ محمد آیت: ۳۲)

---

❶ ...... کتاب الملاحم۔

❷ ...... کتاب السنۃ۔

❸ ...... کتاب الفتن۔

امریکہ (یا کسی اور ملک) منافقانہ قیادت کے تحت چاہے گا کہ عرب کی قیادت کو مسلم بنیاد پرست سے محفوظ رکھ کے انہی حکمرانوں کے ہاتھوں میں محفوظ رہنے دے جس کے لئے وہ اپنی منافقانہ اصطلاح ''اصل فرمانروا خاندان یا جماعت'' استعمال کرتے ہیں دنیا کو دھوکے میں رکھنے کی خاطر وہ اپنے ظالمانہ اقدامات کو ہمیشہ اصولی قرار دیتے ہیں جس کی مدد کے لئے ان کے متعصب ذرائع ابلاغ بھی ہمہ تن تیار رہتے ہیں۔

ہزاروں سال گزر جانے کے باوجود مندرجہ ذیل حدیث ان پر اترتی ہے ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب روی ایک بہت بڑی اکثریت جمع کرلیں گے، حدیث کے مخاطب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث کے راوی حضرت مستورد القریشی کو ٹوکا کہ ''تمہیں پتہ ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو'' انہوں نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان کر رہا ہوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو یہ درست ہے کیونکہ اس میں چار خصوصیات ہیں۔

☆......وہ مصیبتوں اور آزمائشوں سے صابرانہ طور پر نکل آتے ہیں اور حواس مجتمع کر لیتے ہیں۔

☆......وہ محتاجوں

☆......یتیموں

☆......کمزوروں پر رحم کرتے ہیں

☆......اور یہ کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کی مزاحمت کرتے ہیں۔ (مسلم [1])

وہ لوگ خلیجی بحران سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اپنی فوجیں اکٹھی کریں گے ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی فوج خلیج میں پہلے سے موجود افواج کے ساتھ لا کھڑا کریں گے اور کوشش کریں گے کہ مدینہ سے بالکل قریب ہو جائیں۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی نسل سے ایک فرد بھیجیں گے جن کے ساتھ کم از کم ۱۲۰۰۰ اور زیادہ سے زیادہ ۱۵۰۰۰ افراد ہوں گے۔ ان کے پرچموں پر علامتی نشان (اَمِت، اَمِت) موجود ہوگا اور وہ ۷ جھنڈوں والی قوم سے لڑ رہے ہوں گے۔ پرچم برداروں میں سے ہر شخص چاہے گا کہ بادشاہت اسے حاصل ہو جائے، لیکن انہیں شکست ہو جائے گی، پھر ''الہاشمی'' ظاہر ہوگا جنہیں اللہ تعالیٰ دولت اور کامرانی سے سرفراز کرے گا، یہ حالات اسی طرح چلتے رہیں گے یہاں تک کہ دجال ظاہر ہو جائے گا۔ (مستدرک)

[1] ......کتاب الفتن۔

ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ:

''مدینے تک مسلمانوں کا گھیراؤ ہو چکا ہوگا ❶ جب کہ ان کی دور دراز کی آخری فوجی چوکی ''سلاح'' ہوگی ❷ (ابوداؤد)

انہوں نے جواب دیا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ ورثے کی تقسیم نہ کرلیں اور مال غنیمت نہ حاصل کرلیں۔'' پھر انہوں نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''دشمن شام کے خلاف اپنی فوجیں لا کھڑا کریں گے''۔ راوی نے سوال کیا کہ دشمن سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا ''رومی''؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ اور وہاں ایک خوفناک جنگ ہوگی اور مسلمان آخری سانس تک جنگ کرنے کا عہد کریں گے۔

وہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور کوئی بھی فوج فاتح نہیں ہو سکے گی پھر مسلمان ایک بار پھر جان کی بازی لگانے کا عہد کریں گے چوتھے دن باقی بچے ہوئے مسلمان ایک بار فتح یا شہادت کا عہد کریں گے اس کے بعد ایسی خونریز جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ دیکھی ہوگی حتیٰ کہ اگر کوئی پرندہ ان کے اوپر سے گذرے گا تو وہ بھی آخری حصے تک پہنچنے سے پہلے ہی مر کر گر جائے گا۔ (یعنی اتنے بڑے پیمانے پر خونریزی ہوگی) جب آخر میں گنتی کی جائے گی تو سو میں سے صرف ایک آدمی زندہ پایا جائے گا۔

اس خونی جنگ میں ورثے اور مال غنیمت کی تقسیم پر کیا خوشیاں منائی جائیں گی؟ ابھی وہ اس بدترین حالات ہی میں پڑے ہوئے ہوں گے کہ انہیں اس سے بھی بڑی ایک اور مصیبت سے دوچار ہونا پڑے گا ایک بہت دل ہلا دینے والی آواز ان کے قریب آئے گی کہ ''دجال آ گیا ہے۔''

یہ سنتے ہی وہ اپنے ہاتھوں میں موجود تمام اشیاء (مال غنیمت) کو پھینک کر آگے بڑھیں

---

❶ ......اسے یزید و امام حسین کی جنگ کے بعد کے حالات پر بھی منطبق کیا جا سکتا ہے، جب کہ مدینے کے لوگ یزید کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے، اور مدینے کا گھیراؤ ہو گیا تھا، اہل مدینہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی، یزید نے مسلم بن عقبہ کو مکے اور مدینے کی طرف روانہ کیا تا کہ اس ''بغاوت'' کو کچلا جا سکے مدینے کے لوگ تین دن تک بہادری سے لڑتے رہے لیکن چوتھے دن عقبہ کی فوجیں مدینے میں داخل ہو گئیں، روایت کی جاتی ہے کہ یزید کی ہدایت پر ۳ دن تک مدینے کے لوگوں کا خون حلال کر لیا گیا تھا اور اس میں تقریباً (۴۰۰۰) چار ہزار مسلمان شہید ہوئے تھے شہداء میں حضور ﷺ کے بعض صحابہ اور بنی ہاشم کے تقریباً ۹۴ افراد شامل تھے۔ بظاہر مدینے کا گھیراؤ اب تک صرف اسی دور میں ہوا ہے لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ آیا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے جاں نثار ان سلاح تک بھی گھیر دیئے گئے تھے۔

❷ ......ابوداؤد میں الزہری کا قول درج ہے کہ ''سلاح'' خیبر کے نزدیک ایک مقام کا نام ہے۔

گے اور دس ہزار گھڑ سواروں کو پیشگی دستے کے طور پر روانہ کریں گے۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے کہا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان گھڑ سواروں اور ان کے باپ داداؤں کے نام بھی یاد ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے گھوڑے کس رنگ کے ہوں گے؟ وہ زمین پر پائے جانے والے تمام شہ سواروں میں سب سے بہترین شہ سوار ہوں گے۔" (مسند احمد، مسلم ❶)

ایک اور موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ رومی "العمق" یا "دالق" ❷ کے علاقے میں نہیں اترتے ان کے خلاف لڑنے کے لئے مدینے سے دنیا کی بہترین فوج آئے گی جب یہ لوگ صفیں بنالیں گے تو رومی کہیں گے:

"ان کے درمیان مت کھڑے ہو" جبکہ مسلمان جواب دیں گے "نہیں خدا کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے پھر وہ جنگ کریں گے اور

۱: فوج کا تیسرا حصہ بھاگ کھڑا ہوگا جسے اللہ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

۲: ایک اور تہائی حصہ اعلیٰ درجے کے شہید ہوں گے (مارے جائیں گے)

۳: اور باقی تیسرا حصہ فتحیاب ہوگا اور قسطنطنیہ کو حاصل کرے گا۔

اس کے بعد وہ ابھی مال غنیمت کی تقسیم میں مصروف ہی ہوں گے اور انہوں نے زیتون کے درختوں پر اپنی تلواریں لٹکائی ہی ہوں گی کہ شیطان کی آواز آئے گی "تمہارے گھروں پر دجال نے قبضہ کرلیا ہے۔" چنانچہ وہ لوگ نکل کھڑے ہوں گے جب یہ (مسلمان) شام کی طرف آئیں گے تو دجال ظاہر ہو جائے گا حالانکہ مسلمان ابھی اپنی صفیں ہی درست کر رہے ہوں گے۔

اسی دوران نماز کا وقت آجائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور نماز کی امامت کریں گے جب اللہ کا (وہ) دشمن انہیں دیکھ لے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے جنگ نہ کریں تب بھی وہ مکمل طور پر گھل جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے قتل کروائے گا پھر وہ انہیں اپنی تلوار سے اس کا ٹپکتا ہوا خون دکھائیں گے۔ (مسلم ❸)

---

❶ ..... کتاب الفتن۔

❷ ..... العمق مدینے کے مضافات کا علاقہ ہے اور دالق مدینے کے ایک بازار کا نام ہے۔

❸ ..... کتاب الفتن۔

شام کی سرحد چونکہ غیر محفوظ ہوگی اس لئے مغرب العمق یا دابق پر اتر کر اس پر قبضہ کرنا چاہے گا (ہوسکتا ہے کہ اس وقت تک اسرائیل پہلے ہی اس پر قبضہ کر چکا ہو) وہاں سے مغرب کی یہ فوجیں مدینے کی طرف روانہ ہوں گی جو المہدی کا مرکز ہوگا، امام مہدی کا گھیراؤ اگرچہ سلاح کے علاقے تک ہو چکا ہوگا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس عرصے کے دوران وہ اللہ تعالیٰ کی سند یافتہ دنیا کی بہترین فوج تیار کر چکے ہوں گے، اس فوج میں بہترین مخلص اور متقی سپاہی شامل ہوں گے، عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام کے ذریعے امام مہدی کو بہترین فوج تیار کرنے اور بہترین جنگی بندوبست کرنا سکھا دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں حضور ﷺ کو سکھایا تھا۔ ❶

ایک تھوڑی سی فوج کو بہترین طریقے سے منظّم کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جنگ بدر میں کیا تھا اس وقت عرب کے لوگوں کے لئے بالکل نامانوس چیز تھی۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے پہلے ہی وضاحت کردی ہے کہ ”جب مال و دولت کے لئے لڑائی شروع ہوگی تو اللہ تعالیٰ آزاد مسلمانوں کی بہترین فوج روانہ کرے گا اور ان کے پاس عربوں کے مقابلے میں بہترین جنگی اسلحہ ہوگا اللہ تعالیٰ ان سپاہیوں کے ذریعے سے دین کی مدد کرے گا۔ (ابن ماجہ ❷)

مزید یہ کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک اور جماعت (تہائی) امام مہدی کا دفاع کرے گی اور مغربی قوتوں کی راہ میں آڑے آئے گی تاہم بعض مسلم ممالک کے مسلمان اس جہاد سے بھاگ کھڑے ہوں گے (مزید دیکھیں صفحہ ۱۵۲ پر موجود حدیث)

یہ جنگ دنیا کی سب سے ہولناک جنگ ہوگی جس میں انتہائی بڑے پیمانے پر اموات ہوں گی بیشتر احادیث میں اس جنگ کو ”ملحمۃ الکبریٰ“ کہا گیا ہے اس جنگ میں مسلمانوں کو لاتعداد شہداء وصول کرنے پڑیں گے اس کی شرح اموات ۹۹ فیصد ہوگی یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس جنگ کو ملحمۃ الکبریٰ (The Ever Greatest War) کہا گیا ہے اس کی گھمسانی کا یہ حال ہوگا کہ کوئی پرندہ بھی جنگ کے میدان میں زندہ نہ بچ سکے گا اس سے ایک

---

❶ ...... اللہ تعالیٰ پر اعتماد، صحابہ کی تربیت، ان کی شجاعت، حضور ﷺ کی دعائیں اور فرشتوں کا نزول اللہ تعالیٰ اس موقع پر بھی یہ سارے انتظامات کروائے گا۔

❷ ...... کتاب الفتن۔

سوال مزید پیدا ہوتا ہے کہ اگر روایتی قسم کے ہتھیار بندوق اور ٹینک وغیرہ استعمال کیے جائیں تو ان سے پرندوں کے اُڑنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی البتہ ان کی اموات صرف اسی صورت میں ہوگی جب نیوکلیائی، جراثیمی اور کیمیاوی ہتھیار استعمال کیے جائیں گے۔

اس کے بعد ایک دلچسپ سوال ابھرتا ہے کہ امریکہ کو دوسری جنگ عظیم میں دو دفعہ ایٹم بم استعمال کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی تو امام مہدی کے خلاف اس ملحمۃ الکبریٰ میں مذکورہ کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں کو مغرب کی جانب سے دوبارہ استعمال میں کون سی جھجک رکاوٹ ڈال سکتی ہے؟ واضح رہے کہ جنگ کا علاقہ بھی مسلمان ممالک تک ہی محدود رہے گا خاص طور پر عرب ممالک تک۔

"...............اور (مسلم) افواج کا ایک تہائی حصہ بھاگ کھڑا ہوگا جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔" (مسلم)

"..........پھر جب چوتھا دن آئے گا تو مسلم افواج کے باقی سپاہی اللہ تعالیٰ سے ایک بار جان کی بازی لگانے کا عہد و پیمان کریں گے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دشمن کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔" (مسلم)

ایک تہائی حصے کا فرار

جنگِ اُحد میں جس طرح منافقوں کا سردار عبداللہ بن اُبیؓ مسلم افواج سے اپنے ساتھیوں (ایک تہائی فوج) کو لے کر الگ ہو گیا تھا اسی طرح کا واقعہ اس عظیم ترین جنگ میں بھی ہوگا چوتھے دن باقی رہ جانے والی فوج کو اللہ تعالیٰ فتح سے سرفراز کرے گا اور وہ دشمنوں سے اس آیت کے مطابق سلوک کریں گے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

"پھر جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو۔" (سورۂ محمد:۴)

یہی وہ جنگ ہوگی جس میں امام مہدی مغرب کی طاقتوں کے دانت کھٹے کریں گے اور انہیں پسپا کریں گے یہ دشمن طاقتیں مسلمانوں کے عین محبوب مقامات تک پہنچ چکی ہوں

گی، اس کے بعد اسرائیل کے علاوہ سارا مشرق اوسط مغربی طاقتوں سے خالی ہو جائے گا۔

اس ضمن میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ احادیث میں ملحمۃ الکبریٰ ''رومیوں'' (عیسائیوں) کے ساتھ بتائی گئی ہے نہ کہ ''یہودیوں'' کے ساتھ۔

اتنی عظیم پسپائی اور شکست کے باوجود مغرب اپنی فوجی قوت اور ذرائع و وسائل کی اکثریت پر حاوی رہے گا، وہ کوشش کرتا رہے گا کہ امام مہدی کی راہ میں تمام رکاوٹیں کھڑی کرتا رہے وہ مسلم ممالک کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگائے گا، ذرائع ابلاغ کا استعمال جاری رکھے گا، کمانڈو آپریشن کرے گا، اور امام مہدی کو قتل کرنے کی سازش کرے گا، وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے دین میں یہ امر بھی واضح رہنا چاہئے کہ بازنطینی (رومی) اور ایرانی شہنشاہیت کو شکست فاش دینے کی خاطر صحابہ کرام اور تابعین نے ان کے خلاف ایک سے زیادہ جنگیں لڑی تھیں۔ (یعنی ہوسکتا ہے کہ امام مہدی ان کے خلاف کئی جنگیں لڑیں، مترجم۔)

شہر کا افتتاح

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ○ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ○

''کفر کرنے والوں اور راہ خدا سے روکنے والوں اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہ کرے گا، پس تم بودے نہ بنو، اور صلح کی درخواست نہ کرو''۔ (سورۂ محمد آیت ۳۵)

حجاز میں مغربی قوتوں کی شکست کے بعد مغربی ممالک کے بڑے شہروں کے دروازے یقینی طور پر مسلم ممالک کے لئے کھل جائیں گے اس کے نتیجے میں قسطنطنیہ (استنبول) کی فتح عمل میں آئے گی جیسا کہ اس سے پہلے حدیث میں آچکا ہے۔

اسی طرح کی ایک اور حدیث ذیل میں دہرائی جاتی ہے۔

[۱]...... یروشلم کی پھلتی پھولتی ریاست اس وقت قائم ہوگی جب یثرب برباد ہو جائے گا۔

[۲]...... یثرب اس وقت برباد ہوگا جب جنگ عظیم برپا ہوگی۔

[۳]...... جنگ عظیم اس وقت برپا جب قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

[۴]...... قسطنطنیہ اس وقت فتح ہوگا جب دجال آئے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

''کیا تم نے اس شہر کے بارے میں سنا ہے جس کا ایک حصہ خشکی ہے اور باقی حصہ سمندر ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ بنی اسرائیل کے ستر ہزار افراد اس پر حملہ نہیں کریں گے ❶۔

وہاں اتر کرنہ تو وہ ہتھیاروں سے لڑیں گے نہ تیر اندازی کریں گے بلکہ صرف لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے یہ کلمہ سن کر ہی شہر کی (سمندر کی طرف کی) ایک دیوار گر جائے گی اس کے بعد وہ ایک بار پھر یہی کلمے دھرائیں گے اور شہر کی دوسری دیوار بھی گر جائے گی اب ایک بار پھر وہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے اور شہر کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے ابھی وہ اس جنگ کے ثمرات سمیٹ ہی رہے ہوں گے کہ یکا یک شور ہوگا اور آواز آئے گی ''دجال آ گیا ہے'' یہ آواز سنتے ہی سب لوگ مال غنیمت چھوڑ دیں گے اور اس کی طرف چل پڑیں گے۔ (مسلم ❷)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب کہ مسلمانوں کی سب سے قریبی فوج ''بعولہ'' میں نہیں آ جائے گی پھر آپ نے آواز دے کر پکارا ''اے علیؓ، اے علیؓ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میرے ماں باپ آپ (ﷺ) پر قربان یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ ﷺ نے کہا عنقریب تم لوگ روم کے عیسائیوں (بنو افسر) سے جنگ کرو گے اور اسی طرح تمہارے بعد آنے والے مسلمان بھی ان عیسائیوں کے خلاف جنگ کریں گے پھر وہ اللہ اکبر کہتے ہوئے قسطنطنیہ فتح کریں گے اس کے نتیجے میں انہیں اتنا مال غنیمت حاصل ہوگا کہ اس سے پہلے انہیں کبھی حاصل نہ ہوا ہوگا ابھی وہ اس مال غنیمت سے اپنے اپنے حصے بھر بھر کر وصول کر ہی رہے ہوں گے کہ ایک آدمی آئے گا اور کہے گا کہ تمہارے شہروں میں عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو گئے ہیں حالانکہ یہ ایک جھوٹی خبر ہوگی اس خبر کو سن کر مال غنیمت حاصل کرنے والے اور حاصل نہ کرنے والے دونوں شرمندہ ہو جائیں گے۔ (مسلم)

اوپر کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح تسبیح و تکبیر سے ہوگی اور یہ کوئی معمولی

❶......اس بارے میں محدثین کا اختلاف ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ اصل لفظ بنی اسحٰق (بنی اسرائیل) نہیں ہے بلکہ بنی اسماعیل ہے جبکہ دوسرے محدثین کہتے ہیں کہ یہی لفظ صحیح ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے افراد مسلمان ہو کر (رومیوں پر) حملہ کریں گے دوسرے الفاظ میں ستر ہزار مسلمان اس شہر یعنی استنبول پر حملہ کریں گے۔

❷......کتاب الفتن۔

کامیابی نہیں ہے کیونکہ اس کے ساتھ ہی یورپ کی فتح کا دروازہ کھل جائے گا جبکہ خون کا ایک قطرہ بھی نہ بہے گا یہ فتح اس دور کے مسلمانوں کی عظیم کامیابی ہوگی بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے دشمن دجال کی آمد کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہوں گے لیکن وہ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تصور کریں گے۔

واضح رہے کہ اس سے پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ آپ ﷺ نے شہر کا دروازہ کھولنے والی فوج کو اس دور کے بہترین شہ سوار قرار دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں ٹانگ دیا ہوگا اتنے میں شیطان آ کر آواز دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آچکا ہے تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی میں ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ اس دن ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے۔

ماضی میں قسطنطنیہ کی فتح سلطان الفاتح کے ہاتھوں ہوئی تھی اکثر علماء کا خیال ہے کہ مندرجہ بالا حدیث سلطان فاتح ہی پر لاگو ہوتی ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث المہدی اور اس کے فوجیوں کے لئے جب کہ قسطنطنیہ کے دروازے دوسری بار کھولے جائیں گے۔

ہمارا خیال ہے کہ انہیں احادیث کے باعث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۶۶۸ء میں قسطنطنیہ پر اس وقت حملہ کیا جب کہ اس کا بادشاہ قتل ہوا تھا انہوں نے کوشش کی تھی کہ رومی سلطنت کی افراتفری کی اس صورتِ حال کا پورا فائدہ اُٹھایا جائے اُن کا یہ حملہ سمندری اور خشکی دونوں طرف سے تھا اور سات دنوں پر محیط تھا بعد میں یہ محاصرہ اُٹھالیا گیا تھا کیونکہ چھوت چھات کے ایک مرض اور سوجن والے مائع کی وجہ سے جس نے مسلمانوں کے جہازوں کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ٥ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ٥ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا ٥

"آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہوتی ہیں۔" (سورۃ النساء آیت ۷۴-۷۵)

مسلمانوں کی یہ عظیم کامیابیاں مغربی اور یورپی لیڈروں کے گودوں تک میں سستی پیدا کر دیں گی، خاص طور پر ان لیڈروں کے جنگی فوجوں کو امام مہدی نے شکست دی ہوگی۔ انہیں اس بات پر انتہائی حیرت ہوگی کہ آیا پسماندہ اقوام میں سے بھی کوئی ان کے اقتدار کو چیلنج کر سکتا ہے؟ اس کے بعد حضرت امام مہدی یہودیوں کے ظلم اور معاملات درست کرنے کی خاطر تیاریاں کر رہے ہوں گے لیکن دوسری طرف یہودی بھی حملے کی تیاریاں کر رہے ہوں گے ایک طرف وہ اپنے اسلحے درست کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ساری دنیا کو اپنا ہمنوا بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہوں گے۔ [1]

☆......"قسطنطنیہ اور جنگ عظیم کے درمیان ۶ سال کا عرصہ ہوگا اور دجال ساتویں سال میں ظاہر ہوگا۔" (ابوداؤد [2])

☆......"جنگ عظیم قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کی آمد سب کچھ سات مہینوں کے اندر اندر ہو جائے گا۔"

☆......حضرت نافع بن عتبہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بار کسی مہم میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے کہ کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے ان کا لباس اون کا تھا اور ایک پہاڑی کے نزدیک ان کی ملاقات نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوئی جہاں وہ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اپنے آپ سے کہا کہ بہتر ہے کہ میں ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہو جاؤں تا کہ وہ آپ ﷺ پر حملہ نہ کر دیں، لیکن پھر یہ خیال بھی آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ ﷺ سے کچھ خفیہ بات چیت کرنے آئے ہوں۔ تاہم میں ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہو گیا، اس موقع پر میں نے حضور ﷺ کی زبان مبارک سے چار الفاظ سنے جو میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں۔

---

[1] ......امکان غالب ہے کہ یہ تمام جنگیں سٹیلائٹ اور ٹی وی کے ذریعے بھی نشر کی جا رہی ہوں گی۔ (مترجم)

[2] ......کتاب الملاحم۔

۱)......تم عرب پر حملہ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی کرے گا۔

۲)......پھر تم ایران پر حملہ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔

۳)......پھر تم روم پر حملہ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔

۴)......پھر تم دجال پر حملہ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔ (مسلم ❶)

خلاصہ

❄......حجاز میں کوئی سیاسی بحران جنم لے گا۔

❄......حضرت ابن کثیر کے خیال کے مطابق المہدی پہلے خراسان میں آئیں گے اس کے بعد ان سے مکہ میں بیعت کی جائے گی۔

❄......حضور ﷺ کے خاندان کے فرد امام مہدی مدینے سے فرار ہو کر مکے پہنچیں گے۔

❄......مکہ میں لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، حالانکہ وہ انکار ہی کریں گے۔

❄......امام مہدی کے خلاف ایک فوج شام سے بھیجی جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے گا۔

❄......ایک اور منافق لیڈر اٹھ کر امام مہدی پر حملہ کرے گا لیکن جنگ کلب میں اسے شکست فاش ہو گی مسلمانوں کو اس جنگ میں خاصا مال غنیمت حاصل ہوگا۔

❄......مغربی ممالک (یا یہودی) شام کی غیر محفوظ سرحدوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر قبضہ کرلیں گے اور مسلمانوں کا مدینے کے قریب تک گھیراؤ کرلیں گے۔

❄......مغربی اقوام امام مہدی کے خلاف دنیا کی سب سے بڑی جنگ ملحمۃ الکبریٰ لڑیں گے، اس جنگ میں عرب کے علاقے میں امام مہدی اور ان کے ساتھی مغربی فوجوں کو شکست فاش دیں گے۔

❄......اس کے باوجود مغربی ممالک فوجی برتری برقرار رکھیں گے اور اسلام کی برتری کو ہر ممکن لحاظ سے ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

❄......مغرب کا ایک بڑا شہر قسطنطنیہ آزاد کرالیا جائے گا۔

❄......قسطنطنیہ (استنبول) کی فتح کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔

❖ ❖

---

❶ ......کتاب الفتن۔

مسیح الدجال

حدیث: ''حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے لوگوں کو دجال کی آمد سے نہ ڈرایا ہو، میں پیغمبروں کے سلسلے کا آخری پیغمبر ہوں اور تم اُمتوں کی آخری اُمت ہو، بلاشبہ تمہارے درمیان اعور [1] وکذاب (دجال) ظاہر ہوگا۔'' (مسلم، متفق علیہ)

مسئلہ:

☆ لعنت ہو اس پر جو ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتا ہے۔

☆ مزید لعنت ہو اس پر جو آخرت کے بدلے دنیا خریدتا ہے۔

☆ مزید لعنت ہو اس پر جو دین کے بدلے لادینیت پھیلاتا ہے۔

(احیاء العلوم الدین [2])

مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد اور دجال کے نزول کے بارے میں مستند اور ضعیف لاتعداد احادیث پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ مسئلہ سمجھنے میں ابتداً کچھ مشکل درپیش ہو اس کے علاوہ اس موضوع پر اپنے صحیفوں کے تحریقی مواد کی بنیاد پر عیسائیوں اور یہودیوں کے اپنے نقطۂ نظر پائے جاتے ہیں۔

لیکن ہم جیسے جیسے ان تحریروں کو پڑھتے ہیں اور دنیا میں ہونے والے واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں دجال کا فریب اور جھوٹ اسی قدر واضح ہوتا چلا جاتا ہے بلکہ اس کے دجل وفریب کا حال تو محض چند احادیث پڑھنے سے بھی نمایاں ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں ایمان کی قدر و قیمت اس کی حفاظت اہمیت اختیار کر جائے گی، دجال کا دور عیاری، مکاری، دھوکے بازی کا انتہائی ترقی یافتہ دور ہوگا، اس زمانے میں لوگ دجالی نظام زندگی، یعنی عیش پرستانہ زندگی مادیت پرستی اور نفسانی خواہشات وغیرہ کی طرف زیادہ سے زیادہ لپک رہے ہوں گے۔ لیکن درحقیقت یہ کفر کا نظام ہوگا جسے خوبصورت انداز سے ترتیب دیا جائے گا تاکہ

---

[1] ...... کانا۔

[2] ...... امام غزالیؒ کی احیاء العلوم میں سے ایک نظم کا ٹکڑا۔

یہ پھل پھول سکے اور اپنی جڑیں مضبوط کر سکے، چونکہ لوگوں کو حقیقت حال کا علم نہ ہوگا، اس لئے لوگ اس نظام سے چمٹ جائیں گے، اس کے برعکس لوگ قرآن وسنت سے چمٹنے کی کوشش کرتے تو دجال انہیں کبھی دھوکہ نہ دے سکتا۔ اگر انسان میں ایمان اور اعتماد نہ ہو تو وہ کسی بھی فریب سے آسانی سے مار کھا جاتا ہے۔ بہت ہی کم مسلمان ایسے ہیں جنہیں علم، ہدایت اور رحمت خداوندی کی دولت کی قدر و قیمت حاصل ہے۔

ایک وضاحت

فتنہ دجال کی مزید تفصیل سے بیشتر بعض آفاقی حقائق پر گفتگو کرنا زیادہ مناسب ہے۔

[ا]...... حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔

حضور ﷺ نے وقتاً فوقتاً دجال کے متعلق بہت کچھ نشانیاں امت کو دی ہیں مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''آؤ میں تمہیں دجال کے بارے میں چند نشانیاں بتاؤں جو اس سے پہلے کسی پیغمبر نے نہیں بتائی ہیں، وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا، اور اپنے ساتھ دوزخ اور جنت بھی رکھے گا لیکن وہ جس چیز کو جنت کہے گا، درحقیقت وہ دوزخ ہوگی''۔ (بخاری، مسلم ❶)

ابن صیاد جس کے بارے میں صحابۂ کرام ﷺ کو دجال ہونے کا شبہ تھا اس کے بارے میں بیان کی گئی احادیث بھی دجال کی نشانیوں کو وضاحت سے بیان کرتی ہیں۔

[۲]...... آپ کو دجال کے بارے میں حتمی علم نہ تھا، اس کے باوجود آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں کئی علامات بتائی ہیں خود آپ ﷺ کو اس کی صحیح شناخت کے بارے میں کامل علم نہ تھا چنانچہ اس کے نتیجے میں دجال کے بارے میں قیاس آرائیاں قائم رہیں جب کہ آنے والے دنوں میں بھی علماء اس پر تبصرے کرتے رہیں گے۔

اس ضمن میں دو حدیثیں رہنمائی کے لئے پیش کی جارہی ہیں۔

[ا]...... حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو چند بچوں کے پاس سے گزرے ان میں ابن صیاد بھی موجود تھا، سب لڑکے (آپ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا گو یقین

❶...... کتاب الفتن۔

نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، حضرت عبداللہ ﷜ نے کہا یا رسول (ﷺ) مجھ کو چھوڑیئے میں اس کو قتل کروں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کو مارنے سے کیا فائدہ) (مسلم ❶)

[۲]......ابوسعید خدری ﷜ سے روایت ہے کہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکے تک گیا وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا آپ ﷺ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا، میں نے کہا ہاں سنا ہے، ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں، ابوسعید ﷜ نے کہا پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے، ابوسعید ﷜ نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا کہ اخیر کی بات کہہ کر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیوں کر اس کو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیل کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا، مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا نہ کہ اس سے پہلے۔ (مسلم ❷)

[۳]......اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ ﷺ باغ میں گھسے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے، آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکہ دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں، اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ابن صیاد ایک بچھونے پر کمبل اوڑھے ہوئے لیٹا تھا اور کچھ گھنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا حالانکہ آپ درختوں کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے، اس کی ماں نے ابن صیاد کو پکارا اے صاف یہ محمد ﷺ آن پہنچے، (صاف۔ ابن صیاد کا دوسرا نام تھا) یہ سنتے ہی ابن صیاد اُٹھ کھڑا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کاش تو اس کو ایسا ہی رہنے

❶......کتاب الفتن۔
❷......کتاب الفتن۔

دیتی (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم ہوتا کہ وہ ساحر ہے یا کاہن) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جیسی اسے لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی جس کا زمانہ بہت پہلے تھا اپنی قوم کو ڈرایا تھا، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ برکت والا اور بلند ہے وہ کانا نہیں ہے۔ (مسلم [1])

جسّاسہ اور شیطانی دیو

تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا جو مسلمان ہو گیا تھا اس نے ایک حدیث بیان کی تھی کہ میں ایک سمندری جہاز پر لخم اور جذام کی قوم کے ۳۰ آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا، بعد میں شدت موج سے جہاز تباہ ہو گیا پھر ہم لوگ سمندر میں ایک ٹاپو میں جا کر رہنے لگے، وہاں ہمیں ایک بھاری دم اور بالوں والا ایک جانور ملا کہ اس کا اگلا پچھلا حصہ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اے کم بخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، پھر ہم دیز میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہاں بڑے قد کا ایک آدمی ہے، اتنے بڑے قد کا سخت جکڑا ہوا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ دونوں رانوں اور دونوں ٹخنوں تک لوہے کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے، ہم نے کہا اے کم بخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میرا حال تو تمہیں اب معلوم ہو ہی جائے گا، تم اپنا بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم عرب ہیں جو جہاز ٹوٹنے کی وجہ سے ٹاپو میں آ گئے تھے پھر وہاں ایک بالوں والے جانور نے تمہاری خبر دی تھی، اس جکڑے ہوئے آدمی نے کہا کہ ذرا مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں کوئی اطلاع دے دو۔ ہم نے کہا کہ وہ خوب پھلتا ہے اس نے کہا کہ خبردار رہو کہ عنقریب وہ پھلنا پھولنا بند کر دے گا۔ اس نے پھر پوچھا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ ہم نے کہا کہ اس میں بہت پانی موجود ہے، اس نے کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا، پھر اس نے پوچھا کہ مجھے زغر کے چشمے کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ اس میں بھی بہت پانی موجود ہے اور لوگ اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں، اس نے سوال کیا کہ مجھے عرب کے پیغمبر کے بارے میں بتاؤ ہم نے کہا کہ وہ مکے سے نکل کر مدینے میں گئے ہیں، اس نے پوچھا کہ کیا عرب کے

[1] ..... کتاب الفتن۔

لوگ اس سے لڑتے تھے؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے گردوپیش کے عربوں پر غالب ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی ہے اس نے جواب دیا کہ ان کے حق میں یہ بہتر ہے کہ وہ اپنے پیغمبر کے تابعدار رہوں، پھر اس نے کہا کہ میں مسیح الدجال ہوں، اور میں ساری زمین پر چلوں پھروں گا وہ زمانہ قریب ہے جب مجھے یہاں سے نکلنے کی اجازت ملے گی پھر میں چالیس راتوں کے اندر اندر ساری دنیا میں جاؤں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا سوائے مکے اور طیبہ کے وہاں جانا میرے لئے حرام ٹھہرایا گیا ہے، یعنی اگر میں ان بستیوں کی طرف جانے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ہوئے مجھے وہاں جانے سے روک دے گا ان بستیوں کی ہر چوکی پر فرشتے ان کی چوکیداری کر رہے ہوں گے۔

یہ بیان کر کے حضور ﷺ نے منبر کی پشت سے اپنے آپ کو ٹکایا اور فرمایا کہ ''طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔'' یعنی طیبہ سے مراد مدینہ ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیم کی بات اچھی لگی کیونکہ میں نے بھی تمہیں دجال اور مکے اور مدینے کے حال سے باخبر کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کہا کہ خبردار رہو کہ وہ (دجال) دریائے یمن یا دریائے شام میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، (مشرق کی طرف بحر ہند ہے لہٰذا شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرے میں بند ہو) یہ کہہ کر آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم ❶)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ جکڑے ہوئے شخص کی کچھ علامات دجال سے ملتی جلتی تھیں لیکن حدیث کے آخر تک پہنچتے پہنچتے حضور ﷺ نے واضح کر دیا کہ دجال مشرق سے نکلے گا نہ کہ پنجرے میں بند شخص کے مقام سے۔ یعنی نہ تو شمال یعنی شام سے اور نہ جنوب یعنی یمن سے، لہٰذا جکڑا ہوا وہ شخص دجال نہیں تھا حالانکہ وہ دجال ہونے کا دعوٰی کر رہا تھا۔

شناخت ظاہر کر دی گئی

''میں پیچھے پلٹا تو دیکھا کہ ایک موٹا بھدا آدمی ہے جس کے بال گھونگھریالے ہیں اور جس کی دائیں آنکھ کانی ہے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح تھی میں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا کہ یہ ''دجال'' یعنی وہ جو قطان ❷ سے بے حد ملتا جلتا تھا۔

❶ ...... کتاب الفتن۔ ❷ ...... الزہری نے وضاحت کی ہے کہ ابن قطن خزاعہ قبیلے کا آدمی تھا جو اسلام کے پیغام سے پہلے جاہلیت کے دور میں مر گیا تھا۔

دجال وہ شخص ہے جس کے گرد برائی کی تمام قوتیں جمع ہو جائیں گی یہ وہ شخص ہے جس کا نام جھوٹ، دھوکا، فریب اور سازش ہے۔

آپ ﷺ دجال کی آمد کا ٹھیک وقت نہ بتا سکے تھے پھر جیسا کہ اوپر کی حدیث میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ آیا دجال کا واقعہ آپ کی زندگی ہی میں ہوگا؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں نہ ہوں تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی میری جانب سے حفاظت کرے گا۔ (مسلم، ابوداؤد)

اس حدیث کی رو سے حضور ﷺ کو یقینی طور پر نہیں معلوم تھا کہ دجال کب سامنے آئے گا آپ نے اسی لئے واضح طور پر فرمایا کہ اگر وہ میری زندگی میں آیا تو وہ خود اس سے نمٹ لیں گے اور اگر وہ میرے بعد آیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے نمٹنے کے لئے کافی ہوں گے لیکن اس کے باجود آپ ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ قیامت سے پہلے اس کا آنا یقینی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ دانش ور اور علماء حضرات جو دجال کے آنے کا حتمی وقت متعین کرتے ہیں ان سے محتاط رہنا چاہئے، جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے برائیاں مزید پھیل رہی ہیں، اسی لئے گذشتہ ہر دور میں لوگ خیال کرتے رہے ہیں کہ ان کا دور دجال کا دور ہے لیکن دجال ان زمانوں میں ظاہر نہیں ہوا۔

البتہ جب حالات اتنے زیادہ خراب ہو جائیں کہ وہ کسی انقلابی اور پرکشش شخصیت کی از خود طلب کرنے لگ جائیں تو دجال ظاہر ہو جائے گا۔

سب سے تکلیف دہ صورت حال

چونکہ دجال کا فتنہ ایک جانب بڑا ہولناک ہے اور دوسری جانب اس میں بڑی کشش ہے (یعنی اپنی تمام حد سے گذر جانے کو جی چاہتا ہے، اور یہ ہر دور میں ہوتا ہے) اس لئے حضور ﷺ مسلمانوں کے بارے میں اس فتنے سے ہمیشہ فکر مند رہے، آپ ہر بار اس فتنے کے بارے میں ذکر کرتے رہتے اور لوگوں کو اس سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضور ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر ظہر کی نماز کے وقت تک خطاب کیا، پھر آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم سے

خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ایک بار پھر منبر پر تشریف لے گئے آپ ﷺ ہم سے خطاب کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت آ گیا، اس دوران آپ ﷺ نے ہمیں گذرے ہوئے تمام فتنوں اور آنے والے تمام خوفناک حالات سے آگاہ کیا۔ ہم میں سے وہ شخص سب سے زیادہ قابل سمجھا جاتا تھا جو ان تمام فتنوں کو سب سے زیادہ یاد رکھتا تھا۔ (مسلم)

دجال کے پاس جو قوت ہوگی اس سے وہ دنیا بھر کے انسانوں کو تہہ بالا کر دے گا، اس کی یہ قوت ایک عالمی دہشت میں تبدیل ہو جائے گی۔

صحابۂ کرام ﷡ کا فہم

صحابۂ کرام ﷡ بھی دجال کے بارے میں بہت چوکس رہا کرتے تھے خلافت راشدہ کا رحمتوں بھرا نظام جیسے جیسے زوال پذیر ہوتا گیا صحابۂ کرام ﷡ محسوس کرتے رہے کہ شیطان کا ظالمانہ نظام اپنی جڑیں پکڑ رہا ہے، اس لئے وہ فتنے اور دجال کا انتظار کرنے لگتے تھے۔ (یعنی وہ اپنے زمانے ہی سے دجال کے ظہور کے منتظر رہے تھے) جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے اور یہ حدیث گذشتہ صفحات میں پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے۔

ایک بار کوفے میں سرخ آندھی آئی، اسی دوران ایک فرد آیا اور کہا ''اے عبداللہ ﷛ بن مسعود آخری گھڑی آ پہنچی ہے'' اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ کسی سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷛ نے کہا۔

''آخری گھڑی اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ ترکے اور مال غنیمت کی تقسیم پر خوشیاں نہیں منائیں گے پھر انہوں نے شام کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا، دشمن ان (شام والوں) کے خلاف اپنی فوجیں جمع کرے گا میں نے دریافت کیا دشمن سے آپ کی مراد کیا رومی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، اور پھر دونوں کے درمیان ایک بہت خوفناک جنگ ہوگی مسلمان جان کی بازی لگا دینے کا عہد کریں گے اور آخر کار فتح یاب ہو کر لوٹیں گے۔'' (مسلم)

اس حدیث میں کوئی چیز بھی غلط نہیں ہے، نہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی ہے جنہوں نے درج بالا وضاحت کی، یہ صحابی مشہور بھی اپنی فہم و فراست کی وجہ

سے ہیں، تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے آپ سب سے زیادہ معاملہ فہم سمجھے جاتے تھے۔

شام کا علاقہ اگر چہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی حیات مبارک میں فتح کرلیا گیا تھا لیکن پوری رومی شہنشاہیت فتح نہیں کی جاسکتی تھی، اس لئے رومیوں کے خلاف آخری جنگیں ابھی لڑی جانے والی ہیں۔ آج کی مغربی تہذیب اس دور کی رومن بادشاہت کا تسلسل ہے۔ مغربی تہذیب اپنے تکبر کے باعث الملحمۃ الکبریٰ میں امام مہدی پر حملہ آور ہوگی لیکن پھر وہ اپنی حدود میں سمیٹ دی جائے گی جس کے بعد دجال کا ظہور ہوگا، قسطنطنیہ کی فتح ❶ اور دجال کی آمد کے درمیان ۷ ماہ کا عرصہ ہوگا۔

اسی طرح سے بعض صحابہ، دجال کو کھجور کے درختوں کے جھرمٹ میں چھپا ہوا خیال کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ انتہائی خوف کی وجہ سے ایسا محسوس کرتے تھے۔ مزید یہ کہ جب ان کے زمانے میں شام فتح ہوگیا تھا تو حدیث کے مطابق وہ دجال کی آمد کے متوقع ہوگئے تھے۔ انہیں لگتا تھا کہ جیسے شام کی فتح دجال کی آمد کی ایک شرط تھی لہٰذا دجال اب آنے ہی والا ہے مندرجہ ذیل حدیث بھی توجہ کے لائق ہے۔

۱) تم عرب پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں سرخروئی عطا کرے گا

۲) تم ایران پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں سرخروئی عطا کرے گا

۳) تم روم پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں سرخروئی عطا کرے گا

۴) پھر تم دجال پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں سرخروئی عطا کرے گا

اس کے بعد حدیث کے راوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ "ہمارا خیال تھا کہ روم (شام) کی فتح کے بعد دجال ظاہر ہو جائے گا۔" (مسلم)

مندرجہ بالا حدیث جو حضور ﷺ کے انداز تکلم کا شاہکار ہے اس میں آپ ﷺ نے دجال کی مصیبت کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور امت پر واضح کیا ہے۔ دراصل یہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم کم اور حضور ﷺ کا انداز تاکید زیادہ تھا جس کے باعث آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذہنوں میں دجال کا خوف راسخ کردیا تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں چوکس کردیا تھا کہ کسی وقت بھی اس کی آمد کے منتظر رہیں۔ آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ امت بھی قیامت تک اس کے لئے ہر وقت ہوشیار رہے۔

ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا

❶ ...... غالباً قسطنطنیہ ایک بار پھر عیسائی ممالک کے قبضے میں چلا جائے گا جس کے بعد مسلمان اسے آزاد کرائیں گے۔ (مترجم)۔

''میں نے ابن صیاد سے دو دفعہ ملاقات کی ہے اور واللہ وہ دجال نہ تھا''

''ابن صیاد نے ہم سے بات چیت کی، پھر میں اس کے پاس چلا گیا اور جب دوسری بار اس سے ملا تو اس کی ایک آنکھ پھول چکی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ تمہاری آنکھ کو کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ پتہ نہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے حیرانی سے پوچھا کہ آنکھ تمہارے سر میں لگی ہے اور خود تمہیں پتہ نہیں کہ کیا ہوا ہے؟۔'' اس کے بعد اس نے گدھے کے ہنہنانے جیسی آواز نکالی۔ میرے بعض ساتھیوں نے گمان کیا کہ شاید میں نے اس کو کوئی چھڑی ماردی ہے اور لکڑی ٹوٹ گئی ہے۔ لیکن بخدا میں اس کے لئے تیار نہ تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ باہر آئے اور انہوں نے اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ کو یہ سارا واقعہ سنایا جس پر انہوں نے کہا کہ ''کیا تم نے نہیں سنا کہ سب سے پہلی چیز جو اس سے ظاہر ہوگی وہ اس کا غصہ ہے؟۔'' (مسلم [1])

اس حقیقت کے باوجود کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ابن صیاد کے بارے میں واضح طور پر بتادیا تھا کہ وہ دجال نہیں ہے، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اسے دجال ہی سمجھتے رہے ہیں۔ شاید اس کی وجہ ابن صیاد کا پراسرار رویہ تھا۔

بحیثیت فرد

دجال کا ذکر آپ ﷺ نے ہمیشہ ایک شخص کی حیثیت سے کیا ہے نہ کہ کسی اور انداز سے جیسا کہ ہم نے ایک حدیث ۱۶۷ پر درج کی اور جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث میں بھی آیا ہے۔

''.........لیکن اگر وہ فرد میری زندگی میں آیا تو میں اس کے لئے کافی ہو جاؤں گا اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں آیا تو اللہ تعالیٰ میری جانب سے ہر مسلمان کا خود کفیل ہوگا......'' (مسلم)

''.........کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اشتعال دلانے پر سب سے پہلی چیز جو اس شخص سے ظاہر ہوگی وہ اس کا غصہ ہے.........'' (مسلم)

مزید یہ کہ حضور ﷺ نے اس کا جسمانی حلیہ بھی بتادیا ہے بلکہ بعض اوقات تو آپ اپنے دور کے دو افراد پر اس کا شبہ بھی ظاہر کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نے ماضی کے کسی مشہور شخص کو بھی دجال کے برابر قرار دیا تھا۔

''.........میں نے نظر گھمائی تو میں نے دیکھا کہ ایک موٹا بھدا آدمی جس کے بال

[1] ......کتاب الفتن۔

گھنگھریالے تھے اور جس کی دائیں آنکھ کانی تھی موجود تھا۔ اس کی آنکھ انگور کی طرح سوجی ہوئی لگ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ "یہ کون ہے"؟ انہوں نے کہا "یہ دجال ہے۔" اس کا حلیہ (ماضی کے) "ابن قحطان" کی مانند تھا[1]۔"

دجال سے پہلے امام مہدی؟

بعض مسلم محققین شبہ ظاہر کرتے ہیں کہ آیا امام مہدی دجال سے قبل آئیں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ جب امام مہدی آئیں گے[2] تو تمام ممالک اور قبائل کو متحد کریں گے اور مسلمانوں کو سپر پاور میں بدل دیں گے۔ اس کے بعد یہودیوں کے مظالم ختم ہو جائیں گے اور فلسطین کی مقدس سرزمین آزاد ہو جائے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ المہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لائیں گے جبکہ آپ علیہ السلام دجال کو شکست دے چکے ہوں گے اور دنیا بھر میں خلافت کا نظام قائم کر دیں گے۔ ان حضرات کا خیال ہے کہ وہ احادیث جو حضرت امام مہدی کو دجال کی آمد سے پہلے بیان کرتی ہیں ممکن ہے کہ وہ ضعیف ہوں یا پھر ان کی تعبیر درست نہ ہو۔

تاہم مندرجہ ذیل مستند حدیث میں حضرت امام مہدی کی پیشگی آمد واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔

"المہدی میری قوم سے ہوگا وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی) نماز کی قیادت کریں گے۔"

(ابن ابی شیبا)

امام مہدی کی کامیابیاں شاید منافقین کو بہت بری لگیں گی۔ ان کی فطرت ہی یہ ہے کہ وہ اسلام کے عروج کے دور میں اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ سچے مسلمانوں اور منافقوں کو آزمانے کے بعد الگ الگ کر دیتا ہے۔ دجال کے مدینے پر حملے کے بعد بھی یہی ہوگا کہ مدینہ تمام منافق اور کافر لوگوں سے پاک ہو جائے گا۔

سامری بطور دجال

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ

[1]......ابن قحطان خزنی کے قبیلے کا آدمی تھا جو جاہلیت کے دور کا ایک فرد تھا اور اسلام کی روشنی سے پہلے ہی مر چکا تھا۔

[2]......بعض محدثین کا خیال ہے کہ امام مہدی اپنے وقت میں شناخت نہ کیے جا سکیں گے جیسا کہ دیگر مجددین اپنی زندگی میں مجدد شناخت نہ کیے جا سکے تھے۔

لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اچھا تو جا، اب زندگی بھر تجھے یہی پکارتے رہنا ہے کہ مجھے نہیں چھونا۔ اور تیرے لئے باز پرس کا ایک وقت مقرر ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ اور دیکھ اس خدا کو جس پر تو ریجھا ہوا تھا اب ہم اسے جلا ڈالیں گے اور ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہا دیں گے۔ لوگو تمہارا خدا تو بس ایک ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ ہر چیز پر اس کا علم حاوی ہے۔'' (طٰہٰ آیت: ۹۷، ۹۸)

اس آیت کی وجہ سے بعض محققین کا خیال ہے کہ سامری ہی اصل میں دجال تھا۔ (واضح رہے کہ سامری یہودی تھا۔) اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی سرکشی کی وجہ سے مسترد کر دیا تھا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ آیا وہ دجال تھا کہ نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دجال اسی کی نسل سے ہو۔ بہر حال یہ تمام تجزیئے محض قیاسات ہیں۔ اس لئے ان پر ہر وقت تنقید ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا ہمیں دجال کی شخصیت کے بجائے اس کے ظالمانہ کام اور لوگوں کے اس کی طرف رجوع کو زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔

دجال (اینٹی کرائسٹ)

کے بارے میں جدید عیسائیوں کا مختصر نقطۂ نظر

قارئین کے لئے یہ معلومات حیرت انگیز ہوں گی کہ گذشتہ ایک سو بیس سالوں میں یہودیوں کے لئے عیسائیوں کے نقطہ نظر میں بہت اہم تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہودیت کی مخالفت سے ہٹ کر حمایتِ یہود کی راہ اپنا لی ہے۔ انہوں نے یہ راہ اپنی ''نجات'' کی خاطر اختیار کی ہے لیکن عیسائیوں کی ایک بہت ہی قلیل تعداد کے علاوہ کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ جن لوگوں کی حمایت اور ہمدردی کی خاطر وہ جان فشانی سے کام کر رہے ہیں وہی لوگ انہیں ایک بڑی تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ عقیدے کی اس تبدیلی نے ان کے اندر نت نئے عقائد (مثلاً Dispensation، ریپچر (آسمان میں نجات)، اور (Born Again) وغیرہ شامل کئے ہیں جن کا بائبل میں کہیں بھی ذکر موجود نہیں ہے اور اسی طرح

انہوں نے Armeggadon (آخری عظیم جنگ کا عقیدہ) اپنایا ہے جس کا ذکر بائبل کے صرف بک آف ریوی لیشن میں آیا ہے۔

ذیل میں ہم مستند عیسائی ❶ محققوں کی براہ راست تحریریں دے رہے ہیں جن میں ان کے عقائد کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ کتاب کے مصنف نے اپنے ذاتی خیالات سے پرہیز کیا ہے۔

مستقبل قریب کی جنگ عظیم (Armaggedon)

ایڈرورڈ سعید کے مطابق دوسرے ممالک کی نسبت امریکہ میں مذہب کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ ؑ کی دوبارہ آمد کے سلسلے میں تو وہاں بالکل بنیاد پرستی جیسا جذبہ پایا جاتا ہے تاکہ ان کی آمد جلد از جلد ہو سکے۔ اس سلسلے میں وہ ایسی احمقانہ کارروائی کرنے پر تیار ہیں جسے ان کا ذہن تراش سکے۔ (الحوالی ❷)

”فالویل اور لینڈ سے کا خیال ہے کہ خدا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ کرۂ ارض کی ایک خوف ناک جنگ لڑی جائے جس سے ساری انسانیت ہلاک ہو جائے۔ اب جب کہ ایک درجن کے قریب ممالک میں نیوکلیائی ہتھیار موجود ہیں، ہم دنیا کا مکمل خاتمہ کر سکتے ہیں“۔

”پیٹ رابرٹسن، ایک ٹی وی مبشر (Evanglist) کا کہنا ہے کہ بائبل میں پیش آنے والے واقعات کے ٹھوس حوالے موجود ہیں۔ اس کے اندر ”زمین کو ہلا ڈالنے والی جیسی پیشین گوئیاں ہیں۔ خوف ناک جنگ عظیم (The Armageddon) اب واقع ہونے والی ہے۔ یہ جنگ اب کسی بھی وقت ہو سکتی ہے تاکہ ایزاخیل انجیل کی پیش گوئی درست ثابت ہو سکے۔ امریکہ ایزاخیل کے عین راستے میں واقع ہے۔ ہم اس کے بالکل منتظر ہیں“۔

”دنیا کا خاتمہ قریب آتا جا رہا ہے۔“ کتاب ”آخری صبح“ Final Dawn کا مصنف جان ہنگی لکھتا ہے، امریکہ جدید ٹائی ٹینک کی ایک علامت ہے، ہم اس وقت بدترین تباہی

---

❶ ...... گرلس ہال سیلز ایک معروف صحافی اور مصنف خاتون ہے، اس نے وہائٹ ہاؤس میں صدر جانسن کی تقریر نویس کی حیثیت سے بھی کام کیا ہے، اس کا نام امریکہ کی محققانہ کتاب ہواز ہو ”WhosWho“ میں بھی شامل ہے۔ گریس ہال سیلز کا نام ٹیکساس یونیورسٹی میں صحافت کی چیئر پروفیسر کی حیثیت سے بھی منتخب ہوا ہے، جب کہ پنسلوانیا یونیورسٹی میں اسے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔

❷ ...... سفر عبدالرحمان الحوالی ”The Dayof Wrath“ (یوم الغضب) باب ۳۔

(Disaster) کی طرف تیزی سے بھاگ رہے ہیں''۔

''آخری وقت آ رہا ہے...... بلکہ میرا خیال ہے کہ عین ممکن ہے کہ یہ ہماری زندگیوں ہی میں آ جائے'' اس کا اظہار میکلین بائبل چرچ کے پاسٹر، کین باغ نے کیا جہاں خاص تفتیش کنندہ کیتھ اسٹارسنڈے اسکول میں تعلیم دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آرمیگاڈون آنے سے پہلے دوسری جنگیں بھی واقع ہوں گی۔ باغ متنبہ کرتے ہیں کہ ''ہر دو میں سے ایک آدمی مارا جائے گا، یعنی تقریباً تین ارب انسان''۔

''ٹی وی مبشر (Evengelist) جیری فال ویل بیان کرتے ہیں کہ ''آرمیگاڈون ایک ہولناک سچائی ہے۔ ہم اس آخری نسل کا ایک حصہ ہیں جو بالکل اختتامی ہے۔ تاریخ انتہائی عروج پر پہنچ رہی ہے میں نہیں سمجھتا کہ میرے بچے بھی اپنی پوری زندگی گذار سکیں گے''۔

''آخری ہولناک جنگ عظیم میں'' جیری فال ویل بیان کرتا ہے، بس ایک ہولناک تباہی ہوگی اور خدا تعالیٰ ساری کائنات کو لپیٹ دے گا، وہ زمین اور آسمان کو نیست و نابود کر دے گا'' فال ویل کے مطابق آرمیگاڈون کی خونریزی (Holocaust) میں اربوں لوگ ختم ہو جائیں گے''

''رائے عامہ کے جائزے واضح کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ امریکی اس مذہبی عقیدے کو قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں کرائے گئے ''ینیے لووک'' جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ۳۹ فیصد امریکی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اگر بائبل زمین کے بارے میں آگ سے تباہ ہونے کی بات کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم زمین کو نیوکلیائی ہتھیاروں والی جنگ سے از خود تباہ کریں گے۔

۱۹۹۸ء میں کرائے گئے ایک اور عوامی جائزے کے نتیجے میں اس بات پر یقین کرنے والے اور بھی زیادہ امریکی سامنے آئے تھے۔ ٹائم رسالے نے بتایا کہ ۵۱ فیصد امریکی اب اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ انسانی ہاتھوں سے تیار کردہ تباہی اگلی صدی میں زمین کو ختم کر دے گی''

(ہاسیل ❶)

''پیشین گوئیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ خدا نے تمام تبدیلیوں کے بارے میں پیشگی آگاہ کر دیا ہے۔ ہر وہ واقعہ جو ہو رہا ہے اور جو ہم پڑھ رہے ہیں صاف ظاہر کر رہا ہے کہ جنگ عظیم جلد ہی برپا ہونے والی ہے''۔

---

❶...... کتاب Forcing God,s Hand ص ۳۔۴ (اردو ترجمہ جدید صلیبی جنگ)۔

''اور اس آخری جنگ میں جیسا کہ آپ (بائیبل کی کتاب) ذکریاہ اور ریویلیشن میں پڑھتے ہیں، تمام روئے زمین کی قوتیں مہربان عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے معزز ساتھیوں (بزرگوں) کے خلاف جنگ لڑ رہی ہوں گی۔ ہمیں پتہ ہے کہ تاریخ کی اس سب سے بڑی خونی جنگ میں عیسیٰ علیہ السلام کروڑوں لوگوں کو ہلاک کر دیں گے......'' (جدید صلیبی جنگ ص ۱۸ اگریس ہال سیلز)

ان کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہزار سالہ اقتدار کے جشن کا موجودہ سیاسی حالات، وقت اور جگہ کے لحاظ سے ابھی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا لازمی ہے کہ کوئی ایسی بڑی بیرونی مداخلت ہو جس کی مدد سے دنیا کا نظام مکمل طور پر تہہ و بالا ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ کوئی بیرونی نیوکلیائی مداخلت ہو جس کے باعث موجودہ تہذیب اپنے اختتام کو پہنچ جائے اور دنیا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مماثلت رکھنے والے دور میں واپس لے آئے۔ ایسا اس لئے ہوگا کہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد ممکن بنائی جا سکے۔ ان کے نزدیک ان کا حل صرف Armaggedon ہے۔

ریگن اور نکسن دونوں کا اس بات پر اتفاق رائے تھا کہ سوویت روس کی شیطانی ریاست کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ ان کے نزدیک روس دراصل یاجوج ماجوج کا دوسرا نام تھا۔ بعد میں جب خلیجی جنگ شروع ہوئی تو انہوں نے طے کر دیا کہ صدام حسین اسیترین اور عرب (یا عرب ایرانی دونوں) یاجوج اور ماجوج ہیں اور یہ کہ ایٹمی جنگ سے اب فرار ممکن نہیں۔ (الحوالی ❶)

اینٹی کرائسٹ (دجال) ایک یہودی

جیری فال ویل نے ۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء میں پادریوں کی ایک کانفرنس میں بتایا کہ اینٹی کرائسٹ (دجال) جس کے ظہور کے لئے ۲۰۰۰ سال مقرر کئے گئے ہیں اور جو بدی کا مجسمہ ہوگا وہ ایک یہودی ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی موجود ہو۔ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک یہودی ہوگا۔'' فال ویل نے کنگس پورٹ ٹین tenn میں مبشراتی کانفرنس کے ۱۵۰۰ شرکاء کے سامنے اعلان کیا۔ ''اگر وہ مسیحا علیہ السلام کا مخالف ہے تو وہ لازماً یہودی ہوگا۔''

''واحد چیز جس کا ہمیں یقین ہے وہ یہ ہے کہ (دجال) ایک مرد اور ایک یہودی ہوگا۔'' (ہال سیل ❷)

---

❶ ......The Day Of wrath باب ۳ جھوٹے مسیحا۔

❷ ......Forcing Gods hand ص ۲۷ ترجمہ ''جدید صلیبی جنگ'' ✱ جدید صلیبی جنگیں ص ۱۸

دجال کا قبضہ واقتدار

''ہاں مجھے آج بھی یقین ہے کہ دجال (Antichrist) کے پیشگی محافظ یہاں موجود ہیں۔ وہ اس عدد کو دجال کے عالمی نظام کا جز بنارہے ہیں، آپ دیکھیں کہ یہ تین ہندسے لاتعداد مالیاتی اور دیگر پیداواری اشیاء میں موجود ہیں، آپ ۶۶۶ کے اعداد کو دنیا بھر میں پھیلتا ہوا پائیں گے''۔

''آپ کو دجال کے قبضہ واقتدار کا حال معلوم نہیں ہے۔'' کلائیڈ اپنا بیان جاری رکھتا ہے۔ وہ ایک برقی اسپیکر کو بند کرسکتا ہے، سامعین کو عمل تنویم میں ڈال سکتا ہے۔ (Hyphotize کرسکتا ہے) اور یہ سب کچھ اس کی کرشماتی شخصیت کا کمال ہوگا۔ اس کے پاس بہت ہی حساس خفیہ آلات (Devices) ہوں گے۔ ہماری تمام موجودہ سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کے باوجود وہ دنیا کا کنٹرول اس طرح سنبھالے گا کہ ہماری گذشتہ نسلوں نے بھی کبھی ایسا نہیں کیا ہوگا۔ سب سے پہلے وہ یورپی اقوام ہی کا اقتدار سنبھالے گا۔'' (ہال بیل [1])

آسمانی نجات [2] (Rapture)

''سب سے اول بات تو یہ ہے کہ خدا یہودیوں سے چاہتا تھا کہ وہ ''گھر'' آجائیں۔ یہ اس کا پہلا قدم تھا، دوسرا قدم یہ تھا کہ ایک یہودی ریاست قائم ہوئی تھی، اور تیسری بات یہ کہ ہمیں انجیل کو تمام قوموں میں پھیلانا چاہئے جس میں اسرائیل بھی شامل ہے۔ رہ گئی چوتھی بات یعنی فضائی نجات تو یہ واقعہ کسی وقت بھی ہوسکتا ہے''۔

''ایک بڑی آفت؟'' میں پوچھتی ہوں۔ براڈ اثبات میں اپنا سر زور زور سے ہلاتا ہے۔ لیکن اکثر عیسائیوں کے لئے فضائی نجات اس بڑی آفت کے بعد ہوگی۔''

''پہلے کے عیسائیوں نے اس کا غلط مطلب لیا تھا۔'' براڈ مجھے بتاتا ہے''۔ قبل اس کے آفتیں اور تکلیفیں دنیا کو اپنے حصار میں لے لیں، مسیح کا نزول ہوگا اور وہ اپنے'' سچے پیروؤں ''کو'' چھین'' لیں گے (یعنی محفوظ کرلیں گے)'' ہم اپنی نجات سے پہلے نہیں مریں گے۔''

ہم میں جو لوگ دوبارہ پیدائشی ''Born Again'' [3] ہوں گے وہ ہر قسم کی آزمائشوں

---

[1] ...... ہال بیل، فورسنگ گاڈس ہینڈ، ۲۸ (جدید صلیبی جنگ)۔

[2] ...... یہ عیسائیوں کا نیا عقیدہ ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عیسائیوں کو اپنی دوبارہ آمد سے قبل بادلوں سے اوپر بلا کر نجات دیں گے۔ (مترجم) [3] ...... عیسائیوں کا ایک دوسرا جدید عقیدہ۔ (مترجم)

اور مصیبتوں سے آزاد ہوں گے۔ ہمیں پھر سالوں پر محیط جنگوں اور تباہیوں سے دو چار نہیں ہونا پڑے گا۔

یہ بڑی حیرن کن بات ہے کہ ہم میں سے جو لوگ ''محفوظ'' ہو چکے ہوں گے، انہیں آخری دنوں میں ایک لمحے کے لئے بھی تکلیفوں سے نہیں گزرنا پڑے گا۔

''ریپچر'' کی اصطلاح سے مراد'' پکڑ لینا'' ہے یہ لفظ پہلی تھیسے لونین (First Thessalonians)''؟ کے حوالے ۱۷۔۱۴:۴ کے ایک منظر نامے سے اخذ کیا گیا ہے اس میں دیا گیا ہے کہ:

''............خدا ایک زوردار آواز کے ساتھ آسمان سے خود نازل ہوگا، اس کے ساتھ ایک بڑے فرشتے اور اللہ کے صور کی آواز شامل ہوگی۔ پھر وہ لوگ جو عیسائیت کے مذہب میں رہتے ہوئے مر گئے تھے، وہ سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔ پھر وہ لوگ جو زندہ ہیں وہ بھی بادلوں میں اٹھائے لیے جائیں گے جہاں دونوں کی ملاقات فضا میں خدا تعالیٰ سے ہوگی''۔

''میں نے کلائیڈ سے پوچھا''تو کیا آپ کا اپنے''ریپچر''(فضا میں نجات) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا یہ بھی کسی وقت ہوسکتا ہے؟''

''ہاں بالکل فضائی نجات کسی وقت بھی ہوسکتی ہے۔ میرے خیال میں ہمارا اگلا مرحلہ یہی ہے اور اس سے نجات میں کروڑوں افراد حفاظت میں لے لئے جائیں گے۔

''کیا آپ اس عقیدے (Dispensationalis Belief) اور آزمائش سے پہلے فضائی نجات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے''میں نے پوچھا۔

''ہاں کہہ سکتے ہیں۔ وہ اپنے بزرگوں Saints کو لینے کے لئے دوبارہ آئیں گے۔ پھر اس کے بعد آرمیگیڈ رون کی جنگ کے لئے وہ بالیقین ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔ لیکن تمہیں ریپچر کے لئے ان کی آمد کے بارے میں دن گننے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ نجات کا عمل آسمان میں انجام دیں گے۔'' (ہالسیلو [1])

ڈسپین سیشنلزم (Dispensationlism)۔ یہ عیسائیوں کا ایک نیا عقیدہ ہے لیکن

[1] ...فورسنگ گاڈس ہینڈ، ص ۳۴۔۳۶ (ترجمہ جدید صلیبی جنگ)

۲۰۰ سال سے بھی کم عرصے میں موجودہ دور میں ان کا یہ عقیدہ بہت ہی زیادہ معروف بن چکا ہے۔ آج کل عیسائی حضرات جو اسرائیل کی حمایت و تائید بڑھ چڑھ کر کر رہے ہیں وہ کچھ اس وجہ سے نہیں ہے کہ گزشتہ دنوں میں انہوں نے یہودیوں پر جو بے پناہ مظالم کیے تھے، اس پر اب انہیں کوئی ندامت ہے، یا ان کے خلاف جرمنی میں جو ہولو کاسٹ ''تعذیب'' ہوئی تھی، اس کی وجہ سے انہیں یہودیوں سے ہمدردی ہوگئی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے لئے اسرائیل میں کوئی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (ان کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یروشلم میں اتریں گے)۔

دوسرے یہ کہ ڈسپین نیشنلسٹوں کا خدا اور زمین پر بسنے والے چھ ارب انسانوں کے بارے میں نظریہ بہت تنگ ہے۔ وہ ایک ایسے ''عدالتی'' خدا کی عبادت کرتے ہیں جس کی نظروں میں صرف دو اقوام ہیں، ایک یہودی اور دوسری عیسائی۔ وہ ہر اس بات پر اصرار کرتے ہیں جو ان کے نزدیک اہم ہے جیسے کہ اسرائیل میں عیسائی مراکز کا حصول۔

یہودیوں کے بارے میں ان کا نظریہ یہ ہے کہ خدا نے انہیں زمینی امور کے لئے تخلیق کیا [1] ہے جبکہ عیسائیوں کو خدا نے آسمانی امور کے لئے تخلیق کیا ہے۔

دنیا کے باقی ۵ ارب لوگوں کا خدا کے نزدیک کوئی مقام نہیں ہے۔ ان کے نزدیک جنگِ عظیم Armaggedon میں خدا ان تمام ۵ ارب افراد کو قتل کردے گا۔ (ہال سیل [2])

شہرت یافتہ دوبارہ تخلیق شدہ Born Again عیسائی

جیری فالویل کا کہنا ہے کہ وہ ایک ''بارن اگین'' عیسائی ہے اور یہی عقیدہ پیٹ رابرٹسن پال لینڈ سے جمی سواگراٹ، تھامس ڈی آئس اور دیگر تمام بنیاد پرست تبشیراتی افراد Evangelists کا ہے۔

امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر، رونالڈ ریگن، اور جارج بش بھی خود کو بارن اگین کہلوانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ واٹر گیٹ کا سازشی فرد چارلس کالسن، وطن بدر کیا ہوا سیاہ فام پینتھر لیڈر ایڈرج کلیور، ہسلر میگزین کا اشاعت کنندہ لیری فلائنٹ، سابق اور گن سینیٹر مارک ہیٹ فیلڈ، اولیور نارتھ، آزاد قونسل کینتھ اسٹار اور بہت سے دوسرے کنزرویٹو ریپبلکن

---

[1] ...... زمین پر یہودیوں کی آبادی اس وقت محض ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ (مترجم)

[2] ...... فورسنگ گارڈس ہینڈس ۱۱۳۔۱۱۵۔

لیڈر بھی جن میں ٹرنٹ لوٹ اور ٹام ڈیلے شامل ہیں، اسی عقیدے کے حامل افراد ہیں۔

۱۹۸۶ میں جنوبی علاقے کے ۴۸ فیصد افراد نے خود کو (Born Again) عیسائی قرا دیا تھا جس کے مقابلے میں امریکہ کے دوسرے حصوں کے لوگوں کا یہ عقیدہ نسبتاً زیادہ تھا۔ اس عقیدے پر ایمان رکھنے والوں میں سماجی و معاشی ہر طبقۂ فر کے لوگ شامل ہیں۔ (ہال سیل ❶)

مسجد اقصیٰ کا مستقبل

مسجد اقصیٰ کو توڑ کر یہودی ہیکل میں تبدیل کرنے کی بیتابانہ خواہش کے معاملے میں ''ڈینیور عبادت'' کے ارکان بھی، دوسرے ڈسپین سپیشلسٹ حضرات سے کچھ مختلف نہیں ہیں اور ان سب کا عقیدہ ہے کہ ''خدا خود چاہتا ہے کہ یہ کام کیا جائے۔'' فال ویل کے انتظام کرد دورے کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ یہ لوگ اس عقیدے کو بہت مقدس خیال کرتے ہیں۔

''لیکن'' میں اصرار کے ساتھ انہیں احساس دلاتی ہوں ''اس کے باعث تو حالات تیسری جنگ عظیم کا رخ اختیار کر لیں گے''۔

''ہاں بالکل صحیح بات ہے۔ اس وقت ہم دنیا کے اختتام پر بیٹھے ہیں۔ یہ راسخ العقید یہودی مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑا دیں گے جس کے بعد مسلم دنیا میں اشتعال پھیل جائے گا، اس کے نتیجے میں اسرائیل کے ساتھ بہت ہی ہولناک جنگ شروع ہو جائے گی۔ چنانچہ یہی و حالات ہوں گے جبکہ مسیح علیہ السلام مداخلت کرنے کے لئے مجبور ہوں گے۔

''ریسن ہو ورامریکہ سے عطیہ شدہ ڈالرز کو اسرائیل منتقل کرنے کے اپنے منصوبوں کے بارے میں ہی بہت ہی آزادانہ گفتگو کرتا رہا۔ ۱۹۸۵ء میں وہ یہودی، عیسائی تعاون کے امریکی فورم کا چیئرمین تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے یروشلم ہیکل فاونڈیشن کے بورڈ کے چیئرمین کی حیثیت سے بھی کام کیا تھا۔ اس فاونڈیشن کا مقصد واحد ہی مسلم مسجد کی موجودہ جگہ پر ہیکل کی دوبارہ تعمیر ہے''۔

''یہ محض قوت و اقتدار کا مسئلہ ہے۔ جو طبقہ بھی ہیکل پر قبضہ کر لے وہی اسرائیل پر قبضہ رکھ سکتا ہے۔'' (ہال سیل ❷)

❶ ..... فورسنگ گاڈس ہینڈ صفحہ ۳۹۔ ۴۰۔

❷ ..... فورسنگ گاڈس ہینڈ صفحہ ۶۸۔ ۶۴۔

جب نبوت حضرت ابراہیم ؑ (یا اسحاق ؑ) کی اولاد کو عطا کی گئی تو اس وقت مسجد اقصیٰ تمام اہم معاملات کا مرکز اور آل اسرائیل کی واحد عبادت گاہ تھی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کی نسل سے نبوت اور وحی کا سلسلہ واپس لے لیا اور انہیں حضرت اسماعیل کے حوالے کر دیا تو یہ اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی تھی کہ اس ارض مقدس میں ایک نبی پیدا کرے تا کہ بلا استثناء تمام عرب جان لیں کہ آپ ﷺ حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد میں سے ہیں اور یہ بھی اسی کی مرضی تھی کہ آپ ﷺ کو اس سال دنیا میں بھیجا جائے جس سال عیسائیوں کے ہاتھیوں سے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو محفوظ کیا۔

جب عیسائیوں کو اپنا مفروضہ معبد نہیں ملا اور جب وہ اہل مکہ کے دلوں کو اپنی عبادت گاہوں صبعاء اور روم کی طرف نہ پھیر سکے تو انہوں نے خود کعبۃ اللہ کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ لہٰذا وہ اس کے بعد بھی قیامت تک کعبۃ اللہ کو برباد کرنے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔

حضور ﷺ نے اعلان نبوت سے قبل خانہ کعبہ کی تعمیر نو ہوتی ہوئی دیکھی تھی۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے دوران نبوت مسلمانوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کرنی چاہیں تو اس نے آپ ﷺ کو معراج پر بلانے کے لئے پہلے مسجد اقصیٰ پر بلایا۔ حضور ﷺ مستقلاً مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتے تھے، باوجودیکہ آپ کی اولیٰ تمنا تھی کہ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دے دیا جائے۔ جب تک محمد ﷺ مکے میں رہے، ان کے لئے یہ ممکن تھا کہ وہ کعبۃ اللہ بیچ میں رکھتے ہوئے یروشلم کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کریں لیکن مدینے ہجرت کرنے کے بعد یہ صورت حال ممکن نہ رہی تھی چنانچہ آپ (ﷺ) دس مہینے کے قریب مسجد اقصیٰ ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ یہودی اور عیسائیوں کو اس حقیقت پر غور کرنا چاہئے۔ اس کے لئے اس میں سبق پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہدایت پر عمل کرنے کے پابند تھے، باوجودیکہ ان کی ذاتی خواہش کچھ اور تھی۔

دوسری طرف بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہنے کا مطلب یہ تھا کہ محمد ﷺ اپنے سابقین انبیاء کا احترام کرتے تھے پھر کہیں بعد میں جا کر ان کے آقا کا حکم نازل ہوا کہ قبلے کی تبدیلی کر لی جائے لہٰذا انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف اپنا رُخ پھیر لیا وہ جوان کے باپ حضرت ابراہیم ؑ کا تعمیر کردہ گھر تھا۔

یہ تبدیلی اس قوم کے ایمان کی آزمائش تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ جو شخص بیت اللہ کی

طرف منہ کر کے نمازیں نہیں ادا کرے گا اس کی نہ تو عبادتیں قبول کی جائیں گی اور نہ اس کا تعلق حضرت ابراہیمؑ کے عقیدے سے سمجھا جائے گا۔

اب اگر یہودی اور عیسائی اس کی مخالفت میں کام کر رہے ہیں حالانکہ انہیں تمام حقیقتوں کا اچھی طرح علم ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ محض نفرت اور ضد کی بُنیاد پر ایسا کر رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ سورۂ بقرہ میں تحویل قبلہ سے متعلق آیات میں سے آیات نمبر ۱۴۲۔۱۵۰ میں اللہ تعالٰی نے کہا:

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا

الْخَيْرٰتِ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

ترجمہ: ''نادان لوگ ضرور کہیں گے انہیں کیا ہوا ہے کہ پہلے جس قبلے کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے اس سے یکا یک پھر گئے اے نبی ﷺ ان سے کہو مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کے ہیں، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو اُمت وسط بنایا ہے تاکہ تم دینا کے لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے......... یہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی خوب جانتے ہیں کہ (تحویل قبلہ) کا یہ حکم ان کے رب ہی کی طرف سے ہے.............. (تمہاری) کتاب کو وہ اس طرح پہچانتے ہیں جیسے یہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں لیکن اس میں سے کچھ جان بوجھ کر حقیقت سے منہ موڑ رہے ہیں۔''

سچی بات تو یہ ہے کہ یہ پوری سورۃ ہی اس موضوع پر ہے کہ:

''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خدا نے اسے آزمایا..............''

ان تمام آیات سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان سب کی نسل کے اسلام کا اظہار ہوتا ہے اور یہ کہ ان قوموں کو ہدایت ہے کہ وہ تمام نبیوں کی اطاعت اختیار کریں اور یہ کہ یہ اس دعوے کی تردید کرتی ہیں کہ یہ تمام انبیاء یہودی یا نصرانی تھے۔

یہ ایک واضح اور روز روشن کی طرح علامت ہے کہ یہودی اور عیسائی اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت سے ہٹ گئے ہیں اور اس قبلے سے منہ موڑ لیا ہے جس کے برابر کوئی دوسری مسجد یا قبلہ نہیں ہے۔ اگر وہ ہماری طرح کی کسی ایک نماز کی افرادی قوت کے برابر بھی اپنی ایک نماز ادا کر لیتے تو یہ ان کے لئے ایک تاریخی بات ہوتی۔ اس کے باوجود وہ اس چیز کی تلاش میں بے سود جستجو کر رہے ہیں جو صرف ان کے تصورات میں پائی جاتی ہے۔

اب بے شک یہودی اور عیسائی معاملے کو اسی طرح چھپاتے رہیں اور روشن نشانیوں کو نظر انداز کرتے رہیں لیکن آخر وہ خود اپنی کتابوں میں درج کیے اور نئے قبلے کے بارے میں آیات کو کیسے جھٹلا سکتے ہیں؟

ہم ان آیات میں سے صرف چند کو یہاں بیان کریں گے تاکہ عیسائی اور ان کے پس پردہ یہودی جان سکیں کہ ان کے پاس نہ تو ایمان کا کوئی حصہ ہے اور نہ انہیں پیغمبروں کی ایمانی وراثت سے کچھ حاصل ہوا ہے بس ان کے پاس دعوے اور اُمیدیں ہیں۔ ان کے وہ خواب جو موجودہ زمین اور ہیکل کے بارے میں دیکھتے چلے آ رہے ہیں، کبھی پورے نہیں ہو سکیں گے ہاں انہیں سدھے راستے سے ضرور دور کر دیں گے اور انہیں ایسی بھول بھلیوں میں داخل کر دیں گے جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ان کے پاس نہیں ہوگا۔

نیچے چند وہ عبارتیں ہیں جو خانہ کعبہ اور سرزمین مقدس کعبے کے بارے میں ان کے صحیفوں میں پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کو ہم لفظ بہ لفظ اور بعض کا خلاصہ بیان کریں گے۔

۱: ''نیا یروشلم: موعودہ نجات دہندہ کا مسیحائی یروشلم۔''

۲: ''صحرا یا فاران کی پہاڑیوں میں جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ مقیم رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے ایک چشمہ بہا دیا۔''

۳: ''وہ شہر کی طرف ابراہیم علیہ السلام عقیدت و محبت سے اپنا رُخ کرتا تھا۔''

۴: ''اس کے باشندے، قبیلے کیدار (حضرت اسماعیل علیہ السلام؛ کی عربی اولاد) سے تعلق رکھتے تھے۔''

۵: ''یہ شہر ہے ایک امین اور صادق کا۔ جو عالم انسانیت کا رہنما ہے۔''

۶: ''اس میں کوئی ہیکل نہیں ہے۔''

۷: ''سلیمان علیہ السلام کی مسجد اپنے تمام تقدس کے باوجود اس نئے گھر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔''

۸: ''نیا گھر ایک مربع کی شکل میں ہے۔''

۹: ''مربع کی شکل والے گھر میں ایک قیمتی پتھر پڑا ہوا ہے۔''

۱۰: اس عمارت کی ہاروں اور جوہرات سے اسی طرح آرائش کی جاتی ہے جیسے کہ ایک دُلہن کی۔

۱۱: ''جو کوئی بھی اس کی مخالفت کرتا ہے وہ رُعب سے ہیبت کھا جاتا ہے۔ خوف اس کے قریب سے گزرتا ہے۔''

۱۲: ''زندگی بخش آبِ حیات، مربع نما عمارت کے آس پاس سے نکلتا ہے اور تمام پینے والوں کے لئے بلا قیمت دستیاب ہے۔''

۱۳: اس کے دروازے دن رات کھلے رہتے ہیں اور کبھی بند نہیں ہوتے۔''

۱۴: ''دنیا کا ہر شخص اس کے آگے جھکتا ہے۔''

۱۵: ''یہاں کی ایک سڑک ''سڑک مقدس'' کہلاتی ہے، جس پر کوئی کافر نہیں جا سکتا۔''

۱۶: ''کوئی ناپاک چیز اس میں نہیں جا سکتی۔''

۱۷: ''اس کے گرد عبادت کرنے والوں اور رہنے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔''

۱۸: ''اس کے بیٹے یروشلم (مسجد اقصیٰ) کے بیٹوں سے بہت زیادہ ہیں۔''

۱۹: بادشاہ بھی اس کے آگے جھکتے ہیں اور اس کی خاک کو چومتے ہیں۔''

۲۰: ''ٹیلے اور پہاڑ ختم ہو جائیں گے مگر اس گھر سے اللہ تعالیٰ کی محبت کبھی ختم نہ ہوگی۔''

۲۱: ''دنیا کے سمندروں کے خزانے اور دنیا کی قوموں کی دولت یہاں بھیجی جاتی ہے۔''

۲۲: ''لوگ وہاں دور دور سے آکر اکٹھے ہوتے ہیں۔''

۲۳: ''اس کی زمین مشرق، مغرب۔ شیبا، مدین، فاران، اور کیدار کے اونٹوں اور بھیڑوں سے بھری رہتی ہے۔ معارب کے لوگ اس کی خدمت کرتے ہیں۔''

۲۴: ''اس میں ایک مقدس پہاڑ ہے جہاں تمام قومیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے آتی ہیں۔''

۲۵: ''وہاں عبادت کے لئے ہر شہری یکساں مقام رکھتا ہے۔''

۲۶: ''اس کے باشندوں کی پیشانیوں پر ''اللہ'' لکھا ہوا ہے۔''

۲۷: ''وہاں جمع ہونے والے لوگ اپنے فطری تقاضے (بول و براز) سے پرہیز کرتے ہیں۔''

۲۸: ''مرد اپنے بال کھولے رکھتے ہیں اور عورتیں اپنے سر ڈھانپے رہتی ہیں وہ کمر سے ٹانگوں تک اپنے جسم کو ڈھانپتے ہیں اور سر کے بال کٹواتے ہیں (یہ کپڑے احرام کی حالت میں پہنے جاتے اور سر کے بال حج کی رسومات کے بعد کٹوائے جاتے ہیں)۔''

انجیل کے علماء اتنے سارے حوالوں کے باوجود اس شہر کا نام نہیں ظاہر کرتے کیونکہ وہ سچائی پر پردہ پڑا رہنے دینا چاہتے ہیں اوپر کی آیات سورج کی طرح روشن ہیں لیکن انجیلی علماء ان کی جانب سے آنکھیں بند کر لیتے اور اُلٹی سیدھی تعبیریں شروع کر دیتے ہیں۔

کبھی کبھی وہ کہتے ہیں کہ یہ کسی جنت کے شہر کا ذکر ہے۔ کہیں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایک علامتی یروشلم کا ذکر ہے، اور کہیں کہتے ہیں کہ عیسائیت کے ''ہزار سالہ بادشاہت [1] '' کے عیسائی یروشلم کا تذکرہ ہے۔

انہیں معلوم نہیں ہے کہ اس طرح کی تعبیریں کر کے وہ گویا خود اپنے خلاف گواہی دے رہے ہیں یہ آج کا یروشلم نہیں ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کر رہے ہیں اور نہ ہی وہ بنی اسرائیل ہیں جو آج وہاں رہ رہے ہیں روشنی صرف انہیں ملتی ہے جن کے پاس آنکھیں ہیں اللہ تعالیٰ سچائی ظاہر کر کے رہتا ہے چاہے مخالفین اسے کتنا ہی چھپائیں۔

وہ مغربی افراد جنہیں ہمارے بیان پر شک ہے وہ سیٹلائیٹ سے نشر ہونے والا ہمارا سالانہ حج پروگرام یا رمضانوں میں ادا کی جانے والی تراویحیں دیکھیں اور پھر انجیل کی مندرجہ بالا آیات کو آنکھوں سے دیکھی جانے والی ان نشریات سے موازنہ کریں تب جا کر انہیں سمجھ میں آئے گا کہ اللہ تعالیٰ ان کے علماء سے کیوں اس طرح مخاطب ہے؟

''اے انجیل کے ماننے والو! تم جھوٹ اور سچ کو کیوں خلط ملط کرتے ہو؟ اور جان بوجھ کر سچ کو چھپاتے ہو۔''

ڈسپینشن سیشنلزم کا ایک اجنبی نظریئے کی حیثیت سے بھرم فاش

اسکوفیلڈ نے ڈسپین سیشن اور ریپچر کے عقیدے بڑی ہوشیاری سے تخلیق کئے ہیں۔ قدیم راسخ العقیدگی کی بنیاد پر یہ عقیدے بالکل بے بنیاد اور اجنبی ہیں۔ اس شخص نے انجیلی مواد کے اندر اپنے مفہوم بھی شامل کر دیئے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عیسائیت اور ڈسپین سیشنلزم کے معاملات پر اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اصل مقدس کتاب میں ردو بدل کیا گیا ہے اور اس تمام عرصے میں یہ کام مفاد پرستوں کی جانب سے ہوتا رہا ہے اور آج بھی یہ ان کا عام مشغلہ ہے۔ اس لئے ان دونوں عقیدوں میں کوئی بھی سچائی نہیں ہے۔ قدیم عیسائی نظریئے (پروٹسٹنٹ) کے

[1] ......ایک عیسائی مذہبی اصلاح۔

مطابق ''اسکوفیلڈ'' کے اس مقبول عام نظریئے کی اجنبیت ان وجوہات کی بناء پر ظاہر ہوتی ہے۔''

۱) بائیبل کی ترجمانی کے اسکوفیلڈی طریقہ کار کے تحت بائیبل کی وحدت ختم ہو جاتی ہے خصوصاً یہ صفت کہ خدا کی محبت کی اکائی ہر نسل اور ہر دور کے انسانوں کے لئے ہے۔

۲) اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیت کے مطلب پر زد پڑتی ہے۔

۳) اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ عیسائی اس وقت یہودیوں کے یرغمال بنے ہوئے ہیں۔

۴) اسکوفیلڈی عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ کر یہودی اور اسرائیل کو مرکز قرار دیتا ہے۔ یہ تصور پیدا کر کے کہ یہودی ریاست خدا کے نزدیک ترجیح رکھتی ہے۔ اسرائیل کے وطن کے لئے مذہبی عقیدت پیدا کر دی جاتی ہے۔ اس نظریئے کی وجہ سے چرچ اور اس کے سربراہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے بدلے یہودی ریاست کو خدا کی ترجیح میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

۵) مزید یہ کہ یہ نظریہ عیسائی اور عیسائیوں سے بڑھ کر خود خدا کو بھی یرغمال بنا دیتا ہے۔ یہ نظریہ سکھاتا ہے کہ خدا عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک زمین پر نہیں بھیجے گا جب تک کہ یہودی زمین پر اپنے ''زمینی کردار'' کو نہ سنبھالیں۔ یہ زمینی کردار بھی بلکہ اسکوفیلڈ نے خود ہی تخلیق کیا ہے۔

۶) اسکوفیلڈ نے لوگوں کو سمجھایا کہ خدا نے ''زمینی منتخب قوم یہودیوں کے لئے زمینی وعدے کئے ہوئے ہیں جبکہ آسمانی منتخب قوم عیسائیوں کے لئے ''آسمانی وعدے'' کئے ہوئے ہیں۔'' اسکوفیلڈ کا یہ نظریہ سرتاسر گھڑا ہوا ہے کیونکہ اصل کتاب میں یہ کہیں موجود نہیں ہے۔

۷) اسکوفیلڈی ڈسپین سیشنلزم خدا اور انسان کے درمیان غیر مشروط عہد کو بیان کرتا ہے لیکن صحیفوں میں کوئی ایک عہد بھی غیر مشروط نہیں ہے۔

۸) اسکوفیلڈی ڈسپیلن سیشنلوم خدا اور تمام انسانیت کے درمیان صلیب شدہ، تدفین شدہ اور آسمان پر اٹھائے گئے عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے قائم کئے گئے عہد و پیان سے انکار کرتا ہے۔

۹) ڈسپین سیشنلوم آسمانی نجات کا ایک ''خفیہ'' راستہ بتاتا ہے یہ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی ''چھین لینا'' کے ہیں اور یہ محض ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ اصل واقع ''ری سرکشن'' (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ زندہ ہونا ہے) یہ نظریہ نام نہاد ریپچر (فضائی

نجات) کو اصل واقعہ بن کر پیش کرتا ہے۔

۱۰) ڈسپین سیشنلوم عیسائیوں کو سکھاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام یروشلم میں تیسرے ہیکل کے اندر یہودی ریاست قائم کرنے کے لئے ایک تخت پر بیٹھے ہوئے آئیں گے۔ پھر وہ آ کر عہد نامۂ قدیم کے مطابق ادا کی گئی عبادتوں یعنی سرخ گایوں کی قربانی وغیرہ کی قیادت کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نئے پیغام کے ساتھ لوٹیں گے اور اب وہ ایک دائمی تخت پر بیٹھیں گے۔ وہ ایک ابدی بادشاہ ہیں اور ابدی بادشاہ پر حکمرانی کررہے ہیں۔ ان کے جشن کا پورا اہتمام کرلیا گیا ہے۔ (ہال سیلز ❶)

پادریوں پر دجال ہونے کا الزام

تقریباً تمام زبانوں میں پادریوں پر دجال (Anti Christ) ہونے کا شبہ ظاہر کیا جاتا رہا ہے۔ یہ بات درحقیقت سب کے لئے اچنبھے کا باعث ہوگی کہ وہ افراد جو عیسائیت کی بنیاد اور جان بنے رہے ہیں، وہی درحقیقت عیسائیت کے مخالف بھی ہیں۔ ہمیں اس امر پر حیرت نہیں ہونی چاہیے کہ عیسائیوں کی اکثریت مذہب کی طرف سے آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی ہے۔ ان معزز اداروں (گرجاؤں) میں بڑی بڑی مذہبی بدعنوانیاں ہوتی رہی ہیں۔

نیچے ہم ان الزامات کی فہرست دے رہے ہیں جو ان پادریوں پر وقتاً فوقتاً لگائے جاتے رہے ہیں۔ لیکن قارئین واضح رہنا چاہیے کہ الزامات کا مطلب یہ ثابت کرنا نہیں ہے کہ پادری درحقیقت دجال بھی ہیں۔

☆......نویں صدی کے آخر میں آرنل مُس نے جو آرلینس کے بشپ تھے، پادری پر دجال ہونے کا الزام عائد کیا۔ (مارٹرس ❷)

☆......دسویں صدی میں اسی بشپ نے رھمیس کی بھری ہوئی کونسل میں پاپائے روم کو دجال (مخالف مسیحا) قرار دیا۔ (ایلکس ❸)

☆......گیارہویں صدی میں ٹورس کے بیرنجر (Berenger Of Tours) نے روم کو

---

❶......فورسنگ گاڈس ہینڈ صفحہ ۴۸۔ (ترجمہ جدید صلیبی جنگ)

❷......Martyrs Mirror پانچواں ایڈیشن ص ۲۴۰۔

❸......پیٹر ایلکس The Ecclastical History Of the Ancient Chu/rches صفحہ ۲۲۹ Charcbes Of Piedmant-82 Adition۔

کے اصولوں کو مسترد کیا ہے اور اعلان کیا کہ رومی چرچ شیطان کا سمندر ہے۔ (فیمر ❶)

☆......والڈین شیئرز نے اپنی تمام طویل تاریخ کے دوران پادری کو اینٹی کرائسٹ (دجال) قرار دیا ہے۔ ''والڈین شیئن ٹریٹائز'' جس کا عنوان ''نوبل لیسن'' ہے مورخہ ۱۱۰۰ء میں لکھتا ہے۔ ''دجال جو (عیسائی) اولیاء کا پیشگی اعلان شدہ قاتل ہے، اب اپنے اصل کردار میں سامنے آ گیا ہے اور سات پہاڑیوں کے شہر میں شاہانہ طور پر براجمان ہے۔''

☆......۱۱۲۰ء یا ۱۱۶۰ء میں دجال سے متعلق ایک مضمون میں پاپائے روم کو دجال کے نام سے یاد کیا گیا۔ (فیمر ❷)

☆......مانٹریال کی کانفرنس ۱۲۰۶ء میں البی جینسیس نے مندرجہ ذیل اقرار کیا کہ:

''کہ کلیسائے روم عیسیٰ علیہ السلام کا ہمنوا نہیں ہے بلکہ انتشار فکر کا کلیسا ہے اور مذہبی مقتولوں کے خون سے نہایا ہوا ہے اور کلیسائے روم نہ کوئی نیک ہے اور نہ کوئی مقدس کلیسا ہے اور نہ ہی اسے عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے قائم کیا ہے۔'' (ایلکس ❸)

☆......بوہیمیا میں والڈنیز کی کالونی رہائشی بوہمیئیز کا عقیدہ یہ تھا کہ (مطابق کلیسائے روم) ''پہلی غلطی'' یہ ہے کہ کلیسائے روم، کلیسائے عیسیٰ مسیح نہیں ہے بلکہ ظالموں کی اجتماع گاہ ہے اور ایک فاحشہ عورت جو ریوی لیشن کے ظلم کے اندر بیٹھی ہے ان کی جانب سے اعلان ہے کہ پاپائے روم تمام غلطیوں کا سردار اور اصل و ماغ ہے''۔ (ایلکس ❹)

☆......چودھویں اور پندرھویں صدی کے لولاڈز ''Lollards'' نے فیصلہ دیا کہ کلیسائے روم کلیسائے مسیح نہیں ہے بلکہ کافروں اور غیر عیسائیوں کا کلیسا ہے۔ انہوں نے بشپوں اور کلیسا کے منسٹروں کے ساتھ تمام عیسائی قوانین کو حقیر گردانا ہے''۔ (ایلکس ❺)

---

❶......جارج فیمر۔ The History Of the Ancient Vallenses And Alligenses۔

❷......The History Of the Ancient Vallenses And Alligenses صفحہ ۳۷۹۔۳۸۴۔

❸ --The Ecelesiastical History Of the Ancient Churches Of The Alligenses صفحہ ۲۴۲۔۲۵۹

❹......The Ecclesiastical History Of the Ancient Churches Of The Alligenses

❺......The Ecclesiastical History Of the Ancient Churches Of The Alligenses۔ صفحہ ۲۳۰

☆......پیٹر و بیزی الیسن، پادری کو دجال کے نقطۂ نظر سے سوچا کرتے تھے۔ (ایلکس ❶)

☆......تمام اصلاحی عرصے میں روم کو طوائفوں کی ماں سمجھا جاتا تھا۔ ۹ ستمبر ۱۵۶۰ء میں کیلیبریا کے پاسٹر (پادریوں کا ایک عہدہ) لوئیس پاسکیل نے پوپ کی طرف اپنا رُخ پھیرا اور اس پر عیسیٰ مسیح کے دشمن ہونے، لوگوں سے ناجائز سوال جواب کرنے اور صحیفے کے بیان کردہ دجال ہونے کا الزام لگایا اور یہ کہہ کر اپنا بیان ختم کیا کہ پوپ اور اس کی تمام کارڈینل کو اپنے مظالم اور قتل کے لئے لیمب (Lamb) کے بادشاہ کو جواب دینے کے لئے طلب کیا جائے۔ (وائلی Wylie❷)

☆......تمام اصلاح پسند لیڈروں مثلاً مارٹن لوتھر، جان کیلوین، اور جان ہنس نے پاپائے روم پر دجال ہونے کا الزام لگایا۔ اسی طرح ۱۶ویں صدی سے ۱۹ویں صدی تک ان کے جانشینوں نے پوپ پر اس الزام کو دھرایا۔ بائیبل کے ترجمہ کنندہ ولیم ٹائین ڈیل نے اپنے ترجمے "The Practice Of Prelates" اور اپنے نئے عہدنامے کے ۱۵۳۴ھ والے ایڈیشن کے دیباچے میں پاپائے روم کو دجال کی حیثیت سے پکارا۔

☆......رومن کیتھولک کینن لا (Cannon Law) اپنے پوپ (Innocent III) کے ذریعے بیان کرتا ہے کہ پاپائے روم صرف ایک سادہ آدمی نہیں بلکہ زمین پر خدا کا خلیفہ ہوتا ہے لیکن کلیسائے روم نے زمین پر موجود کسی دیگر ادارے کی نسبت معصوم لوگوں کا خون بہت زیادہ بہایا ہے۔ اس کلب کے لامحدود جرائم کا مکمل تصور کرنا بھی ناممکن نظر آتا ہے۔ (لیکی ❸)

دجال کے مظاہر

اب ہم ذرا دجال کی بادشاہت اور اس کے فتنوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں ہمارا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ دجال کے عرصہ اقتدار کو سب سے خوفناک دور کیوں کہا گیا ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے لیکن اس کے باوجود لوگ اس کی طرف راضی خوشی کھنچے چلے آرہے

❶......The Ecclesiastical History Of the Ancient Churches Of The Alligenses۔ صفحہ ۱۴۲

❷......The Ecclesiastical History Of the Ancient Churches Of The Alligenses۔ صفحہ ۱۴۲

❸......ڈبلیو۔ ای۔ ایچ۔ لیکی۔ (History Of The Rice of Rationalism In Europe) جلد دوم صفحہ ۳۲

ہیں؟ احمد تھومپسن ❶ نے اپنی بہت علمی اور حیران کن کتاب ''دجال وہ بادشاہ جو برہنہ ہے''۔ (Dajjal The King Who has No Clothes) میں لکھا ہے کہ دجال کے تین پہلو ہیں۔

(۱) دجال جوا کیلا ہے۔

(۲) دجال جو اپنے عالمی سماجی وثقافتی پہلو رکھتا ہے۔

(۳) دجال جو ایک نادیدہ قوت ہے۔

دجال کے متعلق بے شمار احادیث پڑھنے کے بعد ہمیں دجال کے ہمہ گیر اثرات کے بارے میں احمد تھامپسن کے خیالات صحیح نظر آتے ہیں۔

دجال جیسے اپنی انفرادی حیثیت سے ابھی ظاہر ہونا باقی ہے وہ کفر کے نظام کی قیادت کرے گا جس کی تیاری پہلے سے جاری ہے۔

اس کی مثال فرعون کی طرح ہے جس نے کفر کی بادشاہت کا راستہ اختیار کیا تھا حتیٰ کہ خود کے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ واضح رہے کہ فرعون کا نظام کفر بالکل ابتدائی شکل کا تھا، جب کہ دجال کا نظامِ کفر ترقی کی انتہائی معراج پر ہوگا، کیونکہ شیطان انسانیت کے خلاف اپنے جنرل کی مدد کو آئے گا، لہٰذا شیطان دجال کی مقناطیسی شخصیت ظلم، طرزِ زندگی، اقدار، اور ٹیکنالوجی کی قوت کے ساتھ انسانیت کی ایک عظیم تعداد کو گمراہ کرنے کے لئے کوئی بھی کسر نہ اُٹھا رکھے گا۔ شیطان اور ٹیکنالوجی کی مدد دجال کے تیسرے پہلو (نادیدہ قوت) کے ساتھ سامنے آئے گی،

بہت سے محققین اور دانشور کہتے ہیں کہ اگرچہ شخصی طور پر دجال کا آنا ابھی باقی ہے لیکن دجال کے بقیہ دو پہلو ظاہر ہو چکے ہیں۔ یعنی دجال (کفر) کا عالمی اقتدار قائم ہونا اور دجال کی نادیدہ قوت کا دنیا کے سامنے آنا۔

❶ ...... زیمبیا کے پیدائشی احمد تھامپسن نے رابعہ صاحب محمود آباد کے ہاتھوں پر ۲۴ سال قبل اسلام قبول کیا تھا۔ ان کی زیادہ تر تعلیم زیمبابوے اور انگلینڈ میں ہوئی تھی۔ انہوں نے دوسرے مصنف عطاالرحیم کے اشتراک سے مندرجہ ذیل کتابیں بھی لکھی ہیں۔

1: Jesus Prophet of Islam.

2: Jesus In Qurran.

3: A study Of Christian Genocide.

اسی طرح انہوں نے امام مالک کی موطا کے انگریزی ترجمے کا اشاریہ بھی مرتب کیا ہے۔

دجال: ممالک کا باہم اتحاد کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ دجال کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ ایک آنکھ سے کانا نہیں ہے لیکن دجال ایک آنکھ سے کانا ہے اور اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے''۔ (مسلم❶)

آپ ﷺ نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کے پاس ایک باغ اور ایک آگ ہوگی۔ اس کی آگ باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا''۔ (مسلم)

اُوپر کی دونوں احادیث میں کانی آنکھ کے مسئلے پر سرسری طور پر تضاد محسوس ہوتا ہے۔ ایک میں دائیں آنکھ کانی بتائی گئی ہے جبکہ دوسری میں بائیں آنکھ، تاہم اس موقع پر اگر ہم مسند احمد کی ایک اور حدیث سامنے رکھیں تو یہ تضاد دور ہو جائے گا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں میں نقص ہوگا، اگر وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا تو اس کی بائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ (مسند احمد)

دجال کی احادیث پر تبصرہ کرتے ہوئے حدیث کے ماہرین کہتے ہیں کہ آنکھ کے نقص کے باوجود وہ اپنے بارے میں خدا یا عیسیٰ مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کی آنکھیں دیکھ کر کوئی شخص یونیورسٹی کے پروفیسر کی طرح اس سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ اگر تم خدائی کا دعویٰ کرتے ہو تو ذرا آنکھ تو لگا کر دیکھاؤ، البتہ اس کی شخصیت کے بارے میں اختلاف رائے موجود رہے گا۔

بعض کا خیال ہے کہ دجال خوف ناک بربریت والا جنگلی جانور ہوگا جس کے جسم کے مختلف حصے اور وظائف اسلام دشمنی کی علامت ہوں گے ان کا کہنا ہے کہ دجال کے بارے میں تمام احادیث دراصل ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں اور وہ بیسویں صدی کی ٹیکنالوجی کے لحاظ سے ترقی یافتہ دجال کا تصور پیش کرتی ہیں۔

اُن کا یہ بھی کہنا ہے کہ دجال کی شخصیت فی الاصل اسرائیل اور امریکہ کا دوسرا نام ہے۔ اس کی بائیں آنکھ کا مطلب سابقہ سوویت روس ہے جس کا اقتدار حال ہی میں بکھر گیا ہے جبکہ

❶...... کتاب الفتن۔

دائیں آنکھ کا مطلب امریکہ ہے کیونکہ کبھی مسلمانوں پوری تاریخ میں مسلمان بیک وقت دو عظیم طاقتوں کی ماتحتی میں کبھی نہیں رہے ہیں۔

مندرجہ بالا نظریہ بک آف ریوی لیشن میں دیئے گئے جانور نما دجال سے مماثلت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام وضاحتیں قابل بحث ومباحثہ ہیں۔ تاہم یہ بات طے شدہ ہے کہ دجال ایک انسان ہوگا۔ وہ کون سی مملکتیں ہوں گی جو اس کے قوت واقتدار کی بنیاد (Power Base) ہوں گی۔ اس پر بھی طویل گفتگو ہو سکتی ہے۔ سادہ الفاظ میں اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کفر کی تمام قوتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر دجال کو اقتدار کا میدان فراہم کریں گی اس بات کا امکان زیادہ پایا جاتا ہے کہ دجال اسرائیل کی صیہونی ریاست کا سربراہ ہوگا اور بہت ہی مختصر عرصے میں وہ اکثر ممالک کی قیادت کرنے لگے گا۔

دجال کی خصوصیات احادیث میں اس طرح آتی ہیں۔

(۱) دجال شربتی انگور کی طرح ایک آنکھ کا ہوگا۔

(۲) دجال کی آواز دنیا کے ہر خطے میں بیک وقت سنی جاسکے گی۔

(۳) دجال تمہیں آنکھ دکھائے گا لیکن یہ آگ تمہیں نہیں جلائے گی۔

(۴) دجال تمہیں پانی دکھائے گا لیکن تم اس پانی کو پی نہیں سکو گے۔

(۵) دجال تمہارے لئے باغ کی بشارت دے گا لیکن تمہیں یہ باغ آگ کی طرح دکھائی دے گا۔

''دجال کی یہ خصوصیات آج کے ذرائع ابلاغ پر پورے اترتے ہیں۔ خاص طور پر اس لحاظ سے کس عمدہ طریقے سے ان ذرائع ابلاغ کا استعمال کیا جارہا ہے۔

یہ خصوصیات آج کے ذرائع حمل ونقل اور مواصلات پر بھی پوری اترتی ہیں۔ دجال کی پیشانی پر کفر (ک ف ر) بھی لکھا ہوا دکھائی دے گا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسرائیل فضائیہ کے بعض جیٹ طیاروں کی نوک پر بھی یہ حرف (KFR) لکھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

(تھامپسن ①)

اپنی مشہور تصنیف ''دی روڈ ٹو مکہ'' میں معروف نومسلم محمد اسد ② نے شیخ عبداللہ بن بلیہد

---

① ...... ''دجال بادشاہ جو بنے گا ہے'' صفحہ ۳۔ ② ...... محمد اسد آسٹریا کے ایک یہودی تھے لیکن یورپی تہذیب سے وہ کبھی مطمئن نہیں رہے۔ کئی مسلم ممالک کا سفر کرنے کے بعد انہوں نے آخر کار ۱۹۲۷ میں اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا اور ایک اہم کتاب ''دی روڈ ٹو مکہ'' بھی تصنیف کی تھی۔

سے ۱۹۳۰ میں کہا تھا کہ وہ ایک آنکھ سے اندھا ہوگا اور اسے خدا کی جانب سے پراسرار قوتیں حاصل ہوں گی۔

❄ ...... وہ زمین کے دور دراز گوشے میں ہونے والی بات چیت اپنے کانوں سے سنے گا

❄ ...... دور دراز علاقوں میں ہونے والے واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا

❄ ...... زمین کے گرد محض ایک دو دن میں پرواز کرے گا

❄ ...... زمین کی تہہ سے سونے اور چاندی کے خزانے نکالے گا

❄ ...... اپنے حکم سے بارش برسائے گا اور فصلیں اُگائے گا

❄ ...... اور آدمیوں کو ہلاک کرے گا

کیا یہ تفصیلات آج کی جدید ٹیکنالوجی پر پوری نہیں اترتیں؟

- ایک آنکھ سے کانا ہونا یعنی وہ زندگی کے صرف ایک رخ کو دیکھے گا۔ مادہ پرستانہ رخ۔ وہ زندگی کے مذہبی رخ سے بے پرواہوگا۔
- دور دراز علاقوں سے گفتگو سننا اور واقعات دیکھنا آج کی سائنسی پیش رفت کی بنیاد پر سب کچھ ممکن ہوگیا ہے۔
- ایک دو دن میں ساری دنیا کے گرد چکر لگانا یہ فضائی ترقی کی وجہ سے اب عام سی بات ہے۔
- بارشیں برسانا اور فصلیں اُگانا۔ آج کی دنیا میں یہ سارے کام بھی ممکن ہیں۔ جدید کیمیائی کھادوں کی وجہ سے بہترین فصلیں تیار ہو رہی ہیں۔
- سونے اور چاندی کے خزانے نکالنا۔ آج کی ٹیکنالوجی کی وجہ سے زمین کی بہت گہری کھدائی ممکن ہوگئی ہے۔ آج کا علم اس مقام کا پتہ لگالیتا ہے جہاں قیمتی ذخائر زیر زمین موجود ہوتے ہیں۔ (اسد [1])

دجال امت کے لئے روز بروز فتنہ بنتا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ:

"دجال کے ساتھ اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے جنہوں نے ایرانی شالیں پہنی ہوئی ہوں گی۔" (مسلم)

ایران کے گذشتہ انقلاب کے بعد ایران کے یہودی ہجرت کر کے اپنی یہودی ریاست کی طرف منتقل ہوگئے۔ یہ یہودی ہی ہیں جو اندلوں دنیا اور امریکہ کے سیاسی و معاشی معاملات

[1] ...... دی روڈ ٹو مکہ، جواہر العلوم لاہور ص ۲۹۳۔

چلا رہے ہیں

''حضرت انس ﷜ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہے'' (متفق علیہ)

نیا عالمی نظام جس کا بہت شور و غوغا ہے اس کا مطلب پرانا عالمی نظام نفی سویت روس ہے۔ روس کے زوال نے امریکہ کو واحد اور غیر متنازعہ عظیم ترین قوت بنا دیا ہے۔ (شیلم ❶)

ایک ڈالر کا امریکی نوٹ جس پر لکھا ہوا ہے کہ ''ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں'' دراصل ان کی ہوائے نفس کی بہترین مثال ہے۔ اس نوٹ میں فرعون کے کفر کا اہرام مضبوطی کے ساتھ جما ہوا کھڑا ہے جبکہ دجال کی آنکھ بلندی سے دنیا کو دیکھ رہی اور نیا عالمی نظام نافذ کر رہی ہے۔ اس نوٹ کے دوسری طرف دجال کی انجیلی فرضی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس کے اوپر یہودیوں کے قومی نشان داؤد ؑ کا (چھ کونوں والا) ستارہ بنا ہوا ہے۔ ڈالر کے نوٹ کی یہ عبارت اور علامات بذاتِ خود اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل دونوں دجال کی زیرِ تکمیل عالمی حکمرانی کے حصے دار ہیں۔ اس موقع پر ''بارن اگین'' عیسائی بنیاد پرستوں کا کردار ہمارے سامنے آتا ہے جو اسرائیل کو مضبوط کرنے کی خاطر اسے وہ امداد کی صورت میں فراہم کر رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اسرائیل کی ریاست جس قدر زیادہ مضبوط ہوگی ان کی نجات بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ ان کا خیال ہے کہ وہ دجال کی آمد کے لئے ماحول تیز تر کر رہے ہیں تا کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی دوبارہ آمد جلدی ہو سکے۔ جتنی جلدی دجال کا نزول ہوگا اتنی ہی جلدی عیسیٰ مسیح ؑ کا نزول بھی ممکن ہوگا۔ تاہم انہیں اندازہ نہیں ہے کہ عیسیٰ مسیح ؑ (نجات دہندہ) کے آنے کے بعد انہیں ایک دھچکے سے بھی دو چکر ہونا پڑے گا۔ یہ دھچکا اتنا بڑا ہوگا کہ گذشتہ ۲ ہزار (Millenium) میں انہیں ایسا دھچکا نہیں پہنچا ہوگا۔ جس نے دجال ہونے کا دعویٰ کیا تھا کوئی بھی شخص دجال نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دجال کی صفات پر پورا نہ اترے۔ امریکہ دجال کی ریاست ہے یا نہیں، یہ آنے والا وقت ہی ثابت کرے گا۔

حضور ﷺ نے تو دجال (شخص) کی نشانیاں بتائی ہیں نہ کہ دجال (ملک) کی۔ حضور ﷺ نے ہمیشہ واضح باتیں کی ہیں۔ معموں اور پہیلیوں میں واقعات نہیں بتائے۔ البتہ انجیل کی

❶ ......وار اینڈ پیس ان دی مڈل ایسٹ ص ۱۳۱۔

کتاب ''بک آف ریوی لیشن'' میں دجال کے لئے جنگلی جانور کی طرح جو تفصیلات پیش کی گئی ہیں وہ حقائق سے کافی دور ہیں۔ البتہ دجال کے بارے میں احادیث کی تین نشانیاں ایسی ہیں کہ وہ احمد تھامپسن کے نقطۂ نظر سے مطابقت رکھ سکتی ہیں۔ بحیثیت شخص دجال ابھی آنا باقی ہے۔ وہ آئے گا اور دجالی حکمرانی کی قیادت کرے گا جو عنقریب ابھر کر سامنے آنے والی ہے۔

حدیث میں درج ہے کہ آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

☆ فتنہ اس طرف سے ابھرے گا

☆ یقیناً فتنہ اسی طرف سے ابھرے گا۔ (آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی)

☆ جہاں سے شیطان کے سینگ برآمد ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ نے ایک مرتبہ دعا کی کہ ''اے اللہ ہمارے لئے شام میں برکت عطا فرما اور اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت عطا فرما'' اس موقع پر موجود صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ سے ''نجد'' کے بارے میں بھی دعا کی درخواست کی مگر آپ ﷺ نے ایک بار پھر فرمایا کہ ''اے اللہ ہمارے لئے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت دے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ''وہاں زلزلے اور آفتیں ہیں اور شیطان کا سینگ بھی وہیں سے ابھرے گا''۔

دجال کے پیشوا مشرق بلکہ خاص طور پر نجد سے نمودار ہوں گے۔ یہ وہ حالات ہوں گے جن کے باعث لوگ اللہ کی اطاعت اور عبادت میں مزید دور ہو جائیں گے۔

کفر کا سردار۔ دجال

احمد تھامسن نے صفحہ تین پر لکھا ہے کہ:

''یہ امر واضح رہنا چاہئے کہ نظام کفر اور کافر افراد جو اس نظام کے پشتیبان ہیں وہ دجال کے عالمی سماجی و ثقافتی صورتِ حال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں، حالانکہ دجال اب تک پس پردہ ہے۔''

''دجال کفر کے نظام کی انسانی شکل ہوگا۔ وہ ایک کٹر کافر ہوگا اس لئے اس کے ظاہر ہونے کے بعد اس کے نظام کو چلانے والے دجال کو اپنا سردار بنائے بغیر نہ رہ سکیں گے۔'' (تھامپسن [1])

[1] The King Who has No Clothes۔

دجال کا حلیہ

تمام مستند احادیث کی روشنی میں اندازہ ہوتا ہے کہ دجال مسیح ایک جوان کانا شخص ہوگا جو شاید یہودی ریاست کا سربراہ ہوگا۔ دنیا کی بڑی بڑی اقوام اس کی تابعداری کریں گی۔ دجال کی شخصیت اتنی پُرکشش ہوگی کہ لوگ اس کی پیروی کرنے پر خود کو مجبور ہو جائیں گے۔

اس کا مضحکہ خیز حلیہ اس کی شناخت کے بارے میں کسی کو غلطی میں مبتلا نہ رکھ سکے گا۔

اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا امام مہدی امریکہ کی قوت اقتدار کو ایک سے زیادہ جنگوں میں برباد کرسکیں گے؟ ❶ کیا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہودی اپنے دیگر حلیف ممالک، بھارت، چین جاپان، کوریا اور دوسرے منافقوں کا تعاون حاصل کریں گے؟

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ مسلمان ترکوں کے ساتھ نہ لڑلیں یہ وہ قوم ہے کہ جن کے چہرے کھالوں سے ڈھپی ہوئی ڈھالوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں اور جو بالوں سے بنی ہوئی چپل پہنتے ہیں۔'' (مسلم ❷)

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم ایک ایسی قوم سے نہ لڑلو جس کی چپلیں بالوں کی بنی ہوئی ہیں، اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ تم ایک ایسی قوم سے نہ لڑلو جن کی آنکھیں چھوٹی ہیں، ناک مختصر ہیں، اور جن کے چہرے ایسے لگتے ہیں جیسے وہ کھالوں سے ڈھکی ہوئی ڈھالیں ہیں''۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا امریکہ دجال اور اتحادیوں کی حمایت لے کر بڑی جنگوں کا ایک عظیم سلسلہ شروع کردے گا؟۔

حضور ﷺ نے اوپر کی احادیث میں ترکوں کا حلیہ بیان کردیا ہے۔ یہ پیشین گوئی تاریخ میں کئی بار درست ثابت ہوئی جب کہ ماضی میں ترکوں اور منگولوں نے مسلم علاقوں پر حملے کیے تھے۔

حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ:

تم انہیں تین دفعہ بھگا دو گے حتیٰ کہ انہیں عرب میں پکڑ لو گے۔

---

❶ ......ہوسکتا ہے کہ امام مہدی امریکہ کی فوجی قوت خصوصاً فضائی اور بحری قوت کو ایک بڑی جنگ میں ختم کردیں۔

❷ ......کتاب الفتن۔

۱]......پہلی دفع فرار ہونے والے سب محفوظ رہیں گے۔

۲]......دوسرے موقع پر فرار ہونے والے کچھ بچ جائیں گے اور کچھ مرجائیں گے۔

۳]......تیسرے موقع پر فرار ہونے والے سب کے سب قتل کر دیئے جائیں گے

(ابوداؤد ❶)

امام مہدی کے خلاف جنگ میں امریکہ اپنی عظمت اور قوت کھودے گا اور وہ یہودیوں کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی تعاون حاصل کرے گا۔ ہوسکتا ہے کہ یہودی اس کی امداد کر کے بہت خوش ہوں، انہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوگی کہ کون ان کی مدد کرتا ہے۔ ایک معروف سابق برطانوی وزیر اعظم کی طرح ان کا واحد مقصد یہی ہے کہ:

''سیاست میں کوئی مستقل دوستی اور مستقبل دشمنی نہیں ہوتی، مستقل چیز صرف مفادات ہوتے ہیں۔''

یہاں ایک بات اور بھی بہت اہم ہے کہ یہودیوں کو اپنے جانور، گائے سے بے انتہا محبت ہے۔ چنانچہ ممکن ہے کہ یہ محبت انہیں گائے سے اسی طرح محبت کرنے والی دوسری قوم ہندو سے اتحاد کرنے پر آمادہ کردے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہودی اور ہندو دونوں شرک اور گائے کی پرستش میں ایک جیسے ہیں۔ ہندو نہ صرف یہ کہ گائے کو مقدس سمجھتے ہیں بلکہ اس کا پیشاب بھی پی لیتے ہیں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ط خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ط قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۹۳﴾

''جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر کوہ طور کو کھڑا کر دیا اور کہہ دیا کہ ہماری دی ہوئی چیز کو مضبوطی سے تھام لو، اور سنو تو انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی، اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت گویا پلا دی گئی ان کے کفر کی وجہ سے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارا ایمان تمہیں برا حکم دے رہا ہے، اگر تم مؤمن ہو۔'' (سورۂ البقرہ آیت ۹۳)

نیچے کی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ان کے اتحاد کو فاش کیا ہے۔

---

❶ ......کتاب الملاحم۔

"اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی افواج کو دو موقعوں پر دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

۱)......وہ فوج جو ہندوستان پر حملہ کرے گی۔

۲)......وہ فوج جو عیسیٰ بن مریمؑ کے ساتھ ہوگی۔ (نسائی واحمد)

دجال کی آمد کے لئے اسٹیج کی تیاری

امام مہدی کی قیادت میں ہونے والی یکے بعد دیگرے فتوحات مغرب کے لئے بدترین تلخ حقیقت ثابت ہوگی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی، محمد الفاتح، اور الپ ارسلان کے ساتھ ان کی صدیوں پرانی جنگیں اس وقت ان کے دوبارہ ذہنوں اور میڈیا میں تازہ ہو رہی ہوں گی۔ مغرب کی شکست کسی کے لئے بھی ناقابل تصور ہوگی۔ خصوصاً اس لئے کہ امام مہدی اور امریکہ کی فوجی و معاشی قوت میں کوئی موازنہ نہیں ہوگا، مسلمانوں میں پائی جانے والی موجودہ مایوسی، پست ہمتی اور مغرب سے احکام وصول کرنے کی عادت کی وجہ سے یہودیوں کو خفیہ سازشیں کرنے کا بہت موقع مل جائے گا۔ وہ چاہیں گے کہ اپنے سیاسی کرتب دکھائیں اور جان لیوا سیاست کریں۔ یہودیوں کی کتاب "پروٹوکول آف ایلڈرز" میں درج ہے کہ "برائی حاصل کرنے کے لئے واحد ذریعہ برائی ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے مقاصد کے لئے محض رشوت ،دھوکہ دہی اور ظلم ہی پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے۔"

سابق اسرائیلی وزیر اعظم منہم بیگن نے اسرائیلی پارلیمنٹ میں اپنے خطاب کے دوران جب یہ اعلان کیا کہ "اہل اسرائیل یا خود اسرائیل کے سامنے عربوں کے لئے اس وقت تک کوئی جگہ نہیں ہوگی جب تک کہ ہم اپنی ساری سرزمین واپس نہ لے لیں، اس بات سے قطع نظر کہ امن معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں یا نہیں۔" (فاروقی❶)

تو ہمیں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ لہٰذا اسرائیلی پارلیمان نے جب یہ مقصد اپنایا اور اس پر عمل کیا کہ "تمہاری سرحدیں، اے اسرائیل، دریائے فرات سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی ہیں۔"

تو ہمیں اس پر بھی کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ (فاروقی❷)

شیطانی پروٹوکول آف ایلڈرز ہر چیز کو بہت واضح طریقے سے بیان کرتی ہے۔ اس کے

---

❶......مصباح الاسلام فاروقی "جیوئش کانپیرے سی اینڈ دی مسلم ورلڈ" مارچ ۱۹۹۲ ص ۱۲۶۔

❷......مصباح الاسلام فاروقی "جیوئش کانپیرے سی اینڈ دی مسلم ورلڈ" مارچ ۱۹۹۲ ص ۱۷۔

باجود ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ابھی تک معاملات کو سمجھنے میں سنجیدہ ہی نہیں ہوئے ہیں۔ یہ صیہونی ہی ہیں جو اپنی دھوکہ دہی، بدعنوانی، افواہ سازی اور منفی پروگنڈے کی ایک طویل تاریخ رکھتے ہیں اور فخریہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل بیان غور سے پڑھئے۔

''ایک لمحے کے بھی کبھی یہ نہ سوچیں کہ یہ بیانات محض لفاظی ہیں۔ ہم نے ڈارونیزم، مارکسزم اور نطشے ازم کی کامیابی کے لئے جو محنت کی ہے اس پر خصوصی توجہ دیں۔ ہم یہودیوں کے نزدیک یہ جائزہ لینا بہت سادہ سی بات ہے کہ ہماری ہدایات اور منصوبے کسی بھی قیمت پر غیر یہودی ذہنوں پر اپنے اثرات کس طرح مرتب کرتے رہے ہیں۔ (فاروقی ❶)

دوسرے الفاظ میں وہ قرآن پاک کے الفاظ پر خود کو کتنی عمدگی سے پورا اتار رہے ہیں۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط

''یہودی اور عیسائی ہرگز تم سے راضی نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کے طریقے پر نہ چلو گے۔ صاف کہہ دو کہ راستہ بس وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰)

امریکہ کا خیال ہے کہ فوجی توازن بلکہ اسرائیل کی برتری ہی استحکام کی ضمانت ہے اسرائیل کی شرائط پر امن قائم کرنے ہی سے آخر کار امن قائم ہوسکتا ہے۔ (شیلم ❷)

لیکن ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ان پر پڑتی ہی رہے گی۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہوگئے تھے اور زیادتیاں کرنے لگے تھے۔'' (المائدہ آیت: ۷۸)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

---

❶ ...... مصباح الاسلام فاروقی ''جیوئش کانپیرے سی اینڈ دی مسلم ورلڈ'' مارچ ۱۹۹۲ ص ۱۷۔

❷ ...... مصباح الاسلام فاروقی ''جیوئش کانپیرے سی اینڈ دی مسلم ورلڈ'' مارچ ۱۹۹۲ ص ۴۶۔

''......ان کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی پھٹکار ہے۔ اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔'' (المائدہ آیت:۸۶۔۸۷)

امن مراحل کی موجودہ پیش رفت

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَـٰرِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰٓ أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِىَ بِٱلْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِۦ فَيُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَآ أَسَرُّوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ نَـٰدِمِينَ ﴿٥٢﴾

''اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ اُنہی میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں، کہتے ہیں ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں، مگر بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ جب تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے گا تو یہ لوگ اپنے اسی نفاق پر جسے یہ دلوں میں چھپائے بیٹھے ہیں، نادم ہوں گے۔'' (المائدہ آیت:۵۱۔۵۲)

آخری عشرے کے دوران ایسا نظر آ رہا ہے کہ جیسے یہودی، مسلم ممالک خصوصاً مسلم قیادت کے ساتھ دوستی بڑھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ان ممالک کے ساتھ معاشی، ثقافتی، ٹیکنالوجی اور دوطرفہ تجارتی بنیادوں پر تعلقات بڑھائے جائیں۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ وہ مسلم رہنماؤں کو محض بے وقوف بنا رہے ہیں تاکہ مسلم ممالک ان یہودیوں پر انحصار کرنے لگ جائیں اور وہ اپنی مصنوعات اور صلاحیتوں کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ آگے نہ بڑھا سکیں۔

اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ مسلم ممالک خصوصاً مشرق اوسط کے ممالک اپنے ملک

کے بارے میں اسرائیل اور مغرب پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لہٰذا اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ اسرائیل علاقے کا اتنا بڑا دیو ہیکل ملک بن کر ابھرے گا کہ اگر مشرق اوسط کے تمام مسلم ممالک مل کر بھی اس کے برابر وزن اختیار نہیں کر سکیں گے۔

''ہر جگہ شدید غم و غصہ، نئی وجوہات پر مسترد کیا جانا، اور ہر بار نئے طریقوں سے حل دریافت کیا جانا، کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟''

''ایک طویل پراسرار اور بے مقصد مذاکرات اور عدم مفاہمتی اجلاسوں کے بعد ''امن'' کی اصطلاح جیسا کہ اس کے بارے میں یہودیوں کا ذہن ہے اب بالکل واضح ہوتی چلی جا رہی ہے یعنی یہ کہ یہودی امن سے دراصل کیا مراد لیتے ہیں۔''

نئے بحران نے تب جنم لیا جب ''فاختہ'' اور ''عقاب'' کی جارح مخالفت آمنے سامنے ہوئی۔ جبکہ مدمقابل کی شناخت بھیڑیوں کے اندر فاختاؤں؛ کی حیثیت سے ہوئی (اسرائیل میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ صدر سادات کے دور ہی سے یہاں یا تو بھیڑ ہے یا بھیڑیا۔)

تاہم دنیا بھر کے برعکس خود یہودیوں کے ہاں اندرونی طور پر سخت مخالفتیں ہیں آپ ان کے مشترکہ اعلامیوں اور اعلانات کو پڑھتے ہیں لیکن افسوس کہ جب تک ہمیں بذاتِ خود مقرر اور اس کی پارٹی کا نام معلوم نہ ہو ان سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ ''فاختاؤں'' کی جانب سے آئے ہیں یا ''عقابوں'' کی جانب سے۔ اگر آپ کہیں دو یہودیوں۔ ایک یہودی لیڈر اور ایک یہودی ربی کو سنیں کہ وہ فلسطینیوں کو دھمکا رہے ہیں یا اسرائیل کی توسیعانہ پالیسی میں کمی سے انکار کر رہے ہیں تو پہلی نظر میں شاید آپ یہ سوچیں کہ یہ شاید عقاب ہیں لیکن بعد میں آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ تو فاختائیں ہیں۔ پھر جب آپ کسی عقاب کو یہ پکارتے ہوئے سنیں کہ پورے کے پورے فلسطین کو تباہ کر دو تب جا کر آپ کی سمجھ میں آیا ہے کہ فاختہ بھی اسی مقصد کی حامی ہے بس ذرا دونوں کے وقت اور طریقہ کار میں فرق پایا جاتا ہے۔

اوسلو، میڈرڈ، کیمپ ڈیوڈ اا کانفرنس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں فاختائیں شریک ہوئی ہیں جو پارٹی بھی اس وقت برسراقتدار ہو گی وہی اس میں شرکت کرے گی۔ عجیب و نامانوس اصطلاحیں جن کا دنیا میں کوئی متبادل نہیں ہے، یہودی منطق کے حساب سے جسے وہ عقاب اور فاختہ کا نام دیتے ہیں وہ سب تاخیر، نفرت اور زیادتیوں اور تعصب کے معاملے میں ایک دوسرے سے سخت مسابقت کرتے ہیں۔ یعنی بظاہر دونوں ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں

لیکن درونِ خانہ دونوں کے مقاصد ایک ہوتے ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی سکے کے دو رُخ نہیں ہوتے بلکہ کوئی فرق کچھ بھی ہوسکتا ہے ان میں رد یے کے اعتبار سے کوئی عقاب اور کوئی فاختہ نہیں ہے۔'' (الحوالی ❶)

امن مذاکرات کے بارے میں شلیم نے تبصرہ کیا

''امن کے پانچوں باہمی مذاکرات کے دوران جس کی نگرانی شمیر نے کی، وہ مذاکراتی اجلاس کو بس جلد از جلد نمٹانے اور مذکرات کی ناکامی کے لئے عربوں پر الزام دھرنے سے زیادہ کسی اور بات میں دلچسپی لیتا ہوا محسوس نہیں ہوتا تھا۔''

اس معاملے میں ''انڈ یک'' نے دو نکات کو مرکزی قرار دیا۔

(۱)......مذاکرات کے عمل کے دوران اسرائیل کی پوزیشن مضبوط، جبکہ ایران اور عراق کی پوزیشن کمزور رکھی جائے''انڈ یک'' نے ایسی پالیسی کو دوھرا حصول قرار دیا۔

(۲)......دوھرے حصول کا مقصد اسرائیل کو مشرقی محاذ پر محفوظ کرنا تھا''مشرق اوسط کے مذاکراتی ادوار کے بارے میں۔''انڈ یک نے لکھا''ہمیں اسرائیل کی حمایت میں کام کرنا ہوگا نہ کہ اس کی مخالفت میں۔ ہم وقف ہیں کہ اسرائیل کی تزویراتی شراکت کو وسیع تر کریں۔''

اپنی سرحدوں سے افواج کو ہٹا لینے کا مقصد اسرائیل کی بقا کو خطرے میں ڈالنا ہے اور اسرائیل یہ قدم صرف اسی صورت میں اُٹھا سکتا ہے جبکہ امریکہ اس کی پشت پر کھڑا ہو۔ اس سلسلے میں ایک راستہ تو یہ ہے کہ امریکہ اور اسرئیل کی فوجی قوت کو برقرار رکھے جبکہ دوسرا راستہ یہ ہے کہ امریکہ اسرائیل کے ساتھ اعلیٰ ٹیکنالوجی کی اشیاء یعنی ایڈوانسڈ کمپیوٹر وغیرہ کے سلسلے میں باہمی اشتراک کرلے۔

''امن مذاکرات میں اصل پیش رفت''انڈ یک نے آخر میں لکھا''اسی وقت آسکتی ہے کہ جبکہ امریکہ اور اسرئیل میں اس قسم کا خصوصی اشتراک کا موجود ہو۔''

اس طرح کا کوئی اور معاہدہ عربوں کے ساتھ انجام پانے نہیں دیا گیا تھا۔ (شلیم ❷)

جس طرح کے امن کے لئے اسرائیل بے تاب تھا وہ صرف یکطرفہ تھا۔ اس امن کی خاطر

---

❶......سفر ابن عبد الرحمان الحوالی صفحہ ۹، ۱۰، یوم الغضب۔

❷......اس کتاب War and pcace in the Middle East Acritique of American policy.USA. صفحہ ۱۲۰، ۱۲۲

اسرائیل اپنی زمین کے جس حصے سے دستبردار ہوا۔ وہ کل علاقے کا صرف ۲ فیصد تھا۔ فلسطینیوں کو اس عمل میں برائے نام شرکت دی گئی۔ ایسے ہی جیسے کسی چڑیا گھر میں جانوروں کو رعائتیں دے دی جاتی ہیں۔ ہر تھوڑے تھوڑے وقفے سے ان کے مسلح افراد، ہیلی کاپٹر گن شپوں، فوجی طیاروں، اور راکٹ لانچروں وغیرہ کے ذریعے ان پر بمباری کی گئی۔ یہودیوں کی حکمت عملی یہ ہے کہ منافقین کو اپنی بانسری پر نچایا جائے اور اس کے ذریعے متقی افراد پر ظلم توڑا جائے۔ اس ملک میں اگرچہ فلسطینیوں پر ظلم توڑا جاتا رہے گا لیکن دنیا پر اس طرح ظاہر کیا جائے گا کہ جیسے مسلمان ہی مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔ ظاہر کیا جاتا رہے گا کہ مسلمانوں کی یہ فطرت ہے کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم توڑتے ہیں۔ اس ساری مہم کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اقوام عالم میں اسرائیل ایک خوبصورت تصویر کی شکل میں ابھر کر سامنے آئے گا۔

بہر حال اسرائیل کے یہ تمام بڑے منصوبے انشاء اللہ ناکام ہو جائیں گے۔ پی ایل او کو مضبوط کر کے وہ سمجھتے تھے کہ اسرائیل کو تحفظ حاصل ہوگا لیکن عملی دنیا میں ایسا نہ ہو سکا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی تھی کہ مسلمان اسرائیل کے مقابلے میں سینہ تان کر کھڑے ہو گئے اور یہودی سازشیں تتر بتر ہو گئیں۔

لہٰذا اب ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے کہ وہ فلسطین کی شہری آبادی کے خلاف جنگ شروع کر دیں وہ جنگ جو ٹینکوں، ہتھیار بند گاڑیوں گن شپ ہیلی کاپٹروں اور مسلح جوانوں کے ذریعے اسرائیل نے پہلے ہی شروع کی ہوئی ہے۔

اس کی وجہ سے اسرائیل کا اصل چہرہ ایک بار پھر بے نقاب ہو گیا ہے۔ امن کے لئے بھاگ دوڑ کرنا اسرائیل کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ ایک طرف وہ اپنے مقبوضات کو مزید مستحکم کرے اور دوسری طرف اپنی سرحدوں کو مزید وسیع کرے۔

ربی اُویدا یوسف کے مندرجہ ذیل خیالات جو ایک ایسی الٹرا آرتھوڈوکس پارٹی کا لیڈر رہے جس نے ایریل شیرون کی کابینہ میں کئی وزارتیں سنبھالی ہوئی ہیں۔ ''مسلمانوں اور عربوں کو ایک بار ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے کا منصوبہ رکھنے کی ایک مثال ہیں لیکن شاید انہیں اندازہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک بالکل الٹا ہی فیصلہ کیا ہوا ہے''۔

اویدا یوسف کے خیالات

اسی سالہ ربی اشتعال انگیز تقریریں کرنے ایک طویل ماضی رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ وہ ایک

بہت بااثر شخصیت بھی ہے، خاص طور پر ''بلیو کالر سیفارڈیم'' کے لوگوں کے درمیان۔ یہ لوگ شمالی افریقہ اور مشرق اوسط کے اصل باشندے ہیں۔

اخبار معارو (Ma'ariv) کی اطلاع کے مطابق ربی نے اپنے خطبہ میں زور دیا کہ ''اسرائیل کے عرب دشمنوں کو شکست ضرور دینی چاہیے۔ اس نے کہا کہ عربوں پر رحم کھانا کسی بھی لحاظ سے جائز نہیں ہے۔ تم ان پر میزائل برساؤ، انہیں نیست و نابود کر دو۔ یہ برائی کی جڑ اور نفرت کے قابل عربی لوگ ہیں''۔ (ریوز ❶)

پانی کی اجارہ داری

حضور ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ مسلمانوں پر دجال کی آمد کی وجہ سے بہت ہی کھٹن وقت گذرے گا۔ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا کہ اس وقت عرب کہاں ہوں گے۔؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''اے عائشہؓ اس وقت وہ بہت تھوڑے سے رہ جائیں گے۔'' انہوں نے پوچھا اس وقت مسلمانوں کے لئے کتنی خوراک کافی ہوگی۔''؟ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ اس وقت فرشتوں کی خوراکیں کھا رہے ہوں گے، یعنی تسبیح، تکبیر، تحمید، اور تہلیل۔

انہوں نے دریافت کیا ''اس وقت سب سے اچھا سکہ کیا ہوگا؟'' آپ ﷺ نے جواب دیا ایک بہت ہی مضبوط لڑکا، جو لوگوں کے پانی سینچے گا۔ لیکن خوراک؟ وہاں کوئی خوراک نہیں ہوگی''

(مسند احمد۔ ابو یعلی ❷)

آپ ﷺ نے جواب دیا ان سب کے باوجود دجال اللہ تعالیٰ کے نزدیک بالکل بے اہمیت ہوگا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں اتنا حال کسی نے نہیں پوچھا جتنا میں نے دریافت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اتنی فکر کیوں کرتے ہو؟ دجال تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا، نہریں ہوں گی، وغیرہ آپ نے فرمایا ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب کچھ بے حیثیت ہے، یعنی اس کے پاس جو کچھ ہوگا اس سے وہ مؤمنوں کو گمراہ نہ

---

❶ ...... ریوز مضمون شائع شدہ مذکورہ اخبار بعنوان ''خدا'' برائی'' کو لازماً ہلاک کرے گا۔ ربی کا اعلان'' حوالہ دی انڈیپنڈینٹ۔ برطانیہ ۱۰ اپریل ۲۰۰۱۔

❷ ...... باب الفتن۔

کر سکے گا۔ (مسلم، بخاری ❶)

واضح رہے کہ اسرائیل اس وقت پانی پر قبضے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔

حضرت ابو حذیفہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی۔ ایک تو دیکھنے میں پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں آگ لگے گی۔ پھر جس کسی کو یہ حالات ملیں تو اس وقت وہ اس والی نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ لگتی ہے اور آپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پیئے۔ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔" (بخاری و مسلم)

ایک ادر روایت میں آتا ہے کہ پانی کی نہر کے علاوہ دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے تا کہ لوگوں کو آزمائے کہ آیا وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں یا دجال پر۔ (مسلم)

اوپر کی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ دجال کے پاس پانی کی نہریں ہوں گی، اس کے ہاتھ میں تنہا یہ ایک ایسی قوت ہوگی جس کے ذریعے وہ ساری دنیا بالخصوص مشرق وسطیٰ پر اپنا قبضہ کر سکے گا۔ مزید دلچسپ امر یہ ہے کہ سابقہ اسرائیلی وزیر اعظم شمعون پیریز یہ کہتے ہوئے اپنی خوشی نہ چھپا سکا کہ "سمندری پانی پر ہم اپنا دعویٰ دوبارہ کر سکتے ہیں تا کہ ہم نئے نئے کھیتوں، باغوں اور شہروں کو پانی فراہم کر سکیں۔" (فسک ❷)

شدید ترین سختیاں

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

"یہ سب کچھ قطعی حق ہے۔ پس اے نبی ؐ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو۔"

(الواقعہ آیات: ۹۵۔۹۶)

دجال کی آمد سے تین سال قبل آزمائشوں اور تکلیفوں کا دور شروع ہوگا۔ بارشیں کم ہو جائیں گی اور فصلیں گھٹ جائیں گی۔ جانور (بھوک، اور بیماری کی وجہ سے) مرنے لگیں گے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "دجال کی آمد سے تین سال پہلے:

- ......اوّل سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین ایک تہائی پیداوار روک

---

❶......باب الفتن۔

❷......رابرٹ فیسک کتاب "Peace at a price" ہفت روزہ تکبیر ۱۰ اگست ۱۹۹۴ء۔

لے گی۔

◄◄ ......دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار روک لے گی

◄◄ ......تیسرے سال دنیا کا تمام غلہ ختم ہو جائے گا اور سارے جانور مر جائیں گے

مسلمانوں کے لئے یہ ایک انتہائی آزمائش کا وقت ہو گا۔ دجال ایک بدوی کو لے کر آئے گا اور اس سے پوچھے گا کہ "اگر میں تمہارے اونٹوں کو زندہ کر دوں تو کیا تم مجھ پر ایمان لاؤ گے؟ کیا تم مجھے اپنا خدا مان لو گے"؟ بدوی اس کے سوال کا اثبات میں جواب دے گا۔ اس کے بعد اس کے شیطان اونٹوں کی شکل اختیار کر لیں گے جن کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے اور کوہان اونچے ہوں گے۔ پھر دجال ایک شخص کو لئے کر آئے گا اور اس سے سوال کرے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپ دونوں کو زندہ کر دوں تو کیا تم مجھے خدا مان لو گے؟ آدمی کہے گا "ہاں" اس طرح شیطان اس کے ماں باپ کا روپ اختیار کر لیں گے۔" (احمد مشکوۃ المصابیح)

اس بات کا زیادہ امکان پایا جاتا ہے کہ امام مہدی اور ان کے پیروکاروں کا گھیراؤ خصوصاً معاشی گھیراؤ کر لیا جائے۔

چنانچہ بدترین آزمائشوں والے اس دور میں کسی مخلص مسلمان کا ایمان پر قائم رہنا ایسے ہو جائے گا جیسے دہکتے ہوئے کوئلے کو ہاتھ میں پکڑنا یہی بات نبی کریم ﷺ نے اپنے الفاظ میں یوں ارشاد فرمائی "ایک وقت ایسا آئے گا کہ دین پر چلنا انگارے کو ہاتھ میں پکڑنے کے برابر ہو گا۔" (ترمذی، مشکوۃ المصابیح)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے یہی مفہوم ان الفاظ میں ادا کیا کہ "وسیع و عریض فتنوں کے دور میں عبادت کرنا گویا میری طرف ہجرت کر کے آنا ہے۔" (مسلم)

آزمائشوں کے زمانے میں لالچ اور ترغیبات بھی بہت سارے لوگوں کو اپنے اندر ہڑپ کر لیں گی۔ لوگ گناہوں اور غیر اخلاقی کاموں کی طرف اس طرح لوٹیں گے جیسے شہد کی مکھیاں شہد کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ دجال دنیا کے لوگوں کو گناہ، بے حیائی اور ظلم کی طرف تیزی کے ساتھ دھکیل رہا ہو گا۔

دجال کا ظہور

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک بار مدینے کے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو ابن عمر

ﷺ نے کوئی ایسی بات اس سے کہہ دی جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا وہ غصے کی وجہ سے وہ اتنا پھولا کہ راستہ بند ہو گیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے۔ ان کی آمد سے پہلے یہ خبر انہیں بھی پہنچ چکی تھی چنانچہ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا؟ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کسی کے شدید غصے ہی کی وجہ سے دنیا میں ظاہر ہوگا۔ (مسلم [1])

اس حدیث میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کے فعل کی وجہ سے پریشان ہو گئیں کیونکہ انہوں نے حدیث کی بنیاد پر سمجھا تھا کہ دجال اب ظاہر ہونے والا ہے۔

بہرحال مسلمان آہستہ کامیابیاں حاصل کرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ مسلمانوں کی کامیابی دجال کو سخت اشتعال میں لے آئے گی۔ مسلمانوں کی ان کامیابیوں میں امام مہدی کی آمد، جنگ کلب میں مسلمانوں کی فتح، امام مہدی کے خلاف آنے والی شامی افواج کا زمین میں دھنسا ؤ اور الملحمۃ الکبریٰ میں شاندار فتح وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کو یہ کامیابیاں تمام تر رکاوٹوں کے باوجود عطا ہوں گی۔ اس کے بعد دجال مشتعل ہو کر خود کو پیغمبر ظاہر کرنے لگے گا۔

"وہ شام اور عراق کے درمیان ظاہر ہوگا اور اپنے دائیں بائیں فساد اور گناہ پھیلائے گا۔ وہ خود کو پیغمبر کہلوانا شروع کرے گا لیکن میرے بعد اب کوئی پیغمبر نہیں ہے پیغمبری کے بعد پھر وہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا خدا ہوں۔" (مسلم، ابن ماجہ)

ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے الفاظ دہرائے:

"دجال خراسان کی سرزمین سے نکلے گا۔ بے شمار لوگ اس کی اطاعت اختیار کر لیں گے حالانکہ ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ بہ تہ جمی ہوئی ڈھالیں۔" (ابن ماجہ)

ایک بار آپ ﷺ نے واضح کیا کہ:

دجال شام اور عراق کے درمیانی علاقے سے برآمد ہوگا اور دائیں بائیں ہر طرف اپنے فتنے پھیلا دے گا۔" (ابن ماجہ)

[1] ..... کتاب الفتن۔

فتنہ دجال

لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾

''وہی زمینوں اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اور تمام معاملات فیصلے کے لئے اسی کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ وہی دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔'' (الحدید آیت: ۵۔۶)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

''ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں؟'' (سورۂ محمد آیت: ۳۱)

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی خدا ﷺ نے فرمایا:

''لوگ دجال سے خوف کھا کر بھاگیں گے اور پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔''

انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ (ﷺ) عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا اس لئے کہ اس دن ان کی تعداد بہت قلیل ہوگی (جبکہ دجال کے ساتھی کروڑوں میں ہوں گے)۔ (مسلم)

دجال کی آمد سے کافروں اور منافقوں کو اپنا ایک اہم راہنما میسر آجائے گا جس کا وہ پہلے ہی بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں گے۔ اس کے بعد یہ دشمن بہت تیزی سے حضرت امام مہدی اور مجاہدین کے مضبوط گڑھ پر حملہ کریں گے۔ ان کا جھوٹا مسیحا دجال اپنے سارے ذرائع و وسائل کو امام مہدی کے خلاف جھونک دے گا۔ اس مقصد کے لئے وہ ان کے جھوٹے نام رکھے گا مثلاً دجال، صیہون کے دشمن، جدید تہذیب کے باغی اور یاجوج وغیرہ۔ وہ مسلمانوں کا گھیراؤ اس حد تک کریں گے کہ انہیں پانی کا ایک قطرہ اور روٹی کا ایک نوالہ حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا، اپنے ان اقدامات سے یہ مسلمان دشمن قوتیں دجال کی قیادت میں نہ

صرف یہ کہ شام پر قبضہ کر لیں گی بلکہ مدینہ اور مکے کے قریب تک پہنچ جائیں گی۔

اگر فرشتے حفاظت نہ کریں تو دجال ان دونوں شہروں پر بھی حملے کر دے گا۔

آپ ﷺ نے ایک مرتبہ دعا کی کہ ''اے اللہ ہمارے لئے شام میں برکت عطا فرما اور اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔'' اس موقع پر موجود صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ سے ''نجد'' کے بارے میں بھی دعا کی درخواست کی مگر آپ ﷺ نے ایک بار پھر فرمایا کہ ''اے اللہ ہمارے لئے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت دے۔ صحابۂ کرام ؓ نے دوبارہ درخواست کی ''اور ہمارے نجد میں بھی یا رسول اللہ'' کہ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ''وہاں زلزلے اور جھگڑے ہوں گے اور وہاں شیطان کے سینگ بھی ہوں گے''۔

(بخاری، مشکوٰۃ)

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ کو بتایا کہ ''دجال کے زمانۂ اقتدار میں الجھن ہی الجھن رہے گی۔

☆ لوگ جھوٹے شخص پر ایمان لائیں گے اور سچے آدمی کا انکار کریں گے

☆ ایمان دار آدمی پر عدم اعتماد کریں گے اور بے ایمان آدمی پر اعتماد کریں گے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:

☆ ''روبیضاء کی بات سنی جائے گی

لوگوں نے پوچھا کہ ''روبیضاء'' کون ہیں یا رسول اللہ (ﷺ)؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ''یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے بغاوت کرتے ہیں لیکن دنیاوی معاملات ہی ان ہی کی رائے اہمیت اختیار کر جائے گی''۔ (مسند احمد)

دجال کی لالچ وترغیب

حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں پوچھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں اتنی فکر کرتے ہو؟ دجال تم کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا ہوگا اور نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک ہوگا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے (یعنی جو اس کے پاس ہوگا وہ اس سے مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا) (مسلم)

دجال کے ذریعے دراصل اللہ تعالیٰ دنیا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔ حضور ﷺ نے بعض

معجزے ظاہر کئے تھے اسی طرح وہ بھی بہت سارے کرشمے ظاہر کرے گا۔ ہمارے خیال میں یہ کوئی کرشمے نہیں ہوں گے بلکہ وہ سائنسی ایجادات واشیاء اور ٹیکنالوجی کے علم ہی کو استعمال کرے گا۔ اسی طرح وہ محض عیاریاں، افواہیں، جھوٹ اور دھوکا پھیلائے گا جن سے وہ وسیع پیمانے پر لوگوں کو گمراہ کرے گا اور ایک چیز جو ہم مسلمانوں کو یاد رکھنی چاہئے یہ ہے کہ شیطان جنوں کی نسل میں سے ہوتے ہیں اس لئے ہم مٹی کے لوگ ان کی صلاحیتوں اور خصوصیتوں سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ لہٰذا جب برائیوں کی قیادت میں ٹیکنالوجی کے ساتھ جنوں کا باہمی گٹھ جوڑ ہو جائے گا تو نتائج لازماً معجزانہ نظر آسکتے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ محض سراب ہوں گے۔

وہ وجہ جس کے باعث لوگ اتنے بڑے پیمانے پر دجال کے ساتھ شامل ہو جائیں گے، یہ ہے کہ اس کا اقتدار بے انتہا وسیع ہوگا۔ وہ تمام دنیا کے وسائل دولت اور اختیارات کا سرچشمہ ہوگا۔ چاول، غلّہ، پانی، اور گھریلو جانور، سب کچھ اس کے پاس ہوں گے۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ کافروں کا سردار ہوگا اس لئے وہ ہر اس مسلم ملک یا فرد کو سزا دے گا جو اس کا انکار کرے گا۔

''وہ آسمان کو حکم دے گا تو آسمان پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ ان کے لئے گھاس اور اناج اُگائے گی۔ شام کو جانور آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے ہو چکے ہوں گے، تھن کشادہ ہوں گے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی (یعنی خوب موٹی ہو جائیں گی)۔

پھر دجال دوسری قوموں کے پاس آئے گا اور انہیں بھی کفر کی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی بات نہیں مانیں گے تو ان پر قحط سالی اور خشکی چھا جائے گی۔ ان کے ہاتھوں میں سے ان کے مالوں میں سے کچھ نہ بچے گا۔ دجال ویران زمین کی طرف نکلے گا تو اس سے کہے گا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال دے تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ (مسلم [1])

دجال کے خلاف حفاظتی ڈھال

یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس نے مسلمانوں کو دجال کے فتنے سے پیشگی آگاہ کیا ہے بلکہ اس سے بچاؤ کی تدبیریں بھی بتادی ہیں۔ حضور ﷺ نے ہمیں دجال سے

[1] ...... باب الفتن۔

بچاؤ کی تین تدبیریں سکھائی ہیں۔

(۱) ✡ اے اللہ میں آپ سے دوزخ کے عذاب کی پناہ مانگتا ہوں
✡ اے اللہ میں آپ سے قبر کے عذاب پناہ مانگتا ہوں
✡ اے اللہ میں آپ سے زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں
✡ اے اللہ میں آپ سے مسیح الدجال کے فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں

(۲) آپ نے مسلمانوں کو سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ ''جو شخص بھی سورۂ کہف کی دس آیات حفظ کرے گا وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔ مزید یہ کہ دجال سے دور رہ کر بھی اس کے فتنوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ (ابوداؤد ❷)

(۳) ہر وہ شخص جسے دجال کے بارے میں سننے کو ملے وہ اس (دجال) سے دور چلا جائے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ آدمی دجال کے پاس یہ سمجھ کر قریب آئے گا کہ وہ مسلمان ہے اور وہ اس کے الجھے ہوئے خیالات کی وجہ سے اس کی اطاعت کرنے لگے گا (ابوداؤد ❸)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۗ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

''ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا'' کاش میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی، کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس کے بہکائے میں آ کر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی۔ شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا۔ اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا تھا۔'' (الفرقان آیات ۲۷-۳۰)

❶، ❷..... کتاب الملاحم۔

مکے اور مدینے کی طرف دجال کی آمد

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۙ وَلَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾

''اور یہ نہیں ہوسکتا کہ اندھا آنکھوں والا دونوں یکساں ہو جائیں اور ایمان دار اور صالح و بدکار ایک جیسے ٹھہریں''۔ (المؤمن آیت:۵۸)

دجال کی پر ہیبت وسیع وعریض افواج کے مقابلے میں امام مہدی کی مختصر افواج کو دیکھ کر دجال اسلام کے عظیم مراکز کو تباہ کرنے کی خاطر مکے اور مدینے کی طرف اپنی افواج کو لے کر بھاگے گا۔ اس کی تمنا ہوگی کہ اسلام کی بنیادوں والے شہر کو ہمیشہ کے لئے ڈھا دیا جائے۔ توحید کے خلاف جو کینہ اس کے دل میں بیٹھا ہوگا اس کی وجہ سے وہ اپنے منصوبے ترتیب دے گا۔ تاہم مکے اور مدینے کی تباہی کے لئے جو وجہ وہ لوگوں کے سامنے پیش کرے گا وہ امام مہدی اور ان کی افواج کی سرکوبی ہوگی (جیسا کہ آج کل بڑی عیاری سے اصل منصوبے کو فاش نہیں کیا جاتا بلکہ اسے کوئی اور خوب صورت نام دے دیا جاتا ہے۔ مترجم)۔ اس وقت امام مہدی دمشق، شام، میں ''الغطہ'' کے مقام پر ٹھہرے ہوئے ہوں گے۔

دجال اپنی بہترین مسلح اور بظاہر ترقی یافتہ لیکن اندرونی طور پر خونخوار افواج کے ساتھ مکے اور مدینے کے پہاڑوں کی جانب سے حملہ کرے گا۔ وہ اور اس کی افواج احد پہاڑ کے نزدیک مجتمع ہوں گی جہاں سے مسجد نبوی ﷺ رات کے وقت ایک سفید محل کی شکل میں نظر آتی ہے۔ اُحد پہاڑ سے وہ اپنے کمانڈروں کو مسجد نبوی ﷺ پر حملے کے احکامات جاری کرے گا۔

صدیوں پرانی صلیبی جنگوں کے دور سے لے کر آج اس وقت تک اسلام دشمنوں کا ہدف یہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے یکسر مٹا دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ دجال مسلمانوں کے دونوں اہم اور مقدس مقامات پر حملے کرے گا۔

دجال کی یہ ساری کارروائی حضور ﷺ کے دور کی جنگ احزاب سے مماثلت رکھتی ہے جبکہ مکہ کے قریش، بعض یہودی قبائل اور بنو غطفان کے دس ہزار سے زائد مسلح سپاہی مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔

مدینے کے مسلمانوں نے رسول خدا ﷺ کی انقلابی قیادت میں مدینے کے گرد اپنے دفاع

کے لئے ایک طویل خندق کھودی تھی جس میں انہیں چھ سخت دن لگے تھے۔ آج کی ٹیکنالوجی کے دور کے حساب سے یہ ایک معجزاتی کارروائی تھی کیونکہ آج بھی کسی کے لئے یہ تسلیم کرنا انتہائی مشکل ہے کہ مدینے کے گرد پہاڑوں کو کاٹ کر ایک گہری خندق کھودی جائے تاکہ دس ہزار دشمنوں سے اپنا بچاؤ کیا جا سکے۔!

یہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضور ﷺ کی دور اندیشی تھی کہ اس تدبیر کی وجہ سے اسلام اپنے ابتدائی دور میں برباد ہونے سے محفوظ ہو گیا تھا۔

اس دور کی متحدہ افواج نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ مسلمانوں کے پاس سامان رسد کی کمی ہے لہٰذا انہوں نے فیصلہ کیا کہ مدینے کا محاصرہ کر لیا جائے۔ انہوں نے اپنے حلیف قبائل میں سے ایک یہودی قبیلے بنو قریظہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ مسلمانوں سے اپنے حلیفانہ عہد کو توڑ دے اور مدینے پر پتھراؤ کر کے اس کے باشندوں کو اپنے رحم و کرم کے آگے جھکنے پر تیار کر لے۔ لیکن عین اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی رحمت مدد کو آئی اور اس نے یکا یک ایک طوفانی ہوا بھیجی جس کے بعد دشمنوں میں ایک انجانا خوف بیٹھ گیا۔ آہستہ آہستہ ان کے درمیان باہمی عداوت پھوٹ پڑی اور وہ بالآخر مدینے کا محاصرہ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ قرآن پاک کہتا ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱذْكُرُوا نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ ٱلْأَبْصَـٰرُ وَبَلَغَتِ ٱلْقُلُوبُ ٱلْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِٱللَّهِ ٱلظُّنُونَا۠ ۝ هُنَالِكَ ٱبْتُلِىَ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یاد کرو اللہ تعالیٰ کو احسان کو جو (ابھی ابھی) اس نے تم پر کیا ہے۔ جب لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیج دی اور ایسی فوجیں روانہ کیں جو تم کو نظر نہ آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے جب دشمن اوپر سے اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے، جب خوف کے مارے آنکھیں پتھرا گئیں، کلیجے منہ کو آ گئے اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کا گمان کرنے لگے۔ اس وقت ایمان لانے والے خوب آزمائے گئے اور بری طرح ہلا دیئے گئے۔'' (الاحزاب آیات ۹۔۱۱)

اس طرح اللہ تعالیٰ دونوں شہروں کی حدود تک فرشتوں کو مقرر کر دے گا تاکہ وہ جھوٹا کانا

دجال شہر کے اندر داخل نہ ہو سکے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ مکے اور مدینے کو دشمنوں سے محفوظ کر رہا ہوگا تو دوسری طرف وہ منافقوں اور مومنوں کو بھی ممتاز کر رہا ہوگا۔ دجال مدینے میں تین دفعہ داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن ہر بار اسے پیچھے دھکیل دیا جائے گا جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے:

''کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں دجال داخل نہ ہو سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ اور ان دونوں شہروں کی طرف جانے والا کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر فرشتے قطاروں میں نگہبانی کے لئے نہ کھڑے ہوں۔ اس کے بعد مدینہ کے باشندے تین بار ہلا دیئے جائیں گے۔ (یعنی تین بار زلزلے آئیں گے) جس کے بعد اس شہر کے منافقین اور کفار نکال باہر کئے جائیں گے۔'' (بخاری)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

''مدینے کے پہاڑی راستوں میں فرشتے متعین ہیں اس لئے مدینے میں نہ تو کوئی طاعون پھیل سکتا ہے اور نہ کوئی دجال وہاں داخل ہو سکتا ہے۔'' (بخاری)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''دجال کی پھیلی ہوئی دہشت مدینے میں ہرگز داخل نہ ہو سکے گی۔ اس موقع پر مدینے میں سات دروازے ہو جائیں گے جب کہ ہر دروازے پر دو فرشتے متعین ہوں گے۔'' (بخاری)

منافقین خود ہی نکل نکل کر مدینے سے بھاگ رہے ہوں گے تا کہ وہ دجال کے کیمپ میں داخل ہو سکیں۔ رَبّ مشرق و مغرب سے ان کا اعتماد اُٹھ چکا ہوگا اور انہیں اس کا وہ وعدہ یاد نہیں رہے گا کہ اللہ تعالیٰ مدینۃ النبی ﷺ کو دجال اور اس کی بظاہر ہیبت ناک مگر در اصل بے حیثیت افواج سے ہر صورت میں محفوظ رکھے گا۔

یہ بدقسمت لوگ، مدینۃ النبی ﷺ میں رہنے کے باوجود صرف دنیا کی چمک دمک پر ریجھ رہے ہوں گے۔

حضور ﷺ کے دور میں منافقین مدینہ اپنے شہر سے فرار ہونا چاہتے تھے۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ:

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ

بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ○ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ○ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ○

''اور جب کہ ان میں سے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اے یثرب کے لوگو! تمہارے لئے ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں۔ سو لوٹ چلو، اور بعض لوگ ان میں نبی ﷺ سے اجازت مانگتے تھے۔ کہتے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں ہیں یہ محض بھاگنا ہی چاہتے ہیں اور اگر مدینے میں اس کے اطراف سے ان پر کوئی آ گھسے، پھر ان سے فساد کی درخواست کرے تو یہ اس کو منظور کر لیں اور ان گھروں میں بہت ہی کم ٹھہریں۔ حالانکہ یہی لوگ پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی۔'' (الاحزاب آیات: ۱۳۔۱۵)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مکے اور مدینے کے سوا کوئی جگہ ایسی نہیں رہ جائے گی جسے دجال اپنے قدموں سے نہ روند ڈالے۔ وہ ان شہروں میں کسی راستے سے بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ فرشتے ننگی تلواریں لئے ہوئے کھڑے ہوں گے۔ البتہ وہ ایک سرخ پہاڑ کے پاس نمک کے ڈھیر کے قریب ظاہر ہوگا۔ مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین بار ہلے گا حتّٰی کہ مدینے کا کوئی منافق مرد اور عورت وہاں باقی نہ رہ جائے گا بلکہ بھاگ کر دجال سے مل جائے گا۔ مدینے کا لوہے کا دروازہ ہٹا دیا جائے گا۔ یہ دن کوم الخلاص کہلائے گا۔'' (ابن ماجہ [1])

یہ صرف متقی اور ثابت قدم مؤمنین ہوں گے جو مدینہ نہیں چھوڑیں گے بلکہ اس خوف ناک صورت حال کا پامردی سے مقابلہ کریں گے۔ اگرچہ مادی اعتبار سے ان کی کوئی حیثیت نہ ہو گی۔ انہیں اپنے اللہ پر پورا اعتماد ہوگا۔

ایک جانب وہ کفار کے بڑھتے ہوئے لشکر اور منافقوں کی لڑانے والی کاروائیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے اور دوسری طرف انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر مکمل بھروسہ ہوگا۔ اللہ ان منافقین اور کفار کو نیست و نابود کر دے گا۔ جنگ احزاب کی مانند یہ موقع بھی لوگوں کے ایمان بالغیب کا امتحان ہوگا۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

[1] ...... باب الفتن۔

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ز وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾

''اور جب ایمان والوں نے اُن لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو وہی ہے جس کی اللہ اور رسول ﷺ نے ہم کو خبر دی تھی۔ اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور ترقی ہوگی۔'' (الاحزاب آیت ۲۲)

شاید کہ مومنین اس زمانے میں اس آیت کو زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں گے خاص طور پر رات کی نفلی نمازوں میں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

(البقرہ۔ آیت ۱۵۳)

علامہ ابن کثیرؒ نے یہ بات لکھی ہے کہ دجال کے ساتھ شامل ہونے والوں میں خواتین کی تعداد زیادہ ہوگی۔

یہ دن پاکیزگی کا دن کہلائے گا (یعنی یوم الخلاص)۔ اس دن نبی ﷺ کا شہر ان تمام ناپاک لوگوں سے صاف ہو جائے گا جو اب تک وہاں جمع ہوئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو آج وہاں صرف اس وجہ سے مقیم ہیں کہ حج کے موقع پر لاکھوں حاجیوں اور زائرین سے دولت حاصل کریں۔ آپ ﷺ نے ایک بار فرمایا تھا کہ:

''مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ یہ ناپاکی کو نکال پھینکتا ہے اور اچھی چیزوں کو باقی رکھتا ہے۔ پھر ان کو پایا تکمیل تک پہنچاتا ہے۔'' (بخاری❶)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جان لو کہ مدینہ اچھا شہر ہے۔ برائی اس سے دور کر دی جائے گی اور اچھائی اس کی واضح ہے۔'' (مسند احمد)

غیر انسانی ایذا

ایک بار حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں ایک طویل گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال پر مدینے کی گھاٹی میں گھسنا حرام ہوگا لیکن وہ مدینے کے قریب ایک پتھریلی جگہ پر آئے

❶ ..... کتاب مدینے کی خوبیاں۔

گا۔ وہاں ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے۔ اس پر دجال لوگوں سے کہے گا بھلا اگر میں اسے مار ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تمھیں میرے بارے میں کچھ شک رہے گا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کر کے جلا دے گا۔ وہ شخص کہے گا خدا کی قسم مجھے تیرے بارے میں اتنا یقین نہ تھا جتنا اب ہوا ہے (یعنی کہ تو ہی دجال ہے)۔ پھر دجال اسے قتل کرنا چاہئے گا لیکن اب وہ اسے قتل نہ کر سکے گا۔'' (مسلم [1])

مدینے میں داخلے کی تین کوششوں اور پھر ہر بار کی ناکامیوں کے بعد دجال کو خدشہ ہوگا کہ شاید اب اس کا زوال شروع ہونے والا ہے۔ (واضح رہے کہ مدینہ بظاہر غیر محفوظ ہوگا کیونکہ اس کی حفاظت پر مامور فرشتے کسی کو نظر نہ آ رہے ہوں گے)۔ دجال کے پاس بے شک دنیا کی زبردست اور مسلح افواج ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ کی افواج کے مقابلے میں وہ کوئی حیثیت نہ رکھیں گی۔ اس کے گرد جمع ہونے والے اس کے ساتھی بالآخر پہچان جائیں گے کہ ان کا دوست بہت بڑا جھوٹا اور دھوکے باز ہے۔ کہنے کو تو وہ خدائی دعویٰ کر رہا ہے لیکن اس کے اندر اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ وہ ایک غیر محفوظ اور غیر نقصان دہ شہر میں داخل ہو سکے! چنانچہ اپنی ہیبت اور قوت واقتدار کو بچانے کی خاطر وہ مخالفت کرنے والے یا اسے چیلنج کرنے والے ہر فرد پر بے تحاشا ظلم ڈھائے گا۔ اسی دوران اللہ کا ایک نیک بندہ اُٹھے گا اور اس سے محاذ آرائی شروع کر دے گا وہ بغیر کسی شک وشبے کے لوگوں کو یقین دلائے گا کہ ایک آنکھ سے کانا شخص ہی دراصل دجال ہے۔

حضور ﷺ نے بیان کیا کہ: جب دجال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راستے میں اسے دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے، وہ اس سے پوچھیں گے کہ تو کہاں جاتا ہے؟ وہ کہے گا میں اس شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے، وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا، وہ کہے گا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے!۔

دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو، پھر آپس میں کہیں گے۔ ہمارے مالک نے تو کسی کو مارنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اسے اس کے سامنے نہ لے جائیں۔

پھر اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو

[1] ...... باب الفتن۔

وہی دجال ہے جس کی خبر جناب رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ دجال اپنے لوگوں کو حکم دے گا اس کا سر پھوڑا جائے اور کہے گا اس کو پکڑو، اس کا سر پھوڑو، اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مارو۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو مجھ پر یقین نہیں کرتا یعنی میری خدائی پر؟ وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے، پھر دجال کے حکم پر وہ شخص آرے کے ساتھ سر سے لے کر دونوں پاؤں تک چیرا جائے گا، یہاں تک کہ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اُٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص زندہ ہو کر سیدھا اُٹھ کھڑا ہوگا۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا اب تو مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کر سکے گا (یعنی اب وہ کسی کو نہیں جلا سکتا)۔ دجال اس کو ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا لیکن وہ شخص گلے سے لے کر پسلی تک تانبے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا! پھر وہ اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے کہ اسے آگ میں پھینک دیا گیا، حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص رب العالمین کے نزدیک سب لوگوں سے بڑا شہید ہوگا!۔ (مسلم)

ایک اور مقام پر دجال کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

............پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اسے تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا، جیسے کہ نشانہ دو ٹوک لگ جاتا ہے۔ پھر وہ اسے زندہ کر کے پکارے گا اور وہ جوان اسی کے سامنے آئے گا۔ اس کا چہرہ دمکتا اور ہنستا ہوا ہوگا، اسی حال میں اللہ تعالیٰ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرے گا وہ سفید مینار کے پاس دمشق میں اتریں گے۔ وہ زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ (مسلم ❶)

جب دجال اپنے ہی ماننے والوں کے سامنے اپنے مصنوعی خول کو اترتا ہوا دیکھے گا تو اسے سخت دھچکا پہنچے گا۔ وہ شخص جسے دجال نے دو ٹکڑوں میں کاٹا اور دوبارہ زندہ کیا ہوگا، وہی زندہ ہو کر اسے دجال اور (Anti Christ) کہہ کر پکارے گا۔ اس کے بعد مومنین بھی اسے دجال تسلیم کر لیں گے اس کے بعد دجال متقیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا، ابھی وہ اپنی بدنامی کو سنبھال بھی نہ سکے گا کہ اسے یہ خبر سن کر مزید ذہنی صدمہ پہنچے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان

❶......باب الفتن۔

سے تشریف لے آئے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ساری دنیا کو وہ اپنے بارے میں بتاتا پھرتا تھا کہ مسیح علیہ السلام وہ خود ہے۔

اپنا دفاع کرنے کے لئے آخر کار وہ ایک بار پھر جعلی چالبازیوں اور جھوٹ کا سہارا لے گا، تاہم اب سب کچھ بے کار ثابت ہوگا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ چرچا کرے گا کہ دمشق میں نعوذ باللہ دجال اترا ہے (جب کہ اس سے پہلے وہ حضرت امام مہدی کو بھی دجال کہہ کر پکارتا رہا ہوگا)۔ البتہ اپنے تمام تر پروپیگنڈے کے باوجود وہ دل ہی دل میں یقین کر چکا ہوگا کہ عالمی شہنشاہ بننے کا اس کا جھوٹا خواب اور اس کی تمام عیارانہ چالیں اب ختم ہو رہی ہیں۔ اب وہ اپنے فرار کے راستے سوچ رہا ہوگا، ''وہ کہاں جائے اور کدھر سے جائے؟'' وہ یہ بھی یہ سوچ رہا ہوگا کہ لوگوں کے سامنے اپنے فرار کا وہ کیا جواز بنائے۔؟ اسے اس وقت تک خوب اندازہ ہو چکا ہوگا کہ اس کی موت کے علاوہ اب کوئی چارہ نہیں ہے۔ اندر اندر وہ پگھل رہا ہوگا، لیکن بظاہر وہ بڑا پر اعتماد نظر آئے گا۔

دجال کی شام کی فتح

ایک بار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ:

''اے اللہ تعالیٰ کے رسول، زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی تھی؟۔ آپ ﷺ نے جواب دیا ''مسجد حرام'' اس کے بعد کون سی مسجد؟ آپ نے فرمایا ''مسجد اقصیٰ'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ سوال کیا کہ ''ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا؟۔ آپ ﷺ نے جواب دیا چالیس (۴۰) سال۔ (بخاری)

اپنی بے عزتی محسوس کر کے دجال ایک بار پھر شام کی طرف لوٹے گا تا کہ امام مہدی کا راستہ روکا جائے۔ دجال کا حملہ بظاہر کامیاب ہوگا لیکن وہ زمین پر اپنا قبضہ برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ جو جنگ اسے بظاہر فتح کے ساتھ محسوس ہو رہی تھی وہی بالآخر اس کی تباہی کا مقدر بنے گی۔

خلاصہ

- ❄......دجال کی آمد تک مسلمانوں پر عرصۂ حیات بہت تنگ ہو چکا ہوگا۔
- ❄......امام مہدی کی فتح کے باعث دجال کی قیادت میں تمام کفر متحد ہو جائے گا۔

❋......مسلمانوں پر دباؤ اور زیادہ بڑھا دیا جائے گا۔خصوصاً خوراک اور پانی کے معاملے میں۔

❋......ایک آنکھ سے کانا دجال جس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا، تمام کافرانہ نظام کی قیادت سنبھالے گا تاکہ توحید کو اکھاڑ کے پھینک دے اور شیطان کا نظام مسلط کر دے۔

❋......دجال بہت سارے ممالک کو فتح کرے گا جن میں مسلم ممالک بھی شامل ہیں۔

❋......وہ مکے اور مدینے پر بھی قبضہ کرنا چاہے گا لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

❋......دجال کی دہشت اور بربریت کے عین عروج کے زمانے میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں بھیجیں گے۔

❋......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا خاتمہ ہو جائے گا اور زمین کے ایک ایک چپے پر اسلام داخل ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَاضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِى الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾

''اور جونہی ابن مریم کی مثال دی گئی، تمہاری قوم کے لوگوں نے اس پر غل مچادیا اور کہنے لگے کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ یہ مثال وہ تمہارے سامنے محض کج بحثی کے لئے لائے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ ہیں جھگڑالو لوگ۔ ابن مریمؑ اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کے لئے اسے اپنی قدرت کا ایک نمونہ بنا دیا۔ ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کردیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں اور وہ یعنی ابن مریم دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے، پس تم اس میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو، یہی سیدھا راستہ ہے، ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اس سے روک دے کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، اور جب عیسیٰ علیہ السلام صریح نشانیاں لئے ہوئے تھا تو اس نے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض ان باتوں کی حقیقت کھول دوں جن میں تم اختلاف کررہے ہو، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، حقیقت یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ ہی میرا ربّ بھی ہے اور تمہارا ربّ بھی، اسی کی تم عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے، مگر اس کی صاف تعلیم کے باوجود گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا ایک دردناک دن کے عذاب سے۔'' (الزخرف آیات ۵۶۔۵۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیات

احادیث کے ذریعے سے ہمیں ان کی مندرجہ ذیل خصوصیات ملتی ہیں۔

۱)...... اسراء کی رات کو میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ وہ ایک دبلے پتلے شخص تھے جن کے سر کے بال گھنگریالے تھے، وہ شنوءہ قبیلے کے آدمی لگتے تھے۔

وہاں میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ وہ ایک درمیانہ قد کے سرخ چہرے والے فرد تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی غسل کر کے آ رہے ہوں۔ (مسلم، بخاری، کتاب الایمان)

۲)...... (ایک رات) جب کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں وہاں میں نے دیکھا کہ بھورے رنگ کا ایک شخص جس کے بال سیدھے تھے اور جسے دو آدمی سہارا دیئے ہوئے تھے اور جس کے بالوں میں پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے موجود تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہیں۔ (بخاری و مسلم، کتاب الایمان)

۳)...... پھر اللہ تعالیٰ ابن مریم کو بھیجیں گے جن کی شکل وصورت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی۔ (مسلم، کتاب الفتن)

مذکورہ بالا احادیث سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درمیانے قد کے ایک فرد ہوں گے جن کے بال سیدھے ہوں گے اور جن کی جلد کا رنگ بھورا یا سرخ ہوگا۔

آپ علیہ السلام کا نزول

اسی وقت اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو نازل کرے گا۔ وہ دمشق کی مشرقی سمت ایک مینار پر اتریں گے جن کے جسم پر زعفرانی رنگ کے دو کپڑے ہوں گے اور جو دو فرشتوں کے کندھوں پر اپنے بازو رکھے ہوئے ہوں گے۔'' (مسلم [1] ۔ ریاض الصالحین)

جب دجال ایک بہادر مومن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ

[1] ...... باب الفتن۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرے گا۔ وہ دمشق کی جامع مسجد عیسیٰ پر اُتریں گے۔ ایسا لگتا ہے جیسے دجال کے گرد بے شمار لوگ اکٹھے ہوں گے تاکہ جنگ کا انجام خود دیکھ سکیں۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہی ہوگا اور دجال مرد مومن کو نقصان بھی نہ پہنچا سکے گا کہ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ یہ نماز فجر کا وقت ہوگا اور لوگ اپنی آنکھوں سے دجال کا انجام دیکھنے کے منتظر ہوں گے۔ دجال اور اس کے ساتھیوں کو مسجد عیسیٰ تک پہنچنے میں کچھ دیر لگ جائے گی۔ وہ امام مہدی کے خلاف گھیرا تنگ کرے گا تاکہ مسلمانوں کو کچل دیں۔ دمشق پہنچنے کی بے تابی کے باوجود وہ وہاں صرف ۷۰۰۰۰ ہزار فوجی لے کر آسکے گا جن کی اکثریت یہودیوں کی ہوگی۔

لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہے گی جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے سامنے موجود پائے گا۔ اس وقت اس کی سمجھ میں آجائے گا کہ اس کی زندگی کا اختتام اب صرف چند لمحوں کی بات ہے۔

ایک بار حضور ﷺ سے دجال کے معاملے میں معلوم کیا گیا کہ اس وقت عرب کہاں ہوں گے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اس روز عرب تھوڑے سے رہ جائیں گے اور ان میں بھی اکثریت بیت المقدس میں ہوگی جبکہ ایک متقی آدمی ان کا امام ہوگا۔ جب امام نماز فجر کے لئے آگے بڑھیں گے تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ انہیں دیکھ کر امام اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے لگیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کی امامت کر سکیں لیکن آپ علیہ السلام ان سے معذرت کر لیں گے۔ وہ کہیں گے کہ یہ نماز تمھارے لئے ہی کھڑی کی گئی ہے۔ اس لئے امامت بھی تمھارا ہی حق ہے۔ نماز کے خاتمے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے کہیں گے کہ:

''شہر کا دروازہ کھول دو۔'' جس پر دروازہ کھول دیا جائے گا۔ سامنے دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ موجود ہوگا۔ ان سب لوگوں کے ہاتھوں میں ایک خوبصورت تلوار اور جسم پر ایک ہری شال موجود ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال سے کہیں گے ''لو اب سنبھلو۔ میں تمھیں ایک کاری ضرب لگاؤں گا کہ تم زندہ نہ بچ سکو گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لُدّ کے دروازے پر جا پکڑیں گے جس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے شکست سے دوچار کرے گا۔

پھر زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر دی جائے گی جیسے کوئی برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ (یعنی اس وقت دنیا کے تمام افراد مسلمان ہو جائیں گے، مترجم)۔ اس کے بعد ساری زمین صرف ایک ہی کلمہ لا الہ الا اللہ کا ورد کرے گی اور دنیا میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کی

عبادت نہیں کی جائے گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن)

واضح رہے کہ بعض احادیث میں حضرت عیسیٰ کا نزول دمشق کی مسجد میں بتایا گیا ہے لیکن بعض دیگر احادیث میں ان کا نزول یروشلم (بیت المقدس) میں بتایا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور نماز کا امام تمہارا ہی آدمی ہوگا۔ (بخاری، مسلم، احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے درمیان ہم سے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ (کنز الاعمال ❶)

حضرت جابر بن عبداللہ حضور ﷺ کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ "میری امت سے ایک گروہ حق کی خاطر لڑنے سے انکار کرے گا اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم آئیں گے، مسلمانوں کا امیر ان سے نماز کی امامت کی درخواست کرے گا، وہ جواب دیں گے نہیں کیونکہ تم لوگ خود ہی ایک دوسرے کے امیر (امام) ہو، اس اُمت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔" (مسلم، احمد)

مسجد عیسیٰ

❶ بحوالہ کتاب المہدی المنتظر از ڈاکٹر بسطاوی ص ۳۱۵۔
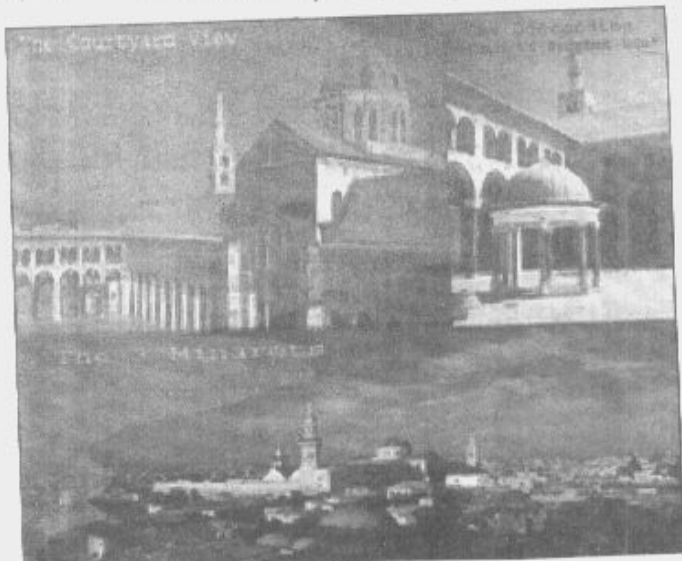
اہم فرائض

وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَأَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

''اوران اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی نہ دے گا۔ غرض ان یہودیوں کے اسی ظالمانہ رویئے کی بنیاد پر اور اس بناء پر کہ یہ:

☆ ......بکثرت اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں۔

☆ ......اور سود لیتے ہیں جس سے منع کیا گیا تھا۔

☆ ......اور لوگوں کے مال ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں

ہم نے بہت سی وہ یک چیزیں ان پر حرام کردیں جو پہلے ان کے لئے حلال تھیں۔ اور جو لوگ ان میں سے کافر ہیں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (النساء آیات ۱۵۹-۱۶۱)

دجال کے ظہور ہی سے غلط فہمیاں شروع ہو جائیں گی۔ عیسائی اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھیں گے۔ جب کہ یہودی اسے اپنا بہت ہی انتظار شدہ مسیحا (دجال) تصور کریں گے۔ اس کی محض آمد ہی بہت سارے معاملات کو درست کر دے گی۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾

''اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے (وہ اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ اب کے پاس دلیل روشن نہ آجائے (یعنی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں بالکل راست اور درست تحریریں لکھی ہوئی ہوں''۔

(البینۃ آیات:۱-۳)

اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ ان آیات کا تعلق حضور ﷺ کے دور مبارک سے ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ ان آیات کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے وقت سے بھی ہو۔

نبی ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اہم فرائض نے ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمائے ہیں۔

''میرے اور عیسیٰ کے درمیان اب کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ زمین پر نازل ہوں گے اور جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان جاؤ گے۔ درمیانے قد اور سرخ رنگت کے ساتھ دو زرد رنگ کی عبائیں پہنے ہوئے، اور ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں حالانکہ ان کا سر گیلا نہ ہوگا۔ وہ

۱)......لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ کریں گے

۲)......صلیب توڑ دیں گے

۳)......سور کو ہلاک کر دیں گے

۴)......جزیہ ختم کر دیں گے، اسلام کے علاوہ سارے مذاہب ختم ہو جائیں گے۔

۵)......وہ دجال کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ زمین پر چالیس سال تک زندہ رہ کر انتقال کر جائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (1) (ابوداؤد (2))

اس حدیث کے ذریعہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام اہم فرائض کا علم ہو جاتا ہے، یعنی کہ:

۱) وہ اللہ کے دشمنوں سے اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ اسلام زمین پر غالب نہ ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یاجوج ماجوج اور دجال سے بھی جنگ کریں گے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ط وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ o هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ o

(1) ......کتاب الملاحم۔

(2) ......واضح رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں پیغمبر کی حیثیت سے نہیں آئیں گے لہٰذا وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائیں گے۔ وہ اپنی باقی زندگی حضور ﷺ کی سنت کے مطابق گذارنے تشریف لائیں گے اور وہ غلط فہمیاں دور کریں گے جو لوگوں نے ان کے خلاف ذہن میں رکھی ہوئی ہیں۔

"یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا، خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔" (الصف آیات ۸۔۹)

۲) جب اسلام زمین پر غالب ہو جائے گا تو وہ جزیہ ختم کر دیں گے۔ جزیہ ایک قسم کا ٹیکس ہے جو غیر مسلموں سے مسلمانوں کے ملک میں ان کی جان و مال کے حقوق کی خاطر وصول کیا جاتا ہے۔

۳) وہ ان تمام غلط فہمیوں کو جو ان کی جانب بلاوجہ تصنیف کر لی گئی ہیں دور کریں گے جیسے وہ صلیب توڑیں گے یا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ عیسائیوں کا طرزِ حیات وہ نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ لائے ہیں یا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ نہ تو عیسیٰ ابن اللہ ہیں اور نہ ہی انہیں صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ وہ سور کو ہلاک کریں گے (تاکہ واضح کر سکیں کہ اس کا گوشت اللہ نے پہلے بھی ان پر حرام کیا تھا)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِـيْمًا ﴿۶۴﴾

"ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کی مرضی کے مطابق (ان کی) اطاعت کی جائے، اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو بخشنے اور رحم کرنے والا پاتے۔" (النساء آیت: ۶۴)

یا جیسے قرآن نے مزید کہا کہ:

يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

"اے اہلِ کتاب تم ابراہیم کے دین کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو؟ تورات اور انجیل تو ابراہیمؑ کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں، پھر کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ہو؟ تم لوگ جن چیزوں کا علم رکھتے ہو ان میں تو خوب بحثیں کر چکے اب ان معاملات میں کیوں بحث کرنے چلے ہو جن کا تمہارے پاس کچھ علم نہیں، اللہ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے۔" (آل عمران آیات: ۶۵۔۶۶)

سوّر کے نقصانات کی وضاحتیں

لوگوں کی ایک بڑی تعداد سور کے بارے میں اسلام کی ممانعت کو محض بے حقیقت کہہ کر رد کر دیتی ہے مگر در حقیقت اس کے حکم میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی احکامات اپنے بندوں پر نافذ کیے ہیں انہیں بغیر کسی اگر مگر اور چوں چرا کے ہمیں تسلیم کر لینا چاہیے۔

سور کے حرام ہونے کی بعض مصلحتیں تو طبی سائنس نے حال ہی میں واضح کی ہیں یہ تمام نقصانات صحت اور سائنس کی مختلف کتابوں اور رسالوں میں موجود ہیں۔ ان نقصانات میں بعض کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

- ......اگر کوئی شخص سور کے گوشت پر کوک یا (اسی طرح کا تیز سوڈا) ڈالے، تو وہ دیکھے گا کہ چند ہی لمحوں میں اس گوشت سے کیڑے جنم لے رہے ہیں۔
- ......سور کے جسم میں بہت سارے تیزاب، کیڑے اور نادیدہ بیماریاں موجود ہوتی ہیں۔ جدید ماہرین حیوانات کہتے ہیں کہ دوسرے جانوروں کی نسبت سور میں اس کا تناسب زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ سور گندی چیزیں کھانے سے زیادہ رغبت رکھتا ہے، خصوصاً مردار کیڑے، گلی ہوئی لاشیں اور غلاظت وغیرہ۔
- ......وہ مرض جسے سور انسانوں کے درمیان سب سے زیادہ پھیلاتا ہے، انفلوئنزا ہے۔ یہ بیماری سوروں کے پھیپھڑں میں گرمی کے موسم میں پیدا ہوتی ہے اور انسانوں اور سوروں میں سردی میں حملہ کرتی ہے۔ سور کے قیمے میں اس کے پھیپھڑوں کے اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو سور کا قیمہ کھاتے ہیں، ان پر انفلوئنزا کے وائرس حملے کا زیادہ امکان پایا جاتا ہے۔
- ......سور کے گوشت میں ''ہسٹامین'' اور ''ایمی ڈازول'' کمپاونڈ کی زیادہ مقدار پائی جاتی ہے جو خارش اور سوجن کی تکلیفوں کا سبب بن سکتی ہے۔ اس میں گندھک بھی پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے سوجن پیدا ہوتی ہے اور جوڑوں کا درد ہونے لگتا ہے۔
- ......سور کا گوشت کھانے سے گردے میں پتھری بننی شروع ہوجاتی ہے۔ دوسری طرف یہ انسان کو موٹاپے کی طرف بھی لے جاتی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اس گوشت کے اندر چربی اور چکنائی زیادہ پائی جاتی ہے۔

❀......اس کے گوشت میں بعض دوسرے کیڑے بھی پائے جاتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ اقوام جو سور کا گوشت زیادہ کھاتی ہیں ان کی چھوٹی آنتوں میں یہ کیڑے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

❀......ان کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض ایک خاص مدت کے بعد ناقابل علاج بن جاتے ہیں۔

❀......کینیڈا اور امریکہ میں ہر چھ میں سے ایک فرد کو کیڑوں کی ایک خاص بیماری ہوتی ہے جو سور کا گوشت کھانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

خلاصہ

❄......دجال کے جبر و دہشت کے عین عروج کے دور میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرے گا۔

❄......اسراء کی شب نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی جو گھنگھریالے، بالوں والے ایک دبلے پتلے شخص تھے۔

❄......اسی شب آپ ﷺ کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ہوئی جو درمیانی قد کے ایک سرخی مائل فرد تھے ان کے بال بالکل سیدھے تھے جیسے کہ وہ ابھی نہا کر فارغ ہوئے ہوں۔

❄......حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرق میں مسجد عیسیٰ علیہ السلام پر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ اس وقت وہ زعفران میں رنگے ہوئے دو ہلکے لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔

❄......محققین کی عام رائے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے آخری ایام میں نازل ہوں گے۔

❄......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اہم فرائض میں مندرجہ ذیل امور شامل ہوں گے۔

(۱) اپنے بارے میں پائے جانے والے غلط عقیدوں کی تردید کریں گے۔

(۲) صلیب توڑ کر ثابت کریں گے کہ وہ مصلوب نہیں ہوئے تھے۔

(۳) سور کو ہلاک کریں گے تاکہ دنیا پر واضح کر سکیں کہ انہوں نے اسے حلال قرار نہیں دیا تھا۔

(۴) جزیے کو ختم کر دیں گے تاکہ زمین پر کوئی دوسرا مذہب باقی نہ رہ سکے۔

دجال اور یہودیوں کے خلاف جنگ

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

''اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعے بلندی عطا کرتے، مگر وہ تو زمین ہی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس ہی کے پیچھے پڑا رہا، لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔'' (الاعراف آیت:۱۷۶)

ایک اور حدیث میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''اللہ نے میری امت کے دو گروہوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ جو ہندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ لشکر میں شامل ہوگا۔''

(نسائی، مسند احمد [1])

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

''یقیناً ذلیل ترین مخلوق میں سے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہہ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہو کر رہیں گے۔ فی الواقع اللہ زبردست اور زور آور ہے۔'' (المجادلہ ۲۰-۲۱)

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ

[1] کتاب الجہاد۔

يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝

''کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے یا ان کے کان سننے والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں آندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں، یہ لوگ عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا، مگر تیرے رب کے ہاں کا ایک دن تمہارے لئے شمار کے ہزار برس کے برابر کا ہوا کرتا ہے، کتنی ہی بستیاں ہیں جو ظالم تھیں میں نے انہیں مہلت دی پھر پکڑ لیا، اور سب کو تو واپس میرے پاس ہی آنا ہے۔'' (سورۃ الحج آیت ۴۶۔۴۸)

مؤمنوں کے ساتھ دجال کی خونیں جنگ کے بعد اسے اللہ تعالیٰ بالکل تھکا دے گا اور وہ بالکل کمزور پڑ جائے گا یہاں تک کہ وہ بظاہر بے بس مسلمانوں کو بھی ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا خواہ وہ طاقت اور اختیارات کے حساب سے بے حد وحساب ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن پاک میں آیا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا، رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تو ان کے لئے ہلاکت ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ

تعالیٰ نے نازل کیا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے، کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کا سب کچھ ان پر اُلٹ دیا اور ایسے ہی نتائج ان کافروں کے لئے مقدر ہیں یہ اس لئے کہ ایمان لانے والوں کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا حامی و ناصر کوئی نہیں، ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور کفر کرنے والے بس دنیا کی چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔"

(سورۂ محمد آیات ۷۔۱۲)

دجال کے ماننے والے یعنی منافق افراد اس کے اردگرد بڑھ چڑھ کر ہجوم کریں گے اور اس کی پذیرائی کریں گے حالانکہ حقیقی صورت حال یہ ہوگی کہ وہ دجال سے دور ہو رہے ہوں گے کیونکہ دلوں میں انہیں معلوم ہوگا کہ ان کا مرشد، مسیح ابن مریم نہیں بلکہ دجال ہے۔ اگر ان کے دلوں پر اس کی دہشت نہ ہوتی تو وہ نہ جانے کب کا اسے چھوڑ چکے ہوتے۔

یہ صورت حال ہوگی جس کے دوران اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی اطلاع ملے گی۔ اس سے قبل وہ اقوام عالم پر اپنے بارے میں عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کر چکا ہوگا، چنانچہ اپنے شکستہ حوصلوں کو ایک بار پھر مجتمع کرنے کے بعد وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے شام کی طرف روانہ ہوگا (کیونکہ شام ہی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد ہوگی)۔ مسجد عیسیٰ کے باہر دجال غالباً فجر کی نماز کے بعد پہنچے گا مگر جیسے ہی اس کی نظر حضرت مسیح ابن مریمؑ پر پڑے گی وہ پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ اسے اندازہ ہو جائے گا کہ اصل مسیح تو یہی ہے۔ لہٰذا اب اس کے لئے محض گنتی کے چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ قرآن پاک کہتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

"جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل و خوار کر دیئے جائیں گے، جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل و خوار کئے جا چکے ہیں، ہم نے صاف صاف آیات نازل کر دی ہیں اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔"

(المجادلہ آیت ۵)
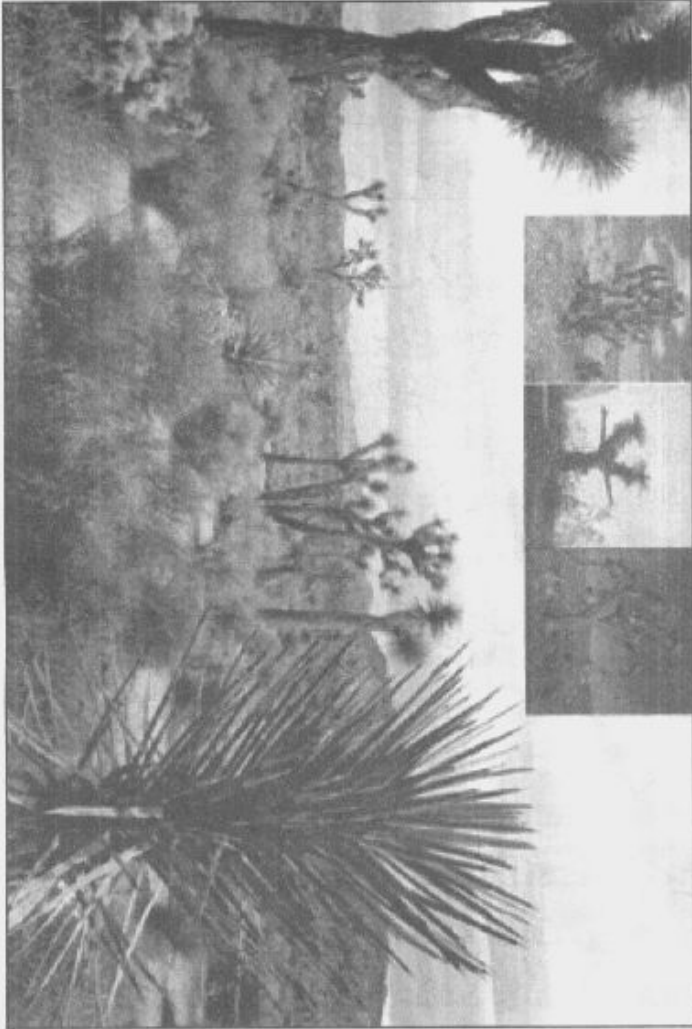
غرقد کا درخت

دجال کی سلطنت کی ٹوٹ پھوٹ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ جب دجال آئے گا اور مجھے دیکھے گا تو نمک کی طرح پگھلنے لگے گا۔" (مسند احمد، ابن ماجہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نظر پڑتے ہی دجال کی حالت خراب ہو جائے گی۔ اس کے مرید اس سے الگ ہونے لگیں گے اور ایک عجیب افراتفری کی صورت حال اس کے سامنے پیدا ہو جائے گی۔ اس کے کمانڈو چاہیں گے کہ اپنی زندگی کے بچاؤ کی خاطر وہ جس قدر انسانی خون بہا سکیں، بہا دیں۔ لہٰذا اس مقصد کے لئے وہ عظیم تباہی والے خوفناک کیمیائی اور تابکاری ہتھیار استعمال کرنے سے بھی نہ چونکیں گے۔

ایک طرف دجال اور اس کے ساتھی پسپا ہو رہے ہوں گے اور دوسری جانب مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کرشماتی شخصیت کے گرد متحد ہو رہے اور اپنی بالادستی قائم کر رہے ہوں گے۔

یہودیوں کے ساتھ آخری جنگ

اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰھُمْ سِنِیْنَ ثُمَّ جَآءَھُمْ مَّا کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۙ مَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ؕ وَمَآ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا لَھَا مُنْذِرُوْنَ ۛ ذِکْرٰی ۛ وَمَا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ○ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ○ وَمَا یَنْبَغِیْ لَھُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ؕ اِنَّھُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ○

"اگر ہم انہیں برسوں تک عیش کرنے کی مہلت بھی دے دیں اور پھر وہی چیز ان پر آ جائے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے تو وہ سامان زیست جو ان کو ملا ہوا ہے ان کے کسی کام نہ آئے گا؟ دیکھو ہم نے کبھی کسی بستی کو اس کے بغیر ہلاک نہیں کیا کہ اس کے لئے خبردار کرنے والے، حق نصیحت ادا کرنے کو موجود نہ تھے، اور ہم ظالم نہ تھے، اس کتاب کو شیاطین لے کر نہیں اترے ہیں نہ یہ کام ان کو سجتا ہے اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں۔" (سورہ الشعراء آیات ۲۰۵۔۲۱۲)

دجالی افواج کا ایک بہت بڑا حصّہ چونکہ یہودیوں پر مشتمل ہوگا اس لئے وہ بھی اپنے انجام

کو پہنچ کر مریں گے۔ یوں دجال کی قوت مزید کمزور ہوگئی۔ دجال ہی درحقیقت ظلم کی نگہبان یہودی ریاست کا سربراہ ہوگا۔ یہ وہی یہودی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیشمار مرتبہ وصیت کی تھی۔ لیکن انہوں نے کبھی اس کا کوئی اثر نہیں لیا تھا۔ قرآن پاک میں ہے کہ:

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾

''ہم نے اس کتاب میں بنی اسرائیل کو اس بات پر بھی متنبہ کر دیا تھا کہ تم دو مرتبہ زمین میں فسادِ عظیم برپا کرو گے اور بڑی سرکشی دکھاؤ گے۔ آخر کار جب ان میں سے پہلی سرکشی کا موقع پیش آیا تو اے بنی اسرائیل ہم نے تمھارے مقابلے پر اپنے ایسے بندے بٹھائے جو نہایت زور آور تھے اور وہ تمھارے ملک میں گھس کر ہر طرف پھیل گئے۔ یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔ اس کے بعد ہم نے تمھیں ان پر غلبے کا موقع دے دیا اور تمھیں مال اور اولاد سے مدد دی اور تمہاری تعداد پہلے سے بڑھا دی۔ دیکھو تم نے بھلائی کی تو وہ تمہارے اپنے لئے ہی تھی اور برائی کی تو وہ تمہاری اپنی ذات کے لئے برائی ثابت ہوئی۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کیا تا کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور مسجد بیت المقدس میں اسی طرح گھس جائیں جس طرح پہلے دشمن گھسے تھے اور جس چیز پر اُن کا ہاتھ پڑے اسے تباہ کر کے رکھ دیں۔ ہو سکتا ہے کہ اب تمہارا رب تم پر رحم کرے لیکن اگر تم نے اپنی سابقہ روش کا اعادہ کیا تو پھر ہم بھی اپنی سزا کا اعادہ کریں گے اور منکرین نعمت جیسے لوگوں کے لئے ہم نے جہنم کو قید خانہ بنا رکھا ہے۔'' (بنی اسرائیل، آیت ۴ تا ۸)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر یہودیوں نے اپنے تکبر اور ظلم کی وہی روش جاری رکھی تو اللہ

تعالیٰ انہیں اس دنیا اور آخرت دونوں میں بدترین سزا دے گا، حدیث میں آتا ہے کہ:

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ لڑ لیں پھر مسلمان انہیں ماریں گے یہاں تک کہ یہودی (جان بچانے کے لئے) پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپیں گے اور ہر پتھر اور ہر درخت پکار کر کہے گا کہ یہودی اس کے پیچھے چھپا ہوا ہے، آؤ اور اسے قتل کر دو۔ سوائے ایک درخت کے جو خاموش رہے گا۔ اس درخت کا نام ''الغرقد'' ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ درخت یروشلم میں بہت پایا جاتا ہے۔ [1] (مسلم)

دجال کی شکست جیسے جیسے واضح ہوتی جائے گی اس کے ساتھی اپنے دوسرے ساتھیوں کی زندگیوں کا خیال کئے بغیر مینڈک کی طرح فرار ہونے لگیں گے۔ یہودیوں کو اپنی پناہ کے لئے درختوں اور پتھروں کے سوا کوئی چیز نظر نہیں آئے گی لیکن اس کا بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہی سرزمین جسے اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں سے غصب کر کے اسرائیل نامی ریاست میں تبدیل کیا تھا، وہی سرزمین مسلمانوں کو آواز دے گی کہ آؤ اور یہودیوں کو مارو۔ اس طرح حق کا بول بالا ہوگا، کفر کی جڑ کٹ جائے گی اور انصاف قائم ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''دجال خشک زمین (بی مرقانہ) کے صحرا میں اُترے گا۔ اس کے پاس بیعت کرنے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہوگی۔ لوگ لوٹ کر اپنی پیاریوں کے پاس، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کے پاس جائیں گے اور اُنہیں خوف دلائیں گے کہ وہ دجال کے پاس نہ جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ دجال کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا اور وہ اُنہیں قتل کر دیں گے حتیٰ کہ ہر درخت اور پتھر کے پیچھے یہودی جان بچانے کے لئے چھپیں گے لیکن وہ درخت اور پتھر پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مسلمان، یہودی ہمارے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کر دو''۔

دجال کا خاتمہ

جب منافق یہودی اپنے رہبر کو تنہا چھوڑ دیں گے جسے کبھی وہ اُس کے رعب کی وجہ سے اپنا قائد بنائے بیٹھے تھے تو دجال بھی لُد کی طرف فرار ہونا شروع ہو جائے گا (لُد آج کل

[1] ......واضح رہے کہ یہ حدیث یہودیوں کو بھی معلوم ہے۔ اسی لئے وہ ان دنوں ہزاروں کی تعداد میں یہ درخت لگا رہے ہیں۔ اس ایک واقعے ہی سے یہودیوں کی صدیوں پیشگی منصوبہ بندی کا ذہن سمجھ میں آ سکتا ہے (مترجم)۔

اسرائیل کا مضبوط جنگی ائیر پورٹ ہے اور جہاں بڑے پیمانے پر ہلاکت کے ہتھیار موجود ہیں)لُد کی طرف اس کی پسپائی کے دو اسباب ہو سکتے ہیں۔

(۱)......وہ اپنی جان بچانا چاہ رہا ہو یا

(۲)......تباہ کن ہتھیاروں کے استعمال کے لئے احکامات جاری کرنا چاہ رہا ہو۔

لیکن ان میں سے اس کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکے گی۔اسے بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جالیں گے اور اسے لد کے دروازے پر(غالباً درہ افیق کے پاس)قتل کر دیں گے۔

آپ ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ:

''عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم دجال کو لد کے دروازے پر قتل کر دیں گے''۔ (مسند احمد، ترمذی)

یا جیسے کہ آپ ﷺ نے کہا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ دجال کو افیق پہاڑ کے پاس قتل کریں گے۔(مسند احمد)

دنیا کے اس سب سے بڑے، جھوٹے، مکار اور دہشت گرد پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھی اسی حساب سے نازل ہوگا۔

دجال کی موت پر اہل ایمان کے ذہنوں میں قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات گونجنے لگیں گی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْــــًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّـجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ۧ

''جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے صحرائے بے آب میں سراب، کہ پیاسا اس کو پانی سمجھے ہوئے تھا۔مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ بھی نہ پایا بلکہ وہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو موجود پایا جس نے اس کا پورا حساب چکا دیا اور اللہ تعالیٰ کو حساب چکاتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔ یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں

اندھیرا، کہ اُوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک اور موج چھائی ہوئی ہے اور اس کے اُوپر بادل موجود ہے۔ تاریکی پر تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔ جسے اللہ تعالیٰ نور نہ بخشے پھر اس کے لئے کوئی نور نہیں ہے۔"

(النور، آیات ۳۹ تا ۴۰)

جبر و دہشت کا مختصر عرصہ

حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "میری اُمت کا ایک گروہ حق کے لئے مسلسل جہاد کرتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب آتا رہے گا، حتیٰ کہ اس کا آخری حصہ دجال کے ساتھ جنگ کرے گا۔" (ابوداؤد ❶)

مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق دجال کی دہشت کا عرصہ محض ساڑھے تیرہ ماہ رہے گا۔

"ہم نے دریافت کیا "اے اللہ کے نبی ﷺ وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا۔" آپ ﷺ نے جواب دیا "چالیس دن" اور ایک دن ایک سال اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، جب کہ باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے ❷ ہم نے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ کیا ہماری ایک دن کی نماز (اس) ایک سال کے برابر ہو جائے گی؟۔" آپ ﷺ نے جواب دیا "نہیں، مگر تمہیں وقت کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھنی ہوں گی۔" (مسلم ❸)

دجال کا عرصہ محض پلک جھپکتے ہوئے گذر جائے گا۔ اس کا وجود اہل ایمان کے لئے ایک آزمائش ہوگا، اس لئے نہیں کہ اس کا دور ظلم و جبر کا دور ہوگا بلکہ اس لئے کہ اس کا نظام بڑے دھوکہ دہی اور فریب کا نظام ہوگا۔ یہ نظام بظاہر بڑا ہی پُرکشش اور سکون بخش ہوگا، جس میں دنیا بذات خود جنت کے طور پر پیش کی جائے گی۔ لیکن اس کا انجام آخرت میں جہنم ہوگا، جو اس نظام میں داخل ہوگیا وہ گویا اس کے نشے میں مُبتلا ہوگیا اور جو اس نظام سے دور رہا وہ معاشی و معاشرتی طور پر پریشان ہوا۔ اس میں نفاق کو خوبصورت اور جدید انداز سے پیش کیا جائے گا۔ یہاں لطف لینے کے لئے عورت، دولت، آسائش، خوراک، مشروبات، نشہ آور اشیاء،

---

❶ ...... کتاب الجہاد۔

❷ ...... ایک دن ایک سال (۱۲ ماہ) ایک دن۔ ۷ دن = کل بارہ ماہ ۷ دن۔ بقیہ ۳۸ دن رہ گئے۔ اس طرح کل ایام ۱۲ ماہ + ۷ دن + ۳۸ دن = ایک سال ۴۵ دن یعنی کل ۱/۲ ۱۳ ماہ۔ مترجم

❸ ...... کتاب الفتن۔

کھیل تفریح، ثقافتی سرگرمیاں اور امن وغیرہ سب مہیا ہوں گے۔

بعض اوقات تو اہل ایمان بھی اس کے نشے میں مبتلا ہو جائیں گے اور حرام امور میں خود کو ملوث کرلیں گے (مثلاً عورت سے قربت)۔ کیونکہ یہ امور روزمرّہ زندگی کا ایک معمول بن چکے ہوں گے، آج کے ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ تو فتنے کا محض ایک روپ ہیں۔

تاہم جنت انہی آزمائشوں سے گھری ہوئی ہے اور یہ کہ جنت زمین میں نہیں بلکہ آسمان پر پائی جاتی ہے۔ زمین پر ہمیں جو کچھ جنت کی مانند نظر آتا ہے وہ صرف ایک دھوکہ ہے۔

خیبر کی فتح

اس موقعہ پر ہمیں وہ حدیث بھی یاد رکھنی چاہیے جس میں غزوۂ خیبر کے بارے میں آپ ﷺ نے ہدایات جاری کی تھیں۔ واضح رہے کہ غزوۂ خیبر بھی یہودیوں کے خلاف لڑی گئی تھی۔ اس جنگ کے بعد جزیرۂ عرب سے ظلم و جبر کے دور کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

آپ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا کہ:

''میں اپنا جھنڈا آج اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہمیں فتح سے نوازے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پہلے کبھی سپہ سالار بننے کا سوچا نہ تھا لیکن اُس دن مجھے گمان گذرا کہ شاید میں ہی اس کام کے لئے منتخب کیا جاؤں۔

لیکن حضرت محمد ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ علم ان کے حوالے کر دیا اور کہا ''اب جاؤ اور کسی دوسری چیز پر توجہ نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہی ہاتھوں سے فتح و نصرت عطا کرے گا'' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا آگے بڑھے مگر چند ہی قدم چلنے کے بعد وہ رُک گئے اور آپ ﷺ سے دریافت کیا'' اے اللہ کے رسول ﷺ میں ان کے خلاف کس بات پر لڑوں؟۔

آپ ﷺ نے جواب دیا ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ وہ اقرار کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ اقرار کرلیں تو ان کی جانیں اور مال تم سے محفوظ ہو جائیں گے۔ وہ اسلام کے فرائض ادا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ (مسلم [1])

[1] ...... کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم۔

معروف مصری مصنف حسنین ہیکل نے اپنی کتاب میں ان حضرات کی نشان دہی کی ہے جو یہودیوں کے عربوں کے درمیان میں رہنے سے واقع ہوتی ہیں (اور جنہیں ساری مسلم دنیا آج بھگت رہی ہے)

''ان کی دشمنی اور غصہ اہل قریش سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ یہودی اپنے مذہب سے کہیں زیادہ وابستہ تھے اور وہ زیادہ قابل اور زیادہ سمجھ دار تھے، دوسری طرف ان کے ساتھ حدیبیہ جیسا صلحنامہ کرنا بھی ممکن نہ تھا کیونکہ انہوں نے میثاق مدینہ کی بہت زیادہ خلاف ورزیاں کی تھیں۔

اگر ان کے پاس رومیوں کی جانب سے کوئی امداد آتی تو حضرت محمد ﷺ سے اپنی فطری دشمنی ان سے روکی نہ جاتی۔

لہٰذا یہ طے کیا گیا کہ جزائرِ عرب میں ان پر ایک فیصلے کن کاروائی کر دی جائے اور وہ بھی انہیں کسی مہلت دیئے بغیر تا کہ وہ اسلام کے خلاف مزید کوئی اور گٹھ جوڑ نہ کر لیں......'' [1]

چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرض سونپا کہ وہ یہودیوں کو خیبر سے نکال باہر کریں۔

اس واقعے کی خاص بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسل ہی سے امام مہدی اٹھیں گے اور حسب سابق یہودیوں کے خلاف جنگ کریں گے اس کے بعد یہودیوں کی ستم رانیوں کا دور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

نظریات

یہ بات صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہودیوں پر تشدد کا دور کب کب شروع ہو گا؟ اپنی محدود معلومات کے باعث لوگوں نے ان کے لئے مدت کا تعین بھی کر دیا ہے۔ ایسے حضرات کے بعض نظریات ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

نظریہ کے پیش کنندہ	یہودیوں کے خاتمے کا سال	وجہ
۱) شیخ سفر عبدالرحمن الحوالی	۲۰۱۲ء	انجیلی و توراتی پیش گوئیاں (۱۹۶۷ء+۴۵)
۲) نظریہ اسراء	۲۰۲۴ء	(۱۹*۴)+ ۱۹۴۸ء

[1] ......''دی لائف آف محمد'' دارالاشاعت کراچی ص ۳۳۶۔۳۳۷۔

خلاصہ

- ❊......دجال کے جبر و ظلم کے عین عروج میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کریں گے۔
- ❊......دجال مسلمانوں کو پیٹتا اور خوف زدہ کرتا رہے گا۔ حالانکہ اہل ایمان یہی کہتے رہیں گے کہ یہ تمام ظلم و جبر دجال ہی کی وجہ سے جاری ہے۔
- ❊......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال پانی میں نمک کی طرح پگھلنے لگے گا۔
- ❊......دجال فرار ہو رہا ہو گا لیکن لُد کے دروازے پر اسے قتل کر دیا جائے گا۔ لُد فی الوقت اسرائیل کا سب سے مضبوط فوجی ہوائی اڈا ہے۔ جہاں اس وقت بھی تباہی و بربادی کے دو ہزار ہتھیار موجود ہیں۔
- ❊......پیغمبروں کے قاتل یہودیوں کے خلاف آخری معرکے میں درخت اور پتھر بھی ان کی نشاندہی کریں گے اور مسلمانوں سے انہیں مارنے کی درخواست کریں گے۔
- ❊......الغرقد (The Joshua) درخت وہ واحد درخت ہو گا جو ان ایام میں یہودیوں کو اپنے پیچھے پناہ دے گا۔
- ❊......دو قسم کی افواج کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھیں گے۔ ایک وہ جو ہندوستان پر حملہ کریں گی اور دوسری وہ جو دجال اور یہودیوں کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیں گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج ماجوج

دجال کے بارے میں آپ ﷺ نے ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے کہ:

''پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں خدا نے دجال سے بچا لیا تھا۔ وہ ان کے چہروں کو شفقت سے سہلائیں گے اور انہیں بہشت میں ان کے درجوں سے باخبر کریں گے۔ پھر اسی حالت میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اب اپنے ایسے بندے کھڑے کئے ہیں کہ دنیا میں کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ (تمہارے درمیان) لہٰذا تم میرے ان بندوں کو طور پہاڑ کی طرف لے جاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا اور وہ ہر ایک اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان میں سے اولین لوگ طبرستان کے دریا پر سے گذریں گے اور دریا کا سب پانی پی لیں گے۔ پھر جب ان کے آخری لوگ وہاں آئیں گے تو پانی نہ دیکھ کر کہیں گے کہ کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا پھر وہ بہت کثرت والے درختوں کے پہاڑوں کی طرف جائیں گے (یعنی بیت المقدس کے پہاڑوں کی طرف)۔ وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا ہے، آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ خدا تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر زمین پر لوٹائے گا تو انہیں دیکھ کر وہ گمان کریں گے کہ گویا انہوں نے آسمان والوں کو بھی مار دیا ہے اس دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب (یاجوج ماجوج کے درمیان) گھرے رہیں گے اور ان کے لئے شدید معاشی بحران پیدا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک ایک بیل کا سر سو اشرفیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہوگا۔ پھر خدا کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کے لوگوں پر ایک عذاب بھیجے گا جس سے ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہو جائیں گے اور صبح تک وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ پھر پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ زمین پر اتریں گے تو وہ زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی سرانڈ اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے۔ (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوئی ہوں گی)۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو

حق تعالیٰ بڑے اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندوں کو بھیجے گا جوان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں چاہے پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی زبردست بارش برسائے گا کہ مٹی اور بالوں کا کوئی گھر اس پانی سے نہ بچ سکے گا جس کے باعث زمین بالکل دھل جائے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ زمین کو کسی حوض، یا باغ، یا ایک صاف عورت کی طرح صاف کردے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا کہ اے زمیں اپنے پھل جما اور اپنی برکت پھیر۔

(پھر اس کے پھلوں میں اتنی برکت ہوگی کہ) ایک گروہ کے لئے ایک انار کافی ہوگا اور وہ اس کے چھلکے سے بنگلہ نما مکان بنا کر اس کے سائے میں آرام کریں گے۔

(برکت کا یہ حال ہوگا کہ) دودھ دھاری دو اونٹنیاں آدمیوں کے ایک بڑے گروہ کی کفالت کریں گی جبکہ دودھ دھاری دو بکریاں ایک خاندان کے لوگوں کی کفالت کریں گی۔

ابھی لوگ اسی حالت میں ہوں گے اچانک حق تعالیٰ ایک پاک ستھری ہوا بھیجے گا جوان کے بغلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جائے گی اور ہر مومن اور مسلم کی روح قبض کر لے گی۔ صرف بُرے اور بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح آپس میں بھڑیں گے۔ قیامت پھر انہی پر قائم ہوگی۔ (مسلم ❶)

یاجوج ماجوج کے بارے میں انجیل، یہودیوں کے صحیفوں اور خود قرآن پاک واحادیث میں بھی حوالے موجود ہیں۔ ہم اس ضمن میں اسلامی حوالوں سے پہلے عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں سے حوالے پیش کر رہے ہیں۔

بائیبل

یاجوج ماجوج کے بارے میں انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ وہ جافتھ کا دوسرا بیٹا تھا۔ اس کے دوسرے بیٹوں کے نام گومر اور مدائی تھے گومر سماریوں اور مدائی، میڈ کی نمائندگی کرتے تھے لیکن قوموں کی فہرست میں جینیسس وہ اصلاح ہے جو کرہ ارض کے شمال اور شمال مشرق میں رہائش پذیر بربر لوگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

کتاب ایزاخیل ۶:۳۹ میں ماجوج شمال میں رہائش پذیر قوم کا نام ہے جس کا رہنما یاجوج ہے۔ اس لحاظ سے بائبل نے ہمیں یاجوج ماجوج کے بارے میں حتمی اطلاع دے دی ہے۔

❶ ..... کتاب الفتن۔

تاہم یاجوج ماجوج کے بارے میں بعض عیسائی گروہوں کی رائے اس سے کچھ مختلف بھی ہے۔

یہودی انسائیکلوپیڈیا

یہودی انسائیکلوپیڈیا میں مضمون ''یاجوج ماجوج'' کے تحت جوزلفیس نے انہیں'' اسکائی تھیئن'' بتایا ہے۔قدیم مصنفین اس نام کو نامعلوم جنگجو غصیلے قبائل کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ''جیروم'' کے مطابق ماجوج افراد بحرۂ کیسپیئن کے قریب کاکےسس پہاڑ کے پیچھے قیام پذیر تھے۔

یوسف علی❶ کی تحقیق

یوسف علی کی تحقیق کے مطابق وہ دیوار (سدّ) جس کا قرآن مجید اور احادیث میں ذکر آیا ہے،وہ وہی مشہور دیوار ہے جو دربند اور دریال کے درمیان تعمیر کی گئی ہے۔ترکستان اور بھارت کے درمیان اہم شاہراہ پر واقع یہ دیوار بہت تنگ سی ہے جس پر چٹانیں بھی لٹکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔آج کل یہ علاقہ روسی خطے داغستان میں واقع ہے۔۱۸۱۳ء سے قبل یہ علاقہ ایران میں شامل تھا۔یہاں کاکےسس کا پہاڑی سلسلہ سمندر کے بالکل قریب پہنچتا ہے۔

چونکہ یوسف علی نے اپنی یہ تحقیق انجیل مواد کی بنیاد پر کی ہے لہٰذا ضروری نہیں کہ تمام مسلمان اس تعبیر سے متفق ہوں۔یاجوج ماجوج کی اصلیت کے بارے میں چونکہ راویوں کا بہت زیادہ ٹکراؤ ہے لہٰذا ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ دجال کی طرح یاجوج ماجوج کے بارے میں بھی بہت سی وضاحتیں ممکن ہیں۔

صحیفوں کی تشریح

یہودی اور عیسائی صحیفوں کا مطالعہ ہماری رہنمائی ایک ہی جانب کرتا ہے یعنی کاکےسس پہاڑ کے آغاز سے بحیرۂ سیاہ اور بحیرۂ کیسپئن کے درمیان۔قدرتی طور پر اس سے ذہن میں یاجوج ماجوج کے ایک مخصوص علاقے کا تصور ابھرتا ہے۔تاہم یہ بات بھی ہمارے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے صحیفوں میں بے انتہا تحریفیں کی ہیں۔یہودیوں کے ربیوں اور عیسائیوں کے پادریوں نے اپنے اپنے مقاصد کے لئے ان کتابوں میں بہت زیادہ تحریفیں کی ہیں۔انہوں نے یاجوج ماجوج اور امام مہدی کے بارے میں بہت مطالعہ کیا

❶......ایک ممتاز مفسر قرآن۔

ہے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ امام مہدی انہیں جنگ کر کے اپنی حدود تک جانے پر مجبور کر دیں گے۔اس بات سے قطع نظر کہ یاجوج ماجوج کا علاقہ ان کے اپنے صحیفوں کے مطابق روس کی جانب کاکے سیئس ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ آج کے دور کا ابھرتا ہوا اسلام ان کی تہذیب اور طرز زندگی کا دشمن ثابت ہو رہا ہے۔انہوں نے امام مہدی کو یاجوج اور امام مہدی کے ماننے والے مسلمانوں کو ماجوج قرار دیا ہے۔چنانچہ اس بنیاد پر وہ مسلمانوں کے خون کو اپنے اوپر حلال کرنا چاہتے ہیں اور وہ ایسا کر بھی رہے ہیں۔

تاہم ہمیں یاجوج ماجوج کے اصل علاقوں کی تحقیق جاری رکھنی چاہئے۔بعض ممتاز محققین کے نزدیک تاتاری قوم یاجوج ماجوج کی پیشرو تھی۔یہ بھی ممکن ہے کہ چینی اور منگولی حکمرانوں کے علاقے ہی یاجوج ماجوج کا اصل مسکن ہوں۔

لہٰذا بات پھر وہی آپہنچتی ہے کہ یاجوج ماجوج کا اصل ٹھکانہ، قوم اور ان کی دیوار کون سی ہے؟ مفکرین اس موضوع پر یکسو نہیں ہیں۔بہر حال یہ حقیقت ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے کہ ایک نہ ایک دن یہ قبائل اپنے آپ کو ظاہر کریں گے اور تباہی مچائیں گے۔

یاجوج ماجوج کی انسانی حیثیت

بعض اوقات لوگ یاجوج ماجوج کو کوئی ذہین جانور قرار دیتے ہیں۔لیکن یہ تشریح درست نہیں ہے۔حضور ﷺ نے ہمیں واضح طور پر بتایا ہے کہ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں گے۔جیسا کہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے:

''یاد رکھو کہ یاجوج ماجوج آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔اگر وہ لوگوں کی طرف بھیجے جاتے تو یقیناً وہ ان کے روزگار کو تباہ کر دیتے۔'' (حاکم، طبرانی)

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پکارے گا ''اے آدمؑ''۔آدم علیہ السلام جواب دیں گے ''لبیک وسعدیک، تمام خیر آپ کے ہاتھوں میں ہے''۔اللہ تعالیٰ کہیں گے ''لوگوں کو جہنم کی طرف لے آؤ''۔آدم علیہ السلام جواب دیں گے ''اے اللہ جہنم والے لوگ کتنے ہیں؟''۔اللہ کہے گا ''ہر ہزار آدمیوں میں سے ۹۹۹ لوگوں کو جہنم کے لئے الگ کر لو''۔

اس وقت آدم کے تمام بچوں کے سر سفید بالوں سے ڈھک جائیں گے۔ہر حاملہ عورت کا

حمل ساقط ہو جائے گا اور ہر آدمی نشے میں پیوستہ نظر آئے گا، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے۔ اللہ کا غضب اور روز بہت خوفناک ہوگا۔

صحابہ اکرام ﷺ نے یہ سن کر عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ وہ جو ایک شخص جہنم میں نہیں جائے گا وہ خوش نصیب کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ خوش ہو جاؤ وہ بچا ہوا فرد تم ہو گے جبکہ ۹۹۹ جہنمی یاجوج ماجوج کے لوگ ہوں گے۔" (بخاری و مسلم)

انسانی جینیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ دیوار کے ٹوٹنے کا مطلب جینیاتی طور پر کوئی دھاکہ ہونا بھی ہے۔ جینیاتی طور پر کچھ ایسے انسان پیدا ہو جائیں گے جو اجڈ، گنوار، غصے ور اور جنگجو ہوں۔ بہر حال یہ بھی ایک محض مفروضہ ہے اور وقت آنے پر ہی کوئی تحقیق درست ثابت ہو سکتی ہے۔

دیوار کی شکست و ریخت

دربند اور دریال کے دورمیان تعمیر کردہ سکندر اعظم کی دیوار (سدِ سکندری) ۱۶ اصدی عیسوی میں منہدم ہو گئی تھی۔ اس حقیقت کا انکشاف بہت سے ممتاز مفسرین قران مثلاً یوسف علی اور مولانا مودودی نے کیا ہے۔ چنانچہ یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ وہی دیوارِ ذوالقرنین ہو۔

تاہم یہ بات واضح ہے کہ دیوار کا ٹوٹنا حضور ﷺ کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی اہلیہ حضرت زینبؓ سے فرمایا تھا کہ "یاجوج ماجوج کی دیوار آج اتنی ٹوٹ گئی ہے۔ یہ کہ کر آپ ﷺ نے اپنی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر ایک سوراخ بنایا۔

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کو توڑتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ بالآخر سورج کو دیکھ لیں گے۔ پھر جو لوگ اس کی دیکھ بھال پر مقرر ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کہ "واپس جاؤ۔ اب ہم اس دیوار کی کھدائی کل کریں گے"۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سوراخ کو پہلے کی طرح مضبوط کر دے گا (ایسا ہی ہوتا رہے گا)۔ حتّٰی کہ آخر کار وہ لوگ دیوار سے باہر نکل آئیں گے اور زمین کا سارا پانی پی لیں گے۔ دنیا کے لوگ ان سے بچاؤ کی خاطر اپنے اپنے قلعوں میں محفوظ ہو جائیں گے۔ یاجوج ماجوج کے لوگ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے تو وہ خون میں تر ہو کر دوبارہ زمین کی طرف لوٹیں گے۔ [1] وہ پکاریں گے کہ ہم نے زمین کے لوگوں پر قابو پا لیا اور جنت کے

[1] ......تاکہ زمین کے بعد آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں، خون میں بھرے ہوئے تیروں کو دیکھ کر وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی (نعوذ باللہ) مارے گئے۔

لوگوں پر بھی حاوی ہو گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جو آخر کار انہیں ہلاک کر دے گا"۔ (ابن ماجہ)

بعض ممتاز محققین ۱۲ویں صدی کے تاتار اور ان کے روح فرسا مظالم کو بھی یاجوج ماجوج سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ تاتار یاجوج ماجوج کے پیش رو ہوں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ ہم ترکوں سے تین بار جنگ لڑیں گے۔

"تم ان (چھوٹی آنکھوں والے ترکوں) کو تین بار پسپا کرو گے اور آخر کار انہیں عرب میں جا کر پکڑو گے۔

۱) پہلے موقع پر جب تم انہیں دھکیلو گے تو جو لوگ فرار ہو جائیں گے وہ بچ جائیں گے۔

۲) دوسرے موقع پر کچھ لوگ مارے جائیں گے اور کچھ لوگ بچ جائیں گے۔

۳) لیکن تیسرے موقع پر وہ سب ہلاک ہو جائیں گے"۔ (ابوداؤد ❶)

اگر تاتاریوں کے مظالم پر انہیں یاجوج ماجوج کہا جاسکتا ہے تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کی نسل میں سے آنے والے انہیں کی طرح بدترین ظلم وجور کا بازار گرم کرنے والے لوگ بھی یاجوج ماجوج کہلائے جائیں۔ اس بارے میں جو اہم نکات یاد رکھے جانے کے قابل ہیں وہ یہ ہیں:

☆...... یہ جنگجو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہی ظاہر ہوں گے۔

☆...... وہ دجال اور یہودیوں کے خاتمے کے بعد سامنے آئیں گے۔

☆...... یہ وہ لوگ ہوں گے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد بھی اسلام قبول نہیں کریں گے بلکہ دہشت گردی اور لوٹ مار کا راستہ اختیار کریں گے۔ اور اس طرح عالمی امن کو تہہ و بالا کرنے کی کوشش کریں گے۔

☆...... اسی لئے بعض علماء کا خیال ہے کہ یاجوج ماجوج مادہ پرست مشرکین، بدھ اور کافروں کا ملا جلا گروہ ہوگا۔

☆...... جو تباہی یاجوج ماجوج پھیلائیں گے وہ تاتاریوں کی پھیلائی ہوئی تباہی سے کہیں زیادہ تباہ کن ہوگی۔

❶...... کتاب الملاحم۔

☆......ان کی اصل حیثیت یاجوج ماجوج کی دیوار کی طرح ہی نامعلوم ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ زمین ہی پر کہیں موجود ہوں یا پھر وہ کہیں پہاڑوں یا زمین کے اندر رہتے ہوں۔

ذوالقرنین

ذوالقرنین کے لغوی معنی ''دوسینگوں والا'' ہے۔لہٰذا اس کا مطلب ہے ''دوسینگوں والا بادشاہ '' یا ''دوقوتوں کا مالک۔'' ذوالقرنین سے معروف طور پر اسکندر اعظم ،خسرو (ایرانی بادشاہ) یا قبل از وقت تاریخ دور کا ''ہیماری بادشاہ'' مراد لیا جاتا ہے۔

خلاصہ

خلاصے کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یاجوج ماجوج دراصل ایک بہت بڑی تباہی و بربادی کا سامان ہیں۔ان کا ظہور دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کے قتل کے بعد ہوگا۔
اس بری آفت کے دور میں مسلمانوں کے لئے بہترین راہ عمل یہ ہوگی کہ تمام تر سختیوں اور بربریت کے باوجود وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چمٹے رہیں گے۔وہ وقت مایوس ہونے اور حوصلہ ہارنے کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں استقامت دکھانے کا ہوگا۔یہاں یہ نصیحت کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ مسلمانوں کو آج ہی سے قرآن وسنت کے ساتھ دوبارہ وابستہ ہوجانا چاہئے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں سوائے قرآن وسنت کے نفاذ کے اور کسی کام کے لئے نہیں آئیں گے۔

عالمی ردعمل

عین ممکن ہے کہ دجال کی قیادت میں ''جنونی'' مسلمانوں کے ہاتھوں معصوم، بے گناہ، بے چارے اور امن وانصاف سے محبت کرنے والے'' یہودیوں کے قتل عام کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو یکبارگی ہمیشہ کے لئے ختم کردینے کی مہم شروع کردیں۔اب بھی ان کے عزائم یہی ہیں۔لیکن وہ مناسب موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ کیونکہ شیطان اپنے راستے ہمیشہ کھلے رکھتا ہے۔یہودی چاہیں گے کہ یاجوج ماجوج وہیں سے کام شروع کریں جہاں سے دجال نے کام چھوڑا تھا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عدل وانصاف کے جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہ رہے ہوں گے ،یہ دنیا پرست لوگ اس کے خلاف کاروائی کریں گے تاکہ ان

دنیاداروں کی شان وشوکت اور رعب و دبدبہ برقرار رہے۔ اُس وقت مسئلہ یہ درپیش نہیں ہوگا کہ یاجوج ماجوج زمین پر ہیں، پہاڑوں کے اندر ہیں یا زمین کے اندر ہیں؟ جو مسئلہ اُس وقت درپیش ہوگا وہ ان کی اسلام دشمنی ہوگی۔ اس وقت ان کی تعداد بھی بے انتہا ہوگی۔ اور وہ مضبوط بھی بہت ہوں گے۔ وہ خود کو اتنی بڑی تعداد میں جمع کریں گے کہ شاید مسلمان ان کو دیکھ کر ہیبت کھانے لگ جائیں۔ وہ مسلمانوں کے ہر شہر میں داخل ہوں گے۔ شیطان کے لئے دجال اور یاجوج ماجوج اپنے مقاصد حاصل کرنا کا محض ایک ذریعہ ہوں گے۔

یاجوج ماجوج کی فوج اتنی کثیر تعداد میں ہوگی کہ اگر وہ طبرستان میں سے گزریں اور ان میں سے ہر شخص دریا کا پانی پیئے گا تو پیچھے آنے والی فوج کو پتہ بھی نہ لگے گا کہ یہاں کبھی دریا تھا۔ مزید یہ کہ وہ ہر اُونچائی سے نیچے اُتر رہے ہوں گے جیسا کہ ہمیں اس حدیث سے واضح ہوتا ہے:

''اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر ایک اُونچائی سے نکلیں گے۔ ان میں سے پہلے کے لوگ طبرستان کے پاس گزریں گے اور اس میں تمام پانی پی لیں گے۔ پھر ان کے پچھلے لوگ جب وہاں پہنچیں گے تو کہیں گے کہ یہاں کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا..........''

''......اور خدا کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب ان کے مقابلے میں گھرے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ایک بیل کا سر ان کے نزدیک سو اشرفیوں سے بھی زیادہ افضل ہو جائے گا (یعنی خوراک کی اتنی زیادہ قلت ہو جائے گی)''۔ (مسلم [1])

وسیع پیمانے کی ہلاکت

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَـٰرَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَـٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ وَمَسَـٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّـٰتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ○ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ○

[1] ......کتاب الفتن۔

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میں تمہیں بتاؤں وہ تجارت جو تمہیں عذابِ الیم سے بچا دے ایمان لاؤ: (۱)......اللہ پر۔(۲)......اس کے رسول ﷺ پر۔(۳)......اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔(اگر تم ایسا کرو تو) اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔یہ ہے بڑی کامیابی۔اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی اللہ تمہیں دے گا۔اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب ہی میں حاصل ہونے والی فتح۔اے نبی ﷺ اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔'' (الصف، آیات ۱۰ تا ۱۳)

جیسے جیسے یاجوج ماجوج مسلمانوں کے شہروں میں داخل ہوں گے، ان کے خون کے دریا بھی وہاں اسی طرح بہائیں گے۔ان کا اصل مقصد اسلام اور مسلمانوں کو فناہ کرنا ہوگا۔یہ وہی مقصد ہے جس کے لئے تاتاری، صلیبی جنگ کے عیسائی اور دجال کام کرتے رہے ہیں یا کریں گے۔اگرچہ اللہ کے لشکر نے ان سب کو تباہ و برباد کیا۔مگر اس وقت جب مسلمانوں کو دشمنانِ اسلام نے واضح سبق سکھا دیا کہ یہ تباہی تمہاری ان حرکتوں کا نتیجہ ہے جو تم نے اسلام سے دوری اور فرقوں میں بٹ کر کی ہے۔یہ مسلمان اللہ کا پیغام چھوڑ کر دنیا کی زیب و زینت میں رنجھ گئے تھے۔وہ حضور ﷺ کی اس نصیحت کو بھول گئے کہ:

''۱) اگر تمہاری بستیوں میں زنا عام ہو جائے تو تمہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ تمہارے اندر ایسی بیماریاں پیدا ہو جائیں جو تمہارے باپ داداؤں نے کبھی نہ سنی تھیں۔

۲) اگر تمہارے لوگ ناپ تول میں دھوکے بازی کرنے لگیں تو تمہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمہارے درمیان خشک سالی اور قحط نہ پڑنے لگ جائیں۔

۳) اگر تمہارے لوگ زکوٰۃ روکنے لگیں تو تمہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ تم پر آسمان سے بارشیں رک جائیں۔اور اگر زمین پر جانور نہ بس رہے ہوتے تو پھر تم پر دوبارہ کبھی بارش نہ ہوتی۔

۴) اگر تمہارے لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کئے گئے عہد کو توڑنے نہ لگ جائیں تو

تمہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ ان کے خلاف ایسے دشمنوں کو بھیج دے جو ان کے مالوں اور جائیدادوں پر قبضہ کرلیں۔

۵) اگر تمہارے لوگ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہ کرنے لگیں تو تمہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا اس کے بغیر نہیں ہوسکتا کہ اللہ تمہیں گروہ در گروہ میں تقسیم کردے اور تم آپس میں ہی ایک دوسرے کے خلاف لڑنے لگو۔" (ابن ماجہ)

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ:

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے سیر وسیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا:

"میری اُمت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔" (ابوداؤد ❶)

وہ لوگ جن کی اکثریت یاجوج ماجوج کے ہاتھوں ماری جائے گی۔ یقیناً وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے بہت ساری ذاتی وجوہات کی بنیاد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کا ساتھ دینا گوارا نہ کیا ہوگا۔

نام نہاد رعب کا مظاہر

"پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں خدا نے دجال سے بچایا۔ وہ شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے۔ اور انہیں جنت کے ان درجات کی خبر دیں گے جو بہشت میں ان کے لئے رکھے گئے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم میرے مسلمان بندوں کو پناہ میں لے کر طور کی طرف چلے جاؤ۔" (مسلم، ❷)

یہ وہی طور ہے جس کے بارے میں آیات نازل ہوئی ہیں۔

وَالطُّوْرِ ۙ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ

❶..... کتاب الجہاد (یعنی جہاد سے کسی صورت روگردانی اختیار نہ کرو۔ مترجم)

❷ کتا الفتن...

''قسم ہے طور کی اور ایک ایسی کھلی کتاب کی جو رقیق جلد میں لکھی ہوئی ہے، اور آباد گھر کی، اور اُونچی چھت کی، اور موجزن سمندر کی کہ تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے۔'' (الطور، آیات ۱تا۷)

اللہ کی ہدایت کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مجاہدین کو سینا میں طور پہاڑ کی طرف لے جائیں گے۔ یہ وقت مسلمانوں کے لئے بہت کٹھن ہوگا اور ان کے ایمان کی سخت آزمائش ہو رہی ہوگی یہ امتحان ان کے فکر وفہم اور قربانی کا ہوگا۔ اس وقت لوگوں میں وہی جذبہ بیدار ہو گا کہ وہ یاجوج ماجوج کے لشکر کے ساتھ مل جائیں تاکہ انہیں دنیاوی مفاد حاصل ہو اور ان کی جانیں بچ سکیں۔ نفاق کی فطرت یہی ہوتی ہے۔

اس وقت جب کہ زمین تاراج ہو جائے گی، شہر تباہ ہو جائیں گے، لوگ مر جائیں گے۔ یاجوج ماجوج دعوٰی کریں گے کہ اُنہوں نے مسلمانوں کو ایک بار ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا ہے اپنی اس کوشش میں وہ نعوذ باللہ فرشتوں اور اللہ تعالیٰ کو بھی قتل کرنا چاہیں گے، چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو ممکن ہے اس دور کے لحاظ سے لمبی مار کرنے والے دھماکہ خیز میزائل ہوں، اللہ تعالیٰ اس موقع پر چھوٹے سرخ کیڑوں کو بھیجے گا تاکہ ان ظالموں کے دماغ درست ہو سکیں۔

''یاجوج ماجوج اس طرح خون خرابہ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ بیت المقدس کے پہاڑ الخمر پر پہنچیں گے اور پکاریں گے کہ ہم نے زمین کے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے اب ہم کیوں نہ آسمان کے لوگوں کو بھی ختم کر دیں اس کے بعد آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اُنہیں خون میں بھرا ہوا واپس لوٹائے گا اور وہ سمجھیں گے کہ ہم نے آسمان کے لوگوں کو بھی مار دیا ہے۔'' (مسلم [1])

اسی حدیث میں ہمیں مزید تفصیل ملتی ہے کہ:

خدا کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر سو اشرفیوں سے زیادہ بہتر ہوگا، (یعنی کھانے پینے کی اتنی قلت ہو جائے گی)۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا کریں گے، تو خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا، اور ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا، اس طرح وہ صبح تک سب کے سب

[1] ..... کتاب الفتن۔

مر جائیں گے، پھر خدا تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ سڑاند اور گندگی سے خالی نہیں پائیں گے۔ (یعنی پوری زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوئی ہوں گی)۔ پھر خدا تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ اونٹوں جیسی بڑی بڑی گردنوں والی چڑیوں کو بھیجے گا، جو انہیں اُٹھا لے جائیں گی اور ایسی جگہ پھینک دیں گی جہاں خدا تعالیٰ کا حکم ہوگا۔ (مسلم ❶)

قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ۙ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

''پھر جو نیک عمل کرے گا اس حال میں کہ وہ مؤمن ہو، تو اس کے کام کی ناقدری نہ ہوگی، اور اسے ہم لکھ رہے ہیں اور ممکن نہیں ہے کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو، وہ پھر پلٹ سکے، یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے اور وعدہ برحق کے پورا ہونے کا وقت قریب آ لگے گا تو یکا یک ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا کہیں گے ہائے ہماری کم بختی ہم اس

❶ ..... کتاب الفتن۔

چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے، بلکہ ہم خطا کار تھے بے شک تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، جہنم کا ایندھن ہیں، وہیں تم کو جانا ہے۔ اگر یہ واقعی خدا ہوتے تو وہاں نہ جاتے، اب سب کو ہمیشہ اسی میں رہنا ہے، وہاں وہ پھنکاریں ماریں گے اور حال یہ ہوگا کہ اس میں کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔ رہے وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہوگا تو وہ یقیناً اس سے دور رکھے جائیں گے، وہ اس کی سرسراہٹ تک نہ سنیں گے، وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنی من بھاتی چیزوں کے درمیان رہیں گے، وہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت ان کو ذرا پریشان نہ کرے گا اور ملائکہ بڑھ کر ان کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔'' (الانبیاء، آیات ۹۴ تا ۱۰۳)

یاجوج ماجوج جب اپنے ظلم وتکبر کی انتہا پر ہوں گے تو اس وقت انہیں نظر نہ آنے والے کیڑوں کے ذریعے سزا دی جائے گی۔ لیکن اس کی تاریخ میں نہ جانے کتنی بار بظاہر کمزور نظر آنے والے مسلمانوں نے کفر کی مسلح طاقتوں کو شکست فاش دی ہے۔ لیکن کفر نے ان شکستوں سے کب سبق حاصل کیا ہے؟۔ یہ لوگ بڑی ذہانت سے اپنی قبریں خود کھودتے اور پھر ان میں اپنے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا عذاب خریدتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کی دعاؤں کے بعد پرندے یاجوج ماجوج کی لاشیں ٹھکانے لگا دیں گے جس کے بعد آسمان سے سیلاب نما بارشیں ہوں گی اور زمین ایک بار پھر پاک اور طاہر کر دی جائے گی۔ جیسا کہ مسلم کی حدیث میں آتا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے صحابی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے جو ایسے پرندوں کو روانہ کرے گا جن کی گردنیں بڑے اُونٹوں کے برابر ہوں گی۔ وہ اُنہیں اُٹھا کر کسی جگہ پھینک دیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برسائیں گے کہ کوئی گھر مٹی اور بالوں کا اس پانی سے بچا نہ رہے گا۔ حتیٰ کہ زمین حوض یا باغ یا عورت کی مانند صاف ہو جائے گی۔''

دوسری بیشمار نعمتوں کی طرح یہ بارش بھی اللہ کے مخلص بندوں کے لئے ایک رحمت ثابت ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود بیشمار لوگ محض جھوٹی خواہشوں کے پیچھے چلنا پسند کریں گے۔

ہتھیاروں کی تباہی

نبی ﷺ نے فرمایا ''اس کے فوراً بعد مسلمان یاجوج ماجوج کے تیروں، کمانوں اور ڈھالوں

کو ستر سالوں کے لئے آگ میں جھونک دیں گے۔'' (ابنِ ماجہ ❶)

زمین پر امن کے قیام کے لئے مسلمان یاجوج ماجوج کے ہتھیاروں کے ضائع کر دیں گے۔ چونکہ اس کے بعد کرۂ ارض پر اسلام ہی واحد دین کی حیثیت سے باقی رہ جائے گا لہٰذا ہتھیاروں، کجا کہ وسیع تباہی کے ہتھیاروں، کی وہاں ضرورت باقی نہ رہ جائے گی۔ حدیث میں بیان کئے گئے ستر سالوں سے مراد یہ بھی ہوسکتی ہے کہ یاجوج ماجوج کے ہتھیار اتنے ہولناک ہوں گے کہ وہ ستر سال تک آگ میں جلتے رہیں گے۔ اس حدیث سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کے ہتھیار کتنی خوفناک تباہی پھیلانے والے ہوں گے؟ ہوسکتا ہے کہ ستر سال محض علامتی ہوں ورنہ یہ ہتھیار اس سے بھی زیادہ عرصے تک آگ میں جلائے جائیں۔

اس حدیث سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہ دنیا یاجوج ماجوج کے خاتمے کے کم از کم اگلے ستر سالوں تک جنگ سے محفوظ رہے گی۔

خلاصہ

❋......ذوالقرنین کے بارے میں اگرچہ کئی تاریخی شخصیتوں پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے لیکن اُن کی اصل شخصیت اب تک پردہ راز ہی میں ہے۔

❋......ذوالقرنین کی تعمیر کردہ دیوار حضور ﷺ کے دور سے ٹوٹنی شروع ہوگئی تھی۔ بعض نامور مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ وہی مشہور دیوار ہے جو دربند اور دریال کے درمیان تعمیر ہوئی تھی اور جو ۱۶ صدی میں ٹوٹ گئی تھی۔ تاہم یہ نظریہ بھی مستند نہیں ہے۔

❋......اُس وقت صحیح عمل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے صحابہ کے ساتھ وابستہ رہنا اور قرآن وسنت کی پیروی کرنا ہوگا۔

❋......یاجوج موجوج کی قوم دنیا میں بہت بڑا فتنہ برپا کرے گی۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ختم کر دیں گے تو یاجوج ماجوج ہر چار طرف سے دنیا پر نازل ہوں گے۔

❋......اپنی قوت اور برتری کے اظہار کے لئے وہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو بھی نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور آسمان کی طرف اپنے تیروں کو پھینکیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ خون سے بھرا ہوا واپس لوٹائے گا جس سے وہ یہ سمجھیں گے کہ اُنہوں نے آسمانی مخلوقات کو بھی

❶......کتاب الفتن۔

ختم کر دیا ہے۔

❄ ......ان کی گردنوں میں سرخ رنگ کے کپڑے پڑ جائیں گے جس سے اگلی صبح تک یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

❄ ......ہماری زمین ایک بار پھر آئینے کے طرح صاف شفاف اور پاک کر دی جائے گی اور وہ اپنے پھل اور نعمتیں دنیا کے لوگوں کو پیش کرنے لگے گی۔

❄ ......مسلمان یاجوج ماجوج کے ہتھیاروں کو ستر سالوں تک آگ میں جلا کر ضائع کر دیں گے۔

آخری فتح عالمی امن

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

"(۱) ان کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔

(۲) ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں۔

(۳) اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

(۴) س بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔

(۵) ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لئے صبر سے کام لیتے ہیں۔

(۶) نماز قائم کرتے ہیں۔

(۷) ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں۔

(۸) اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔

آخرت کا گھرانہی لوگوں کے لئے ہے۔یعنی ایسے باغ جوان کے ابدی قیام گاہوں گے وہ خود بھی انہیں میں داخل ہوں گے اوران کے آباؤاجداداوران کی بیویوں اوران کی اولاد میں جو جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے ملائکہ ہرطرف سے ان کے استقبال کے لئے آئیں گے اوران سے کہیں گے کہ تم پرسلامتی ہے۔تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہو۔پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔

رہے وہ لوگ جو

[۱] جواللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں

[۲] جوان رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے،اور

[۳] جوزمین میں فساد پھیلاتے ہیں

وہ لعنت کے مستحق ہیں اوران کیلئے آخرت میں بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ (الرعد آیات:۲۰۔۲۵)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ:

''بہت سے لوگ بارشوں کی طرح ہوتے ہیں۔ان کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ بارش کا اولین حصہ بہتر ہوگا یا آخری۔'' (ترمذی شریف،مشکوٰۃ شریف)

یاجوج ماجوج کی نابودی کے بعد دنیا کے لوگوں کواس امر پر کوئی شبہ نہیں رہ جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض عیسیٰ ابن مریم ہیں۔اسی طرح انہیں اسلام کوایک مکمل دین کی حیثیت سے قبول کرنے پر بھی کوئی شبہ باقی نہیں رہ جائے گا،اسلام کا سورج پھر کبھی نہ غروب ہونے کے لئے طلوع ہوگا۔آخری دور میں سچائی کا بول بالا ہوگا اورانصاف ساری دنیا پر حکمرانی کرے گا۔قرآن پاک میں واضح ارشاد ہے کہ:

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَاتَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَاتَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَاتَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ

يَّسْتَنْكِفُ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا﴿۱۷۲﴾

''اے اہلِ کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے سوا کوئی اور بات منسوب نہ کرو، مسیح عیسیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ تھا کہ اللہ کا ایک رسول اور ایک فرمان تھا جو اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جس نے مریم کے رحم میں بچے کی شکل اختیار کرلی) پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ ''تین'' ہیں باز آجاؤ، یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تو بس ایک ہی خدا ہے وہ پاک ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو، زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں اس کی ملکیت ہیں اور ان کی کفالت وخبر گیری کے لئے بس وہی کافی ہے۔ مسیح نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو اور نہ مقرب ترین فرشتے اس کو اپنے لئے عار سمجھتے اور تکبر کرتے ہیں، تو ایک وقت آئے گا جب اللہ سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔'' (النساء آیات:۱۷۱۔۱۷۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فطری وفات

حضرت عیسیٰؑ بھی حضورﷺ کی سنت اختیار کریں گے، اسی لئے بعض محققین کی رائے ہے کہ وہ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے باقاعدہ شادی کریں گے اور حج وعمرہ کریں گے۔ اپنے تمام فرائض کی ادائیگی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام فرد کی طرح ایک فطری وفات سے دوچار ہوں گے حدیث کی روایت ہے کہ وہ زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔ اس سے علما نے دو رائیں اختیار کی ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ وہ اپنی آمد ثانی کے بعد چالیس سال تک زندہ رہیں گے جبکہ دوسری رائے یہ کہ وہ اپنی آمد ثانی کے بعد صرف سات سال تک زندہ رہیں گے واضح رہے کہ اپنی پہلی آمد کے دور میں انہیں صرف ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا۔
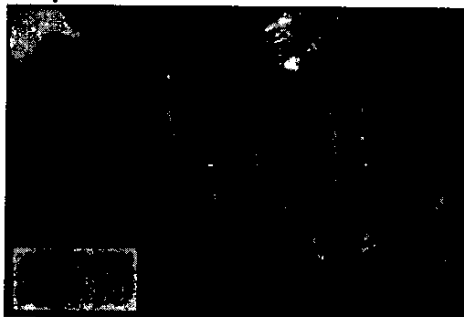
کلمہ طیبہ

پوری روئے زمین اسلامی ہو جائے گی

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''اسلام کی چکی ۳۵۔۳۶۔یا ۳۷ برس تک گھومے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہو گئے تو ان کا راستہ پہلے سے ہلاک ہو جانے والوں کا ہوگا اور اگر ان کا دین قائم رہا تو وہ ستر برس تک قائم رہے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا یہ ستر برس وہ ہوں گے جو آنے والے ہیں یا وہ جو گذر چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ جو گذر گئے ہیں''۔ (کتاب الفتن)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''خلافت تیس سال تک رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت قائم ہو جائے گی پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ۲ سال، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ۱۰ر سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ۱۲سال اور حضرت علی حیدر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ۶ر سال گن لو۔ (مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد)

ایک اور حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جلد ہی مسلمان (یاجوج ماجوج) کے تیروں، کمانوں، اور ڈھالوں کو ستر سال کے لئے آگ میں جلنے کو پھینک دیں گے۔'' (ابن ماجہ)

اوپر کی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں خلافت تیس برس قائم رہی جبکہ دنیا کے آخری دور میں خلافت ۷۰ سال قائم رہے گی۔ اس طرح عدل کی حکمرانی کی ایک صدی مکمل ہو جائے گی۔ غالباً قیامت بھی یاجوج ماجوج کی تباہی کے ستر سال بعد آئے گی۔

اس ضمن میں مزید چار احادیث حوالے کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

① ......''تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ میری آخری امت میں سے ہوگا جو لوگوں کو (روپیہ اور اشرفیاں بغیر گنے اور شمار کئے ہوئے) لپ لپ بھر کر دے گا۔ ایک تابعی حضرت ابونضرہ'' فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ذکر کردہ خلیفہ امام مہدی ہیں جو امت کے آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔

② ......''ایک دور ایسا آئے گا جب ایک آدمی ہاتھ میں سونا لے کر صدقے کے لئے نکلے گا لیکن اسے کوئی آدمی نہ ملے گا جو اس کے صدقے کو قبول کر لے اور عورتوں کی اکثریت اور مردوں کی

قلت کی وجہ سے ستر عورتیں ایک آدمی کے زیر انتظام ہوں گی۔" (مسلم، ریاض الصالحین)

③......حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مصنف رہنما کی حیثیت سے دنیا میں آئیں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور سور کو ہلاک کر دیں گے۔ اس وقت زمین میں امن وامان قائم ہو جائے گا اور لوگ اپنی تلواروں سے (گھاس کاٹنے والی) درانتیوں کا کام لینے لگیں گے۔ (یعنی جنگ وجدال بالکل ختم ہو جائے گا)۔ ہر خوفناک جانور بے ضرر کر دیا جائے گا آسمان بے حد وحساب بارشیں برسائے گا اور زمین اپنی تمام نعمتیں اُگل دے گی۔ ایک بچہ لومڑی کے ساتھ کھیلے گا اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچ سکے گا، بھیڑیا، بھیڑ کے ساتھ اور شیر مویشیوں کے ساتھ گھاس چریں گے لیکن ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔" (مسلم، مسند احمد)

④......اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، عیسیٰ علیہ السلام یقیناً تم لوگوں کے درمیان ایک عادل حکمران کی حیثیت سے آئیں گے۔ وہ صلیب توڑ دیں گے، سور کو ہلاک کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ دولت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ کسی کو اس کی فکر باقی نہ رہ جائے گی اور نماز کا ایک سجدہ دنیا اور مافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا "اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو،

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۟

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا کہ اس کی موت سے پہلے اس (مسیح) پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا۔ (سورہ نساء آیت ۱۵۹) (بخاری ومسلم)

خلاصہ

❄......جنت انہی لوگوں کی قیام گاہ بنے گی جو اللہ تعالیٰ کے عہد کے ساتھ اپنے قول وعمل کے اعتبار سے مخلص ہوں گے۔

❄......جو اپنے عہد کو اللہ تعالیٰ سے اپنے عہد کو توڑ کر بیٹھ گئے اور دنیا میں انہوں نے شر وفساد پھیلایا وہ اس کے بدلے میں دوزخ پائیں گے۔

❄......دجال اور یاجوج ماجوج کے خاتمے کے بعد عالمی غلبۂ اسلام کی نشانیاں واضح ہونے لگیں گی۔

❄......حضور ﷺ کے دور کی طرز پر امن، انصاف اور مساوات کا دور دورہ ہو جائے گا

❄......اللہ آسمان سے بکثرت پانی برسائے گا جبکہ زمین اپنے خزانے اُگل دے گی

قیامت کی بقیہ نشانیاں

﴿۱﴾

''......اس کے بعد آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''اے ابن حوالہ جب تم خلافت کو ارض مقدس (شام) میں اترتا دیکھو تو سمجھ لو کہ زلزلہ، مصائب اور حوادث قریب آ گئے ہیں اور اس دن قیامت لوگوں سے اس قدر قریب ہو گی جس قدر تمہارے سر سے میرا ہاتھ ہے۔''

(احمد، ابوداؤد ❶)

﴿۲﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے کہا کہ ''اس امت کے قریب چھ بڑے فتنے ہوں گے پھر اس کے بعد فنا ہو جائے گی۔'' (ابوداؤد ❷)

﴿۳﴾

اسلام کی دشمنی اس قدر بجھ جائے گی جیسے کہ کوئی کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ پھر کسی کو یہ بھی پتہ نہیں ہو گا کہ:

[۱] روزہ کیا ہوتا ہے

[۲] نماز کیا ہوتی ہے

[۳] قربانی کیا ہوتی ہے

[۴] صدقہ کیا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہی رات میں اُٹھالی جائے گی (یعنی اس کے حروف مٹا دیئے جائیں گے) اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہیں رہ جائے گی۔ زمین پر امت کا صرف ایک حصہ (گھسے پٹے بڑی عمر کے مرد اور گھسی پٹی بڑی عمر کی عورتیں) باقی رہ جائیں گی۔ وہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو یہ الفاظ ادا کرتے سنا تھا کہ 'لا الٰہ الا اللہ' تو ہم بھی

❶...... کتاب الجہاد باب ۲۹۵۔

❷...... کتاب الفتن۔

یہ الفاظ ادا کرتے ہیں۔

اس بات پر حضرت صلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس لا الہ الا اللہ کہنے کا کیا فائدہ جب کہ وہ نہ جانتے ہوں کہ نماز کیا ہوتی ہے، اور روزہ کیا ہوتا ہے، قربانی کیا ہوتی ہے، اور صدقہ کیا ہوتا ہے؟۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلہ کا چہرہ رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے ہٹا دیا۔ اُنہوں نے پھر سوال دہرایا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار پھر ان کا چہرہ اپنی طرف سے ہٹا دیا۔ اُنہوں نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا۔ تیسری بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کا چہرہ اپنی طرف گھمایا اور کہا ''اے صلہ رضی اللہ عنہ یہی الفاظ انہیں دوزخ سے نجات دلانے کا باعث بن جائیں گے۔'' (ابن ماجہ ❶)

اسلامی اقدار اور اخلاق کا خاتمہ

جس طرح اسلام کے ابتدائی دور میں اقتدار کی باگیں خلفائے راشدین کے ہاتھوں سے نکل کر کمتر افراد کے ہاتھوں میں چلی گئی تھیں، معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے خاتمے کے وقت بھی یہی صورتِ حال پیش آئے گی۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ موڑ کر دنیاوی زینت اور عیش و آرام کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ وہ اپنے سے اُونچے طبقے کی نقل میں اسلامی روایات اور اقدار سے منہ موڑ لیں گے۔ لہٰذا قدرتی طور پر فسادی اور نفس پرست لوگ حکومت کے عہدوں پر براجمان ہو جائیں گے۔ اقتدار کا مطلب اس وقت دہشت گردی اور ظلم ہو جائے گا اور عالمی اتحاد علاقائیت اور لسانیت کی نذر ہو جائے گا۔ حکمران طبقہ جلد ہی لوگوں کو غلامی کے شکنجے میں جکڑنے اور ان کے وسائل کو لوٹنے کا طرزِ عمل اختیار کر لے گا تا کہ اس طرح اپنے شان و شکوہ اور اقتدار کو طول دے سکیں۔ ان کا مقصد لوگوں کی خدمت کرنے کی بجائے ایسے قاعدے اور قوانین نافذ کرنا ہوگا جس سے ان کی حکمرانی مضبوط تر اور دولت وسیع تر ہو۔ قرآن کی ان آیات سے وہ اندھے بن کر گذر جائیں گے۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

''یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہیں۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور انہی سے اچھی

❶ ..... کتاب الفتن (واضح رہے کہ اس کی اسناد صحیح ہیں)۔

اُمیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔" (الکہف، آیت:۴۶)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

"اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کر لے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی، نہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہو سکتا ہے۔" (الرعد آیت ۱۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

"کفر کرنے والوں اور راہ خدا سے روکنے والوں اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہ کرے گا۔" (محمد آیت ۳۴)

قدرتی آفات

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ۝

"ان لوگوں کو جب ہماری کھلی کھلی آیات سنائی جاتی ہیں تو انکار کرنے والے ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم دو گروہوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی مجلس زیادہ شاندار ہے؟ حالانکہ اُن سے پہلے ہم کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے زیادہ سرو سامان رکھتی تھیں اور ظاہری شان و شوکت میں ان سے بڑی ہوئی تھیں۔"

(مریم آیات ۷۳۔۷۴)

جیسے جیسے قیامت قریب آ رہی ہے اللہ تعالیٰ کافروں کو سزائیں دیتا رہتا ہے جب کہ مسلمانوں کو قدرتی آفات کے ذریعے آزمائش میں ڈالا جائے گا، دنیا میں زلزلے، طوفان، سیلاب، اور قحط جیسی آفات آئیں گی تا کہ لوگوں کو تنبیہ کی جائے اور اُنہیں سبق حاصل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ لیکن کیا منافقوں نے بھی کبھی اپنے طرز زندگی کو بدلنے کی کوشش کی ہے؟ وہ تو ہر بار ہی گریز کا کوئی نہ کوئی نیا بہانہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔ اس کام میں تو بلکہ انہیں مہارت کا درجہ

حاصل ہے۔عدل وانصاف، بے غرضانہ جہد وجہد، اوراخلاص، یہ وہ موضوعات ہیں جن پر وہ بہت عمدہ تقریر کر لیتے ہیں لیکن عملی زندگی میں وہ ان کے بالکل برعکس ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

[۱] معاملات میں سوائے زیادہ سے زیادہ کنجوسی کے اور کچھ نہیں ہوگا۔

[۲] دنیا میں غربت کے سوااور کسی چیز میں اضافہ نہ ہوگا۔

[۳] لوگوں کی اکثریت کنجوس Niggard ہو جائے گی۔

[۴] قیامت نہیں آئے گی سوائے خراب ترین لوگوں پر، اور اس وقت کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوگا، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کے۔ (ابن ماجہ)

مدینہ کا خالی ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

''لوگ مدینہ کو چھوڑ دیں گے حالانکہ وہ اس وقت اچھی حالت میں ہوگا۔ وہاں صرف جنگلی جانور رہیں گے۔ آخر میں موزائینہ قبائل کے دو چرواہے وہاں اپنی بکریاں لے کر آئیں گے لیکن جب مدینے میں جنگلی جانور دیکھیں گے تو وہاں سے بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر جب وہ ثنیات الوداع نامی پہاڑی پر پہنچیں گے تو چہروں کے بل گر جائیں گے۔'' (بخاری، مسلم، مؤطا)

قیامت کی گھڑی جوں جوں قریب آتی جائے گی، مسلمانوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی، مادیت اس دور کا عام رجحان ہوگا اور مسلمانوں کی اکثریت مدینے سے نکل جانا چاہے گی تا کہ بہتر سے بہتر سہولیات زندگی حاصل کر سکیں۔ حالانکہ مدینہ بذات خود اس وقت خوش حال ہوگا۔

مدینے کی اس حالت سے قبل بہت سارے دوسرے واقعات بھی انجام پذیر ہوں گے۔ اگرچہ مادی دولت کے حصول کی مستقل خواہش سوائے بربادی وتباہی کے کچھ نہیں لاتی۔ لیکن بہتر مستقبل کی خاطر مدینہ جیسے شہر کو خالی کر دینا ایک اہم چونکا دینے والا واقعہ ہوگا۔

کبھی نہ ختم ہونے والی مادّی بھوک

مسند احمد کی حدیث میں آتا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ زمین سے اپنے مخلص اور متقی بندوں کو اٹھا لے گا، اور وہاں صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو بدمعاش اور سرکش

ہوں گے اور جنہیں نہ تو نیکیوں کے بارے میں پتہ ہوگا، اور نہ وہ برائیوں سے رُک سکیں گے۔

ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ:

☆...... ''میری اُمت کے کچھ لوگ لازماً شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے۔

☆...... موسیقی کا رواج عام ہو جائے گا اور لڑکیاں گانے گانے لگیں گی۔

☆...... اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کو بندروں کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

حدیثوں میں یہ بھی آتا ہے کہ قیامت سے پہلے چھوٹی ٹانگوں والا حبشہ کا ایک آدمی خانہ کعبہ کو منہدم کر دے گا۔ انسانی جان کا احترام اگرچہ خانہ کعبہ کے احترام سے بھی زیادہ ہے تاہم خانہ کعبہ کا انہدام بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر ممکن نہ ہوگی۔ منافق لوگوں کے لئے یہ واقعہ نماز اور حج وعمرے سے آزادی کا سبب بنے گا کیونکہ جب خانہ کعبہ ہی نہ ہو تو نمازوں اور حج کا کیا فائدہ؟ آج بھی لاتعداد لوگ ایسے ہیں جو زبان سے تو ''غیب'' پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن فی الحقیقت وہ صرف دیکھی ہوئی چیز پر ایمان لاتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ مندرجہ بالا واقعات اس لئے واقع ہوں کہ:

۞...... باکردار مسلمانوں کی تعداد اس وقت بہت کم ہوگی۔

۞...... اپنی بزدلی کے سبب وہ اسلام کے دفاع کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں گے۔

۞...... دنیا کی چمک دمک پر بری طرح فدا ہو چکے ہوں گے۔

۞...... بچے کھچے مسلمانوں میں بھی اتحاد و یگانگت کا فقدان ہوگا۔

حضرت شیبا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بار میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میں ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے میں کعبہ کے اندر موجود تمام سونا اور چاندی مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر رہا ہوں''۔ حضرت شیبا رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیوں۔ حضرت شیبا رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے

کے دو خلفاء نے ایسا نہیں کیا تھا۔ اس پر حضرت عمر ﷛ نے جواب دیا ہاں یہی وہ شخصیات ہیں جن کی ہمیں پیروی کرنی چاہیئے''۔ (بخاری)

خانہ کعبہ کی بربادی کا مقصد غالباً یہ ہوگا کہ اس کے اندر موجود خزانے حاصل کر لئے جائیں اُوپر کی حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت عمر ﷛ نے خانہ کعبہ کو توڑ کر خزانے حاصل کرنے سے منع کیا ہے چاہے وہ اچھی راہ ہی میں کیوں نہ خرچ کئے جا رہے ہوں۔ اصل صورت حال تو یہ ہے کہ خانہ کعبہ خالی ہے اس میں کوئی خزانہ موجود نہیں ہے۔ پھر وہ حبشی شخص آخر اسے کیوں توڑنا چاہے گا؟ اس کا ایک پوشیدہ پہلو تو غالباً یہ نظر آتا ہے کہ خانہ کعبہ اور اس کے آس پاس زمین میں معدنی وسائل (تیل) بہت موجود ہیں اور وہ اس کے نیچے سے بھی وسائل برآمد کرنا چاہتا ہو۔

اس ضمن میں چار حدیثیں قابل توجہ ہیں۔

۱) ''ایسا لگ رہا ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک حبشی شخص جس کی ٹانگیں پتلی ہیں کعبہ کے پتھر یکے بعد دیگرے توڑ رہا ہے۔'' (بخاری)

۲) حبشے کا ایک ذوالصوا عقتین (پتلی ٹانگوں والا آدمی) خانہ کعبہ کو توڑ دے گا۔ (بخاری)

۳) ''حبشہ کے لوگوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک کہ وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ حبشہ کا پتلی ٹانگوں والا صرف ایک شخص ہوگا جو خانہ کعبہ کی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔'' (ابوداؤد)

۴) خانہ کعبہ کی حفاظت اس کے اپنے لوگ بھی نہ کر سکیں گے۔ عربوں کے متعلق نہ پوچھو کیونکہ اس وقت حبشہ کے لوگ اسے اس طرح تباہ کریں گے کہ پھر اس کے بعد یہ کبھی دوبارہ نہ بن سکے گا۔ وہ لوگ اس کے خزانے نکال لیں گے۔ (احمد)

ہوسکتا ہے کہ اس دور میں تیل اور کانوں کی دریافت کے سلسلے میں کھدائیاں جاری ہوں اور منافقین اسی کے ساتھ خانہ کعبہ کو بھی توڑ دیں۔ اگر ایسا ہوا تو زمین میں تین بڑے زلزلے آئیں گے اور حضرِ موت کے سمندر (عدن) میں آگ لگ جائے گی۔ ہوسکتا ہے کہ عرب میں پائے جانے والے پہاڑ جغرافیائی لحاظ سے زمین کے مرکز میں ہوں۔ لہٰذا یہاں کی تباہی کا مطلب کرّہ ارض کی تباہی ہوسکتا ہے۔

بحران

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ

❁......(اس دن) ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔

❁......اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے۔

❁......اور ہم تمام انسانوں کو گھیر کر جمع کریں گے۔

❁......اور ان میں سے کوئی ایک بھی نہ چھوٹ سکے گا۔ (الکہف، آیت ۴۷)

اپنی بہترین آسائشوں اور راحتوں کے باوجود لوگ اس وقت ذہنی طور پر پریشان ہی ہوں گے۔ ذہنی تناؤ، اعصابی کمزوری اور تشدد و منافقت معاشرے میں عام ہو جائے گی۔

ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہی وہ وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ دابۃ الارض کو زمین سے نکالے گا تا کہ مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان فرق واضح کیا جائے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ:

''ایک وقت آئے گا جب کسی مسلمان کا سب سے بہترین مال اس کی بھیڑیں ہوں گی۔ وہ انہیں لے کر پہاڑوں کے اُوپر چلا جائے گا جہاں سے بارش ہوتی ہے۔ تا کہ وہ دنیاوی فتنوں سے اپنے دین کو بچالے۔'' (بخاری ❶)

کافر قومیں اتنی طاقتور ہو جائیں گی کہ مسلمانوں کے پاس پہاڑوں اور غاروں کے سوا محفوظ رہنے کے لئے اور کوئی راستہ باقی نہیں رہ جائے گا ❷ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اس راستے کو اختیار کرنے والے مومنین بہت قلیل تعداد میں ہوں گے۔ دوسری طرف عیش پسند لوگ انہیں جنگلوں اور پہاڑوں پر جاتا دیکھ کر ہنسیں گے۔

---

❶......کتاب الایمان۔

❷......واضح رہے کہ حضور ﷺ نے رہبانیت کی ممانعت کی ہے لیکن آخری دور میں دین کی حفاظت کی خاطر اس کی اجازت دی ہے (مترجم)۔

مسجد الحرام
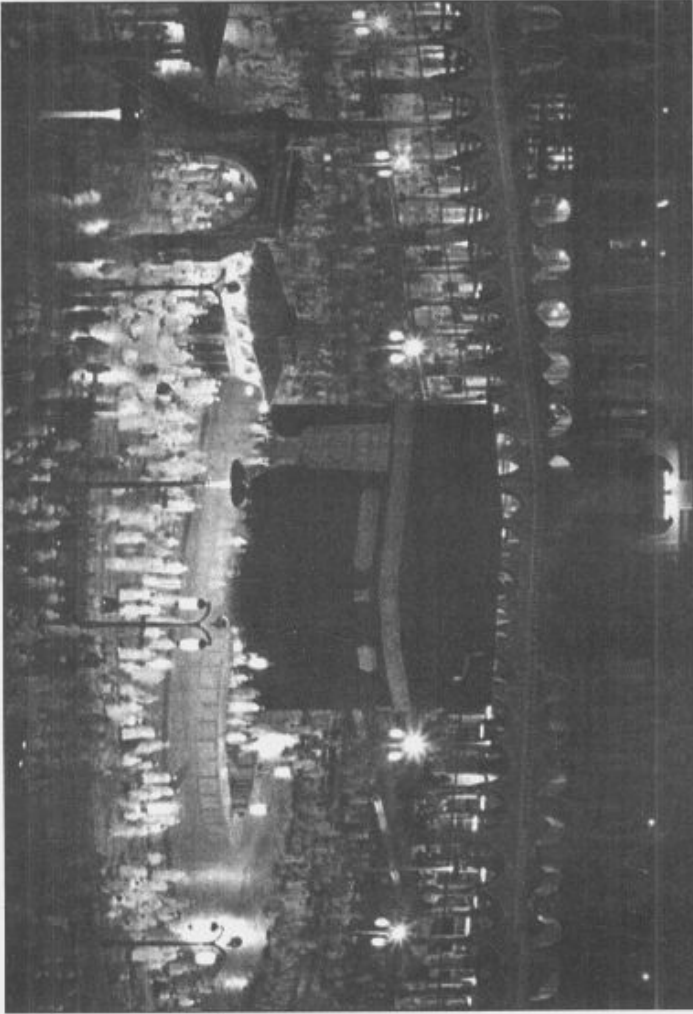
زمین کے تین دھنساؤ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ:

''اے اللہ کے رسول ﷺ کیا زمین پر زلزلہ اس کے باوجود آئے گا کہ اس پر نیک لوگ موجود ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے جواب دیا ''ہاں کیونکہ زمین میں برائیاں بہت بڑھ جائیں گی۔
(طبرانی)

مصنف کا ذاتی خیال ہے کہ خانۂ کعبہ کی تباہی کے بعد زمین کے تین بڑے دھنساؤ ہوں گے۔ ایک مشرق، ایک مغرب اور ایک جزائر عرب میں۔ حضور ﷺ ارشاد کرتے ہیں کہ:

''عنقریب دریائے فرات کے نیچے سے سونے کا پہاڑ برآمد ہو گا لیکن اس وقت موجود کسی کو بھی اس میں سے حصہ نہیں لینا چاہئے''۔ (بخاری)

ہوسکتا ہے کہ سونے سے یہاں مراد ''تیل کا سونا'' ہو جو جزائر عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ یہ تیل بہت سارے تنازعوں کا سبب بنا رہا ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ اسی وجہ سے جزائر عرب میں زمین کا دھنساؤ بھی واقع ہو۔

اگر ہماری توجیہ درست ہو تو پھر بہت سارے دوسرے واقعات بھی حل ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ سعودی عرب، عراق، ایران میں عشروں سے جاری تیل کی کھدائی (ڈرلنگ) کی وجہ سے ارضیاتی طور پر کوئی بھی پریشانی لاحق ہوسکتی ہے۔ زمین سے کھینچے والے تیل کی جگہ اگرچہ پانی اور گیس لے رہے ہیں لیکن ممکن ہے کہ وہ تیل کے دباؤ کے برابر نہ ہوں اس لئے زمین کا کوئی دھنساؤ واقع ہو جائے۔

آگ اور اجتماعیت

آپ ﷺ نے ایک بار فرمایا تھا کہ ''عدن کے جنوبی حصے سے آگ بھڑکے گی'' (مسلم، ابوداود، ترمذی)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے بیان کیا کہ:

''قیامت سے پہلے بحیرہ حضرموت سے ایک آگ بھڑکے گی جس کے خوف کے باعث تمام لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں گے''۔ (مسند احمد، ترمذی)

عدن سے نکلنے والی یہ آگ اتنی تیز ہو گی کہ اس کا دھواں آسمان سے دکھائی دے گا۔ اس کے بعد سورج اپنی طلوع ہوتی ہوئی جگہ (یعنی مشرق) سے نکلے گا۔ اس وقت ایک عجیب

افراتفری اور پریشانی لاحق ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ ﷜ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "لوگوں کو تین درجوں کے حساب سے اکٹھا کیا جائے گا۔

(۱)......وہ لوگ جو جہنم سے خوفزدہ اور جنت کے طلب گار ہوں گے۔

(۲)......وہ جو اونٹوں پر دو دو، تین تین، اور دس دس کر کے آئیں گے۔

(۳)......اور جو باقی لوگ ہیں وہ دوپہر کے وقت دوزخ کے پاس اکٹھے کیے جائیں گے جہاں وہ اپنی صبح شام اور رات گذاریں گے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے وضاحت کی:

"عدن کے نچلے حصے سے (جس کا نام ابیان ہوگا)، ایک آگ بھڑکے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔ جب لوگ رات کو وہاں ٹھہریں گے تو یہ آگ بھی رات کو ان کے ساتھ وہیں ٹھہرے گی اور جب وہ دوپہر کے وقت وہاں ٹھہریں گے تو یہ آگ بھی دوپہر میں ان کے ساتھ وہیں ٹھہرے گی۔" (ابن ماجہ [1])

سب سے بدتر انسان باقی رہ جائیں گے

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

۱) نیک اور صالح لوگ یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے اور زمین پر ناکارہ لوگ جو اور کھجور کے بھوسوں کی طرح باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی ذرہ برابر پرواہ نہ کرے گا۔ (بخاری و مسلم [2])

۲) بے شک یمن کی طرف سے اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے بھی نرم ہوگی۔ پھر یہ ہوا ہر اس شخص کو مار دے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ (مسلم)

۳) قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ زمین پر "اللہ" کہنا ختم نہ ہو جائے۔ (مسلم، ترمذی [3])

[1]......کتاب الفتن۔ [2]......کتاب الفتن۔

[3]......ایک اور روایت میں حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ "کسی شخص پر قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ اللہ اللہ کہہ کر پکارتا رہے گا"۔

۴) زمین پر صرف ظالم لوگ باقی رہ جائیں گے اور وہ پرندوں کے برابر بے حیثیت ہو جائیں گے جب کہ ان کی عادتیں درندوں جیسی ہو جائیں گی یہ لوگ نہ تو نیکی کی حوصلہ افزائی کریں گے اور نہ بدی کو بُرا کہیں گے، شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا "کیا تم بات نہیں سنتے؟" اور وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ وہ حکم دے گا کہ تم لوگ بتوں کی پوجا کرو۔ (اس کفریہ زندگی کے باوجود) ان کے پاس کافی مال و دولت ہوگا اور وہ ایک خوشحال زندگی گذاریں گے۔ (مسلم)

۵) قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ گدھوں کی سڑکوں پر کھلے عام بدکاری نہ کرنے لگیں۔

حضرت عامر بن عبداللہ ﷺ نے سوال کیا کہ "کیا واقعی ایسا ہونے لگے گا"؟ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جواب دیا "ہاں یقیناً ایسا ہوگا" (ابن حبان)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے ایک ہوا بھیجے گا جو مومنین اور صالحین کو فنا کر دے گی جب کہ کافروں کو زندہ رہنے دے گی تا کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کریں اور باہمی استحصال کریں۔ وہ زمین پر معمولی معمولی فائدوں کے لئے ظلم کا رویہ اختیار کریں گے اور کافر بت پرستی میں فخر محسوس کریں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے زیادہ برا انجام ظالم لوگوں کا ہوگا۔ (مسلم ❶)

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۲﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿۸۴﴾

"اس نے کہا تیری عزت کی قسم میں ان سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے خالص کر لیا ہے۔ فرمایا تو حق یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب لوگوں سے بھر دوں گا جو انسانوں میں سے تیری پیروی کریں گے۔" (سورۂ ص آیات: ۸۲۔۸۴)

ہوسکتا ہے کہ یہ ظالم و بے حیا لوگ خوفناک اسلحوں کے ساتھ خود ہی لڑ لڑ کر فنا ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایٹمی یا دوسرے تباہ کن اسلحے استعمال کریں اور اس طرح کسی دور کی پُر سکون زمین پھر ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ جائے۔

❶ ...... کتاب الفتن۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''دنیا میں اس وقت ہجرت پر ہجرت ہوگی۔ دنیا کے اچھے لوگ اس جگہ کے لئے ہجرت کریں گے جہاں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ ''زمین میں سب سے اچھے لوگ وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام ہجرت کی جانب ہجرت کریں گے۔ اس کے بعد زمین میں سب سے بدتر لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوگا۔ ان لوگوں کو بندروں اور سؤروں کے ساتھ اکٹھا کر کے آگ کے پاس لے جایا جائے گا جہاں وہ ان کے ساتھ دو پہر اور رات گذاریں گے۔ (ابوداؤد ❶۔ مشکوٰۃ)

تبدیلی کائنات (Metamorphosis)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ﴿۵﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ﴿۷﴾ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿۱۴﴾ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾ وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۱﴾

''جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، اور جب تارے بکھر جائیں گے، جب پہاڑ چلائے جائیں گے، جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی، جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کر دیئے جائیں گے، جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے، جب جانیں جسموں سے جوڑ دی جائیں گی، جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟، جب اعمال نامے کھولے جائیں گے، جب آسمان کا پردہ ہٹا یا جائے

❶ ...... کتاب الجہاد۔

گا، جب جہنم دہکائی جائے گی، اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی، اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے؟ پس میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے اور چھپ جانے والے تاروں کی، رات کی جب کہ وہ رخصت ہوئی، اور صبح کی جب کہ اس نے سانس لی، یہ فی الواقع ایک بزرگ پیغامبر کا قول ہے جو بڑی توانائی رکھتا ہے، عرش والے کے ہاں بلند مرتبہ ہے، وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے اور با اعتماد ہے۔" (التکویر، آیات: ۱-۲۱)

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

"(۱) جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کے فرمان کی تعمیل کرے گا اور اس کے لئے حق یہی ہے کہ (اپنے رب کا حکم مانے)

(۲) اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اس کے لئے حق یہی ہے (کہ اس کی تعمیل کرے) (انشقاق آیات ۱-۵)

انسانیت کے بدترین لوگ ہی دنیا کی تبدیلی دیکھنے کے لئے زمین پر باقی رہ جائیں گے۔ تبدیلی (Metamorphosis) سے عام طور پر کرہ ارض کی ہیئت کی تبدیلی مراد لی جاتی ہے لیکن جب ہم ذرا گہری نظر سے جائزہ لیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ سورج لپیٹ دیا جائے گا آسمان پھاڑ دیا جائے گا اور ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ اسی طرح زمین کے علاوہ آسمان کا نظام بھی تبدیل ہو جائے گا۔ جس کائنات کو ہم آج چمکتا دمکتا دیکھ رہے ہیں پھر وہ کائنات باقی نہیں رہ جائے گی۔ ایسی تبدیلی عمل میں آئے گی کہ انسان کی زندگی بذات خود ناممکن ہو جائے گی۔ جن چیزوں کو آج ہم آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں، وہ اس وقت باقی نہیں رہ جائیں گی۔ ظالموں کے لئے بس اللہ تعالیٰ کا انتقام باقی رہ جائے گا۔

کمینہ خصلت اور دھوکے باز انسان کی حالت اس چیونٹی سے بھی بدتر ہو گی جو چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پستی ہے۔ زمین کے دھنساؤ، زلزلے، طوفان، آتش فشاں پہاڑوں کے لاوے، آگ، سورج، زمین، ستارے، اور آسمان سب کچھ انسان کو پیس رہے ہوں گے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے لیکن پھر انہیں معافی نہ مل سکے گی۔ وہ اپنے آپ کو کوسیں گے کہ کیوں انہوں نے وقت پر خدا کی بات نہیں مانی تھی۔

قرآن پاک کہتا ہے کہ:

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

''بعید نہیں کہ ایک وقت وہ آئے جائے جب وہی لوگ جنہوں نے آج (دعوت اسلام قبول کرنے سے) انکار کر دیا ہے پچھتا پچھتا کر کہیں گے کہ کاش ہم نے سر تسلیم خم کر دیا ہوتا۔

(الحجر، آیت ۲)

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾

''تم زمین میں اپنے خدا کو عاجز کر دینے والے نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تم کوئی حامی و ناصر بھی نہیں رکھتے۔'' (الشوریٰ آیت ۳۱)

حضرت دانیال کی پیشن گوئی، ایک تجزیہ (Case Study)

ضروری ہے کہ اس کتاب کے خاتمے سے قبل حجاز کے معروف دینی محقق ڈاکٹر سفر عبدالرحمٰن الحوالی کے ایک تجزیئے کا مطالعہ بھی کر لیا جائے۔

ہم یہاں ان کی مشہور کتاب ''The Day of Wrath'' (اردو ترجمہ: یوم الغضب ❶) کا باب ۸ ''حضرت دانیال علیہ السلام کی پیشن گوئیاں'' پیش کر رہے ہیں۔ ان کا تجزیہ پڑھنے سے قبل قاری کو مندرجہ ذیل نکات ذہن میں رکھنے ضروری ہیں۔

- یہودی لوٹ کر جو ارض مقدس کی طرف آئے ہیں وہ صحیح عقائد و ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے انہیں قدیم عقائد کے ساتھ آئے ہیں جن کے ساتھ موجودہ دہریہ عقائد بھی شامل ہیں۔
- موجودہ یہودی ریاست کے لئے حضرت دانیال علیہ السلام نے سرزمین (اسرائیل) پر ''نفرت کی ریاست'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔
- دوسرے ممالک مل کر اس یہودی ریاست کی ہر قسم کی امداد کر رہے ہیں

❶ ...... یہ کتاب بھی رضی الدین سید کی ترجمہ کی ہوئی ہے۔ (مترجم)

- آخر میں یہ ریاست، اس کا لیڈر دجال اور یہودی سب کے سب ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں گے۔
- بالآخر زندگی کے تمام شعبوں میں اسلام کی آفاقی فتح ہو جائے گی۔

حضرت دانیال علیہ السلام

حضرت دانیال علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تھے۔ ان سے منسوب کردہ کتاب ''دانیال'' دوسری انجیلوں کی نسبت کئی لحاظ سے منفرد ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس صحیفے میں بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی پختہ روایت کے مطابق خاصی کانٹ چھانٹ کی گئی ہے۔ دانیال کے صحیفے کی منفرد خصوصیات یہ ہیں:

(۱) اس میں ایک خدا کے فلسفے کی بہت اچھی وضاحت کی گئی ہے۔ دانیال میں اللہ تعالیٰ کو آسمانوں کا خدا بتایا گیا ہے جبکہ انجیلی کتابیں اللہ تعالیٰ کو میزبانوں کا آقا Lord of Hosts قرار دیتی ہے۔ (یہ ایک یہودی اصطلاح ہے جس کے ذریعے وہ اللہ اور انسانیت کے بارے میں اپنے عقیدے کو واضح کرتے ہیں)۔ دانیال اللہ تعالیٰ کے لئے وہ خصوصیات بیان کرتی ہے جو کسی اور انجیلی کتاب میں نہیں ہیں۔ اس کے مطابق اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ لافانی ہے اور عقل و فہم قوت اور علم کا مالک ہے اور معاملات کے احکامات جاری کرنے والا ہے۔ وہ بادشاہوں کا آقا، رازوں کو فاش کرنے والا اور تنہا عبادت اور عاجزی کے لائق ہے اور یہ کہ قسمت کا حال بتانے والے اور علم نجوم جاننے والے سب جھوٹے ہیں۔

(۲) کتاب میں بیان کردہ پیشین گوئیاں تاریخ میں موجود حقائق سے مطابقت رکھتی ہیں لہٰذا شک و شبے سے بلند ہیں۔

(۳) اس میں پیغمبر کی مہر (خاتم النبیین ﷺ) اور ایک آفاقی پیغام کی آمد کی بہت وضاحت ملتی ہے۔

(۴) ان کی پیشین گوئیوں میں اعداد بہت زیادہ دیئے گئے ہیں جو محققین کے نزدیک تجزیئے کے لئے تاریخ میں اکثر و بیشتر زیر بحث رہے ہیں۔

جہاں تک ان کی ذاتی شخصیت کا تعلق ہے تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ ملتے

ہیں جو ایک مظلوم شخصیت کی حیثیت سے ایک اجنبی ملک میں پہنچا دیئے گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے وہاں انہیں علم اور بادشاہ کے خواب کی تعبیر کے فہم سے نواز کر ان کا درجہ بلند کیا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی شخصیت خدائے واحد پر ایمان کی دعوت دیتی ہے۔

پیشین گوئیوں کے اعداد

دوسرے دور کے مسلمان مفکرین مثلاً ابن اسحاق، ابن ابی شیبا، بیہقی، ابن ابی دینار اور دوسرے حضرات نے اسلامی تاریخ کے ایک بہت مشہور واقع کا مسلسل بیان کیا ہے۔ یہ وہ حضرات ہیں جو طسطار کا شہر فتح کرنے میں شریک تھے۔ جس خاص واقع سے ہمیں یہاں دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ فاتح فوج نے اس شہر میں حضرت دانیال علیہ السلام کا مقبرہ دریافت کیا تھا۔ مجاہدین نے ان کا جسم ایک تابوت میں پایا جو کسی بھی لحاظ سے تبدیل شدہ نہ لگتا تھا۔ سوائے اس کے کہ ان کے سر کے پیچھے چند بال موجود تھے۔ ان کے سر پر ایک تختی تھی جسے لے کر وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جنہوں نے حضرت کعب بن اخبار رضی اللہ عنہ کو اس کا عربی ترجمہ کرنے کی ہدایت کی۔ ابوالعالیہؒ کہتے ہیں کہ اس عربی ترجمے کو پڑھنے والا سب سے پہلا فرد میں ہی تھا"۔

ابوالعالیہؒ سے پوچھا گیا کہ "اس میں کیا تھا؟" "تمہاری ساری تاریخ اور معاملات، تمہاری گفتگو کا حسن اور آئندہ کیا ہونے والا ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا۔

اس طرح اس تختی کے متن کا ترجمہ حضرت کعب الاخبار رضی اللہ عنہ جیسے مستند اور تجربہ کار فرد کے ہاتھوں تکمیل تک پہنچا۔ اس کے بعد یہ عرصہ دراز تک پڑھا جاتا رہا اور تقریباً ہر طبقہ نے اسے پڑھا۔ ظاہر ہے کہ یہ تحریر ان اسلامی مفکرین کی نظر سے بھی گزری جو حضور ﷺ کی آمد کی پیش گوئیوں کو ذہن میں رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اس متن کی جو تعبیر کی اسے کبھی چیلنج نہیں کیا گیا۔ حتی کہ ان کے یہودی اور عیسائی ہم عصروں نے بھی ان کے علم اور تعبیر پر کبھی شبہ ظاہر نہیں کیا بلکہ ابن قتیبہ نے تو (شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے بقول) کہا ہے کہ "یہ پیشین گوئی آج یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ اسے پڑھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ اس متن میں جس ہستی ﷺ کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے وہ اب تک نہیں آئے ہیں۔"

تاہم صرف مسلم مفکرین کے راویوں پر اکتفا کرنے کی بجائے ہم بائبل کے ماننے والوں کے راویوں کو بھی مدِّ نظر رکھیں گے۔

حضرت دانیال علیہ السلام کی عظیم پیشین گوئیاں

بادشاہ ''نبوشانے زار'' نے ایک خواب دیکھا جس سے وہ بے حد پریشان ہوا۔ اس نے اپنے وقت کے تمام جادوگروں اور مستقبل کا حال بتانے والوں کو دربار میں طلب کیا اور ان سے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کا حکم دیا لیکن ان میں سے کوئی بھی یہ کام نہ کر سکا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے آخر کار اللہ تعالیٰ سے فریاد کی کہ انہیں اس خواب کی تعبیر بتا دی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب کا مطلب سمجھا دیا۔

لہٰذا جب حضرت دانیال علیہ السلام بادشاہ کے پاس پہنچے تو اس سے کہا۔

''خواب میں جو بات بتائی گئی ہے اسے نجومی، جادوگر اور کاہن کوئی بھی بادشاہ کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

لیکن اللہ تعالیٰ رازوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوشانے زار کو آگاہ کیا کہ آنے والے دنوں میں کیا ہوگا؟''

پھر حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے بتایا

''اے بادشاہ تم ایک سائے کو، ایک بڑے سائے کو دیکھ رہے تھے۔ اس سائے کا سر بہترین سونے کا، اس کا سینہ اور بازو چاندی کے، اس کا پیٹ اور رانیں کانسی کے، ٹانگیں لوہے کی اور پیر لوہے اور مٹی کے بنے ہوئے تھے۔

ابھی تم یہ دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک پتھر پہاڑ سے بغیر کسی آدمی کی محنت کے کٹا جس سے اس سائے کے لوہے اور مٹی کے بنے ہوئے پیروں پر چوٹ پڑی اور وہ پیر ریزہ ریزہ ہو گئے۔

اس کے بعد لوہا، چاندی، سونا اور کانسی سب ایک ساتھ ٹوٹ گئے اور کھائے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ پھر ہوا ان سب کو اڑا کر کہیں دور لے گئی اور ان اعضاء کا کہیں نام و نشان باقی نہ رہا۔

وہ پتھر جس نے اس سائے کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا بعد میں خود ایک عظیم الشان بلند و بالا پہاڑ کی شکل اختیار کر گیا اور اس نے پوری زمین پر خود کو پھیلا دیا۔''

یہ کہہ کر دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا ''یہ تو تھا تمہارا خواب اور اب میں اس کی تعبیر بتاتا ہوں۔''

''تم اے بادشاہ! تم شہنشاہِ وقت ہو۔ تمہیں آسمانی بادشاہ نے قوت اقتدار اور شان

وشوکت کی بادشاہت عطا کی ہے اور جہاں تک انسان اور زمین و آسمان کے جانور و پرند اس زمین میں پائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے اختیار میں دے دیا ہے اور تمہیں ان سب کا حکمران بنایا ہے۔ اس لحاظ سے تم اس خواب کا سونے کا سر ہو۔

لیکن تمہارے بعد ایک اور بادشاہت تم سے کمزور آئے گی اس کے بعد ایک اور بادشاہت کانسی کی آئے گی جو تمام زمین پر اقتدار نافذ کرے گی۔ چوتھی بادشاہت لوہے کی ہوگی اور جس طرح لوہا بھی تمام چیزوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے اسی طرح یہ بادشاہت بھی تمام طاقتور لوگوں اور حکومتوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی۔

پھر تمہارا پیر اور پنجہ تھا جو آدھا لوہے اور آدھا مٹی کا تھا۔ اسی طرح تمہاری بادشاہت بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی اس کے باوجود اس میں لوہے کی طاقت موجود ہوگی۔ یہ سلطنت ایک حد تک مضبوط اور ایک حد تک کمزور ہوگی۔ تمہارے اہل خاندان اگرچہ آدمیوں سے تعلق پیدا کرنے لگیں گے لیکن پھر بھی کلی طور پر ان میں خلط ملط نہیں ہوں گے جیسے لوہا مٹی میں مکمل طور پر ضم نہیں ہوتا۔

پھر بھی وہ بادشاہت ہوگی جس کے اوپر اللہ تعالیٰ ایک اور بادشاہت مسلط کرے گا جسے کبھی کوئی تباہ و برباد نہیں کر سکے گا۔ یہ بادشاہت دوسری تمام موجودہ سلطنتوں کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم کر کے انہیں ہڑپ کر جائے گی اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی رہ جائے گی۔

''پھر جو تم نے دیکھا کہ ایک پتھر پہاڑ سے خود بخود گرا تھا اور اس نے اس سائے کے سونے لوہے، کانسی اور چاندی کو توڑ کر راکھ راکھ کر دیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں باخبر کر دیا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے، پھر آپؑ نے کہا کہ یہ خواب بھی سچا ہے اور اس کی تعبیر بھی سچی ہے''۔

اس کے بعد بادشاہ نبوشا نے زار پیشانی کے بل گر پڑا۔ حضرت دانیال علیہ السلام سے معافی مانگی اور اپنی رعایا کو حکم دیا کہ وہ حضرت دانیال علیہ السلام کے آگے احترام کے طور پر سجدے میں گر جائیں۔

بادشاہ نے حضرت دانیال کو جواب دیا'' آپ کا خدا ہی خدا تعالیٰ ہے، وہی پوشیدہ رازوں سے واقف ہے اور اسی نے آپ کے میرے خواب کا راز بتانے کی توفیق دی ہے''۔

یہ ہے اس خواب کا اصل مواد جسے انجیل کے تاریخی بیانوں میں سب سے اچھا اور مشہور گنا جاتا ہے۔ اس کی تعبیر میں کسی بڑے فہم و فراست کی ضرورت نہیں ہے اور اب جب کہ حضرت

دانیال علیہ السلام نے خود اس کی تعبیر بتا دی ہے (اور اسے انجیل ہی میں موجود پایا گیا ہے مترجم) تو اس کی تعبیر سے اختلاف کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔

لیکن یہودیوں اور عیسائیوں نے اس کا اصل مطلب چھپانے کی کوشش کی اور اپنے نفس کو سامنے رکھ کر اس کی سچائی کو متنازعہ بنا دیا۔ صدیوں کے طویل عرصے تک وہ اس خواب اور اس کی اصل تعبیر پر ایمان رکھتے رہے۔ وہ مانتے رہے کہ پہلی بادشاہت (یعنی سونے کا سر) بابل کی حکومت تھی۔ دوسری بادشاہت (یعنی چاندی کا سینہ) فارسیوں کی، تیسری سلطنت (یعنی کانسی کی رانیں) یونانیوں کی حکومت تھی جس نے ۳۳۳ قبل مسیح میں سکندر اعظم کی قیادت میں ایرانیوں پر حملہ کیا تھا۔ اور چوتھی سلطنت (یعنی آدھے پیر لوہے کے اور آدھے مٹی کے) رومی بادشاہت تھی جو دو حصوں میں منقسم تھی۔ اس کا مشرقی حصہ (ایسٹرن ایمپائر) کہلاتا تھا اور اس کا دارالحکومت بزنطین (قسطنطنیہ) تھا جب کہ اس کا مغربی حصہ (ویسٹرن ایمپائر) کہلاتا تھا اور اس کا دارالحکومت روم تھا۔

انجیل کے ماننے والوں نے کبھی اس تعبیر اور حقیقت کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ وہ تو اس کے بعد بھی پانچویں بادشاہت، سلطنت خدائی کا انتظار کرتے رہے جو قائم ہو کر دنیا سے بت پرستی اور ظلم کا خاتمہ کرے گی خصوصاً چوتھی بادشاہت کا کیوں کہ یہ وہ بادشاہت تھی جس کے تحت عیسائیوں کو ذلیل ورسوا کیا گیا، یروشلم کو ۷۰ عیسوی میں تباہ کر کے وہاں بت رکھ دیئے گئے۔ عیسائی باشندوں سے نفرت انگیز سلوک روا رکھا گیا اور اس کے عیش پسند شہنشاہوں نے مظالم ڈھائے جس کی افسانوی شہرت کی حامل ایک شخصیت نیرو بادشاہ کی تھی۔

عیسائی باشندے اپنے شہنشاہوں کے ہاتھوں تین صدیوں تک اسی طرح ذلیل وخوار ہوتے رہے یہاں تک کہ ان کے ایک شہنشاہ کانسٹنٹائن نے عیسائیت کی نئی تعبیر نکالی جس کے بعد تثلیث کے مخالفوں اور یہودیوں پر ظلم وستم کا بازار گرم ہو گیا اور ظلم وستم بھی آج اس صدی تک جاری وساری ہے۔

بادشاہ نیبوشانے زار کی پانچ بادشاہوں کا تصور

مندرجہ ذیل نقشے میں ہم نے نیبوشانے زار بادشاہ سے پہلے کے دور کی سلطنت کو بھی بطور وضاحت شامل کر لیا ہے۔

نمبر	بادشاہت	اہم حکمران	کیفیت
۱۔	یہودیوں کی اسلامی سلطنت جو تورات کے احکام پر قائم تھی	حضرت داؤد علیہ السلام (۹۹۳ء تا ۱۰۱۳ قبل مسیح) حضرت سلیمان علیہ السلام (۹۳۳ء تا ۹۷۳ء قبل مسیح)	حضرت دانیال علیہ السلام سے قبل حضرت دانیال علیہ السلام سے قبل
۲۔	اساریانی	سارگان دوئم (۷۰۵ء تا ۷۲۲ء قبل مسیح)	حضرت دانیال علیہ السلام سے قبل
۳۔	شالدینی	نیبوشانے زار (۵۶۲ء تا ۶۳۰ء قبل مسیح)	پہلی سلطنت (سونے کا سر)
۴۔	پارسی	سائرس (۵۲۹ء تا ۵۵۰ء قبل مسیح)	دوسری سلطنت (چاندی کا سینہ)
۵۔	یونانی	سکندر اعظم (۳۲۳ء تا ۳۳۶ء قبل مسیح)	تیسری سلطنت (کانسی کی رانیں)
۶۔	رومی	۱۔ آگسٹس قیصر (۲۷ قبل مسیح تا ۱۴ عیسوی)	چوتھی سلطنت (لوہے اور مٹی کے پاؤں)
		۲۔ ڈائیوکلیشین (۲۸۴ء تا ۳۰۵ عیسوی)	
		مشرقی اور مغربی سلطنتوں میں تقسیم شدہ	
		۳۔ کانسٹنٹائن اول قسطنطنیہ کا بانی جس نے جدید عیسائیت قائم کی تھی۔ (وفات ۳۳۷ عیسوی)	
		۴۔ ہرقل (۶۱۰ء تا ۶۴۱ء) جو بالآخر مسلمانوں سے شکست کھا گیا۔	

یہ آخری دور ظلم وستم کا دور تھا اور عیسائی و یہودی اس کی وجہ سے بے صبری کے ساتھ پانچویں بادشاہت کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ یہ بادشاہت اس دور کے نبی ہی کے ہاتھوں قیام پائے گی۔ ایسے نبی کے ہاتھوں جن کے کندھوں پر مہر نبوت ہوگی، جنہیں وہ پیغمبر امن قرار دیتے تھے اور جن کی پیشین گوئی پہلے کے ہر نبی کرتے چلے آرہے تھے۔ اس

پیغمبر کے متعلق وہ اتنے بے چین رہتے تھے کہ ان کے چند اچھے اور سلجھے ہوئے مفکرین نے محض ''عیسیاہ'' ہی سے تیس پیشین گوئیوں کو جمع کیا تھا۔ ❶

یہ لوگ اس نبی کی آمد کے متعلق پائے جانے والے واقعات اور کتابوں میں دی گئی گواہیوں کے لحاظ سے باخبر تھے۔

وہ ظاہر کردہ نشانیوں کے اس وقت تک منتظر رہے جب تک کہ نیک نفس ہرقل نے اعلان نہ کردیا ''کہ مختون شخصیت کی بادشاہت آ پہنچی ہے''۔ ❷

ہرقل کو اپنی بات پر انتہائی اعتماد تھا اس لئے اس نے بت پرست لیڈر ابوسفیانؓ کو تحریف شدہ عیسائیت کے راہنما کی حیثیت سے مخاطب ہو کر کہا ''اس کی بادشاہت یہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں میں اب اس وقت (شام و فلسطین میں) بیٹھا ہوں''۔ (یہ واقعہ ایک مستند حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔)

آخرکار وہ پانچویں خدائی بادشاہت اٹھی اور وہاں تک پہنچی جہاں ہرقل اعظم حکمرانی کرتا تھا پھر ہرقل نے شام کو خدا حافظ کرتے ہوئے کہا کہ:

''الوداع اے شام! اب میں اور تو کبھی نہ مل سکیں''

اس بادشاہت نے کفر کی حکومت کو اپنے نیچے کچل دیا اور معلوم دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر حکمرانی کی۔ جہاں ہر طرف امن وانصاف کا دور دورہ تھا۔ اس کی سرزمین چاند کی سرزمین سے طوالت اختیار کر گئی اور دنیا کی بڑی قومیں اس کے پرچم تلے آگئیں۔

اب یہاں پہنچ کر یہودی اور عیسائی پیشین گوئیوں کی تعبیر میں دور دراز اور متنازعہ طریقہ کار اختیار کرنے لگے۔

''اہل کتاب (اہل انجیل) اس وقت اختلاف کرنے لگے جب کہ ان کے پاس واضح نشانی آگئی تھی۔'' (القرآن)

''ہم نے اس معاملے میں انہیں صاف اور واضح نشانیاں عطا کردی تھیں۔ پھر وہ اپنی باہمی نفرت کی وجہ سے اس وقت اختلاف کرنے لگے جب کہ ان کے پاس علم (اور دلیل) آچکی تھی''۔

ان میں سے کچھ ایمان والے اور ہدایت یافتہ تھے اور جب کہ کچھ ایمان نہیں لائے تھے،

❶......حوالہ کتاب مسلم واہل کتاب، ڈاکٹر محمد نسیم ص ۵۷۳ تا ۵۴۳

❷......یعنی حضور ﷺ۔

ان کے کفر نے انہیں بے حساب گروہوں میں بانٹ دیا جو آج تک اس طرح تقسیم ہوتے چلے جارہے ہیں جیسے بکٹیریا پھلتا پھولتا جاتا ہے۔

وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے۔چوتھی بادشاہت (رومی شہنشاہیت) کی تعبیر تک یہ لوگ باہم متفق تھے اور ان میں کوئی اختلاف نہ تھا لیکن اس کے بعد وہ غلط بیانیاں کرنے لگے اور اسلامی شناخت کو دبانے لگے۔

غلط بیانی اور جھوٹ ان کی بنیاد پرست تحریک۔عیسائی صیہونیت۔کے قیام کے بعد اپنی انتہاء تک پہنچ گئے۔

قبل اس کے ہم ان کی تعبیرات کی توجیہہ اور صحت پر بحث کریں،ہم چاہیں گے کہ دیکھیں کہ ان کی کفر کی بادشاہت کا کیسا واضح نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے۔یہ لوگ ایسے بتوں کو پوجتے ہیں جنہیں خود ان کے ہاتھ تیار کرتے ہیں۔ان کی یہ حکومتیں بذات خود بتوں کا درجہ رکھتی ہیں جن کے سر،سینہ،بازو اور رانیں اور پیر ہیں اور جو کفر کی تمام قسموں کو ظاہر کرتے ہیں۔لہٰذا اس کے پیچھے خواب کا جو پہاڑ ہے وہ بھی ان کی تضاد روشوں کے نتیجے میں قدرتی طور پر ظاہر ہوگا۔پہاڑ کا یہ تصور سادگی اور روشنی کا ہے جسے انہوں نے اپنی بھرپور نفرت کی وجہ سے مسخ کر دیا ہے۔

اس پہاڑ کو عیسائی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ ؑ کی دوبارہ تشریف آوری کے ہزار سالہ دور پر منطبق کرنے کے لئے اور یہودی عقیدے کے مطابق یہودی مسیحا کی سربراہی میں داؤدی بادشاہت پر منطبق کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ حضرت دانیال ؑ کے بیان کردہ خواب کی تعبیر میں ایک خلا پایا جاتا ہے۔وہ اس خدائی بادشاہت کے دور یعنی پہاڑ کی حکمرانی کو،رانوں اور پیروں کے درمیان قرار دیتے ہیں۔

تاہم واضح رہے کہ مذکورہ بالا سر اور رانوں کی حکمرانی کے دور کے درمیان (دوسرے الفاظ میں نیبوشا نے زار کی بابل شہنشائیت اور یروشلم کو تباہ کرنے والے ٹائی ٹس کی روم کی شہنشائیت کے درمیان) چھ صدیوں سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔لیکن اب ٹانگوں اور پیروں کے درمیان جو فاصلہ وہ ظاہر کررہے ہیں وہ دو ہزار سال پر محیط ہے۔ظاہر ہے کہ یہ ان کی من گھڑت تعبیر ہے۔پھر عجیب بات یہ ہے کہ یہ فاصلہ اس وقت تک بڑھتا رہے گا کہ جب تک دنیا کے خاتمے کا وقت نہ ہو جائے۔آپ اندازہ کریں کہ یہ کیسا عجیب وغریب بت ہے جس کے سر اور قدموں کے درمیان فاصلہ گھٹنے کے بجائے روز بروز بڑھتا ہی جارہا ہے۔

یہ وہ خیالی خاکہ ہے جسے وہ پیش کر رہے ہیں لیکن جسے نہ تو کوئی دماغ تسلیم کر سکتا ہے، نہ کوئی آرٹسٹ قبول کر سکتا ہے اور نہ حالات کا تجزیہ کرنے والا ہضم کر سکتا ہے۔

اوپر کے جائزے سے یہ سوال سامنے آتا ہے کہ آخر انہوں نے یہ طویل دورانیہ کیوں گھڑا ہے؟ اور وہ اس بڑھتے ہوئے دورانئے کو کس طرح روک سکتے ہیں۔

انہوں نے اس مقصد کے لئے ایک دوسرے بت سے فاضل پرزہ جات spare parts نکال کر اپنے قبضے میں لے لئے اور اب چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے بت میں جوڑ کر ٹانکا لگا دیں یعنی (solder) کر دیں۔ بہر حال یہ مصنوعی عمل کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ البتہ اس نے اس بت کی علامت پر کالے بادل پھیلا دیئے ہیں جس پر ہم آگے کہیں روشنی ڈالیں گے۔

انہوں نے تلاش کے بعد محسوس کیا کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے اس کا ایک دوسرا نظریہ بھی پیش کیا ہے اور وہ ان کی کتاب کے ساتویں باب میں موجود ہے۔ یہ نظریہ چار جانوروں کا ہے اس لئے انہوں نے چوتھا جانور اٹھا کر اپنے بت میں نصب کر دیا تاکہ وہ دنیا کو مصنوعی طور پر ''پلٹ ڈاؤن مین'' ❶ کی طرح دھوکے میں ڈال سکیں۔ بنیاد پرستوں نے اس آدمی کو مذہبی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ڈارونی نظریئے سے بھی کمتر ثابت ہوا۔

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے سمندر سے چار جانوروں کو برآمد ہوتے دیکھا۔ پہلا ایک شیر تھا جس کے پر عقاب کے تھے۔ دوسرا ایک ریچھ تھا جس کے منہ میں تین ہڈیاں تھیں۔ تیسرا جانور ایک چیتا تھا جس کے چار بازو اور چار سر تھے اور چوتھا ایک دیوہیکل خوفناک بلا تھی جس کے لوہے کے مضبوط دانت تھے۔ جس نے بقیہ تمام جانوروں کو توڑ کے اپنے پاؤں کے نیچے کچل دیا۔ اس مہیب بلا کے دس سینگ تھے جب کہ ایک چھوٹا سینگ ان سینگوں کے درمیان سے مزید نکل رہا تھا۔ اس کے بعد تین سینگ نیچے گر گئے اور آنکھوں اور اس چھوٹے سینگ پر انسانی چہرہ نمودار ہوا۔ اس چہرے نے خدا اور پیغمبروں کی شان میں گستاخانہ اور کفریہ کلمات بکے۔

رہ گئے دوسرے جانور تو وہ باقی تو رہ جائیں گے لیکن ان کی طاقت کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ❷

یہ نظریہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ یہ چوتھا جانور چوتھی بادشاہت کے برابر ہے جو دوسری بادشاہتوں کے مزاج اور طرزِ عمل کے بالکل مخالف ہے، یہ بادشاہت ساری دنیا پر پھیلے گی اور ساری زمین

---

❶ ..... پلٹ ڈاؤن مین Piltdown Man ۔ ڈارونی نظریئے کے ماننے والوں نے ایک ایسا آدمی ''ایجاد'' کیا جس کا دھڑ بندر کا اور سر انسان کا تھا تاکہ لوگوں کو بندر اور انسان کے درمیان ٹوٹی ہوئی کڑیوں کا سراغ دیا جا سکے اگرچہ ایک دانستہ فریب تھا تاہم عرصہ دراز تک لوگ اس پلٹ ڈاؤن مین پر یقین کرتے رہے۔ بالآخر یہ نظریہ رد کر دیا گیا۔ (مترجم)

❷ ..... کتاب ''دانیال''۔

کو اپنے قدموں میں لے لے گی۔

اس بادشاہ کے دس سینگ دنیا کے دس حکمرانوں کو ظاہر کرتے ہیں جن کے بعد ایک اور چھوٹا سینگ (یعنی ایک اور حکمران) نمودار ہوگا جو اپنے پیشرو حکمرانوں سے مختلف ہوگا اور وہ اپنے پیشرو تین سینگوں (حکمرانوں) کو اپنا غلام بنالے گا اور اللہ تعالیٰ کے خلاف کلمات بکے گا۔

آخرکار اس کی کفریہ حکمرانی کا دور بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے ہاتھوں سے ختم کردیا جائے گا اور کامیابی وکامرانی کے ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی حکومت کا نظام چلائیں گے۔اس حقیقت کو دانیال علیہ السلام کی کتاب میں بار بار دہرایا گیا ہے۔

چونکہ چوتھے جانور کا دانت لوہے کا ہوگا اور چوتھی حکمرانی بھی لوہے کی تھی ،اس لئے بنیاد پرست دعوٰی کرتے ہیں کہ چوتھا جانور اور چوتھی بادشاہت ایک ہی چیز کے دونام ہیں۔خصوصًا اس لئے کہ یہ دونوں ''چوتھے'' نمبر کے ہیں،ان کا دعوٰی ہے کہ یہ بادشاہت یورپ کی بادشاہت کی علامت ہے جس میں ایک ''دس ریاستوں والی'' حکومت بھی شامل ہے جس کے آگے تمام دنیا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے پہلے تک جھکی رہے گی اور اسی کی تابعداری اختیار کرے گی۔

ان لوگوں کے مطابق ایک پانچویں حکمرانی بھی قائم ہوگی۔لیکن اس خیال کی کئی زاویوں سے تردید بھی کی جاسکتی ہے۔

۱) پہلا سوال یہ کہ: ''پھر پہلے تین جانوروں کی کیا توجیہ کی جاسکتی ہے؟''۔

وہ اس سوال کا جو بھی جواب دیں یا توجیہ پیش کریں ،بہر حال غلط ہوگی اور خود حضرت دانیال علیہ السلام کی وضاحت کے بھی بالکل خلاف ہوگی۔بھلا اولین تین بادشاہتیں قدیم بادشاہتیں کیسے ہوسکتی ہیں اور چوتھی باشاہت یورپ کی کیسے ہوگی؟اس کے اندر واضح تضاد موجود ہے۔عقل کی بات تو یہ ہے کہ یا تو مذکورہ بالا دونوں نظریوں کی ملاکر توضیح کی جائے یا ان کا الگ الگ ذکر کیا جائے۔اور یہی دراصل صحیح راستہ ہے۔

۲) چاروں جانور ایک ساتھ نمودار ہوئے اور چوتھے نے باقی تینوں کو ایک ساتھ ہی تباہ کردیا لیکن پہلے نظریئے کے لحاظ سے پہلی بادشاہتیں بہت کامیابی سے ہمکنار ہوئیں اور ہر ایک نے اپنی پہلی حکومت کو باری باری تباہ کیا۔

۳) چوتھی مہیب بلا سمندر سے نمودار ہوتی ہوئی نظر آئی۔جب کہ فی الحقیقت چاروں حکمرانیاں شرق اوسط میں قائم ہوئیں جہاں پانچویں بادشاہت (اسلامی مملکت) بھی قائم ہوئی اور جو زمین کے مشرق ومغرب میں ہر طرف پھیل گئی۔یہاں تک کہ منگولوں اور ترکوں کے

بعد شمالی یورپ میں داخل ہوگئی اور اس نے سارے مشرقی یورپ کو اپنا اسیر بنالیا۔

۴) مذکورہ تین جانور اگرچہ چوتھے جانور کی نذر ہو گئے تھے اور زندہ رہے تھے لیکن صورت حال یہ تھی کہ تینوں بادشاہتیں کلی طور پر ختم ہو گئیں تھیں۔

۵) دوسرے نظریئے کی تعبیر خود اپنے اندر غلطی رکھتی ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ وہاں ایک ایسا جانور ہے جس کے دس سینگ ہیں کہا گیا ہے کہ یہ دس سینگ دس بادشاہتوں کے برابر ہیں۔ لہٰذا ان کی یہ تعبیر کہ یہ پڑوس کی دس بادشاہتیں ہیں۔ ایک غلط نظریہ ہے۔

اسی طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ دس حکمرانیاں نپولین کے دور کا ''یورپی اتحاد'' European Alliance ہے۔ جیسا کہ Bates ص ۲۵۱ پر ذکر کرتا ہے یا عیسائی بنیاد پرستوں کے مطابق یہ موجودہ دور کا یورپی اتحاد European union ہے لیکن تعبیر اور حقیقت کے لحاظ سے یہ نظریہ بھی غلط ہے۔ یہ خیال ان دونوں نظریوں اور حقائق کی تردید کرتا ہے۔ آج نہ صرف امریکہ تنہا تمام یورپی اتحاد سے زیادہ طاقت ور اور با اثر ہے بلکہ یہ کہ موجودہ یورپی اتحاد بھی دس سے زائد ممالک پر مشتمل ہے۔

ہم اس نظریئے پر مزید گفتگو نہیں کریں گے لیکن اب ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ چوتھا جانور جو سمندر سے نمودار ہوا تھا وہ ''شیر'' تھا اور وہ برطانوی شہنشائیت تھی پھر جو ریچھ تھا وہ روس کی کمیونسٹ مملکت تھی۔ رہا تیسرا جانور جو چیتے کے مماثل تھا اور جس کے چار سر اور چار پیر تھے عین ممکن ہے کہ وہ کیتھولک عقیدے کی چار مملکتیں۔ فرانس، اٹلی، اسپین اور پرتگال ہوں یا یہ ایشیا کی آٹھ عظیم مملکتیں❶ (چار سر۔ چار پیر) ہوں جنہیں ہم ''چیتا'' کہہ سکتے ہیں۔

اب ظاہر ہے ہمارے سامنے چوتھا جانور رہ گیا ہے جس نے باقی تینوں کو کھا لیا ہے۔ ہمارے حساب سے وہ امریکہ ہے (یا دوسرے الفاظ میں اسے NATO کہہ لیجئے)۔

رہ گئے وہ برگزیدہ ولی اللہ جن کا ذکر اوپر نظریئے میں کیا گیا ہے اور جو امریکہ یعنی چوتھے جانور کو بھی ریزہ ریزہ کردیں گے۔ ہم اس کی وضاحت کرنا ضروری نہیں سمجھتے ہم لوگوں سے کہیں گے کہ وہ انتظار کریں اور خود دیکھیں کہ وہ کون ہیں اور کہاں ہیں۔

اب ہم بنیاد پرستوں سے کہیں گے

کہ اگر وہ ہماری مذکورہ تعبیر کو پسند کریں تو فبہا ورنہ اپنی قیاس آرائیاں اور اندازے جاری

❶ ...... Eight Asian Tigers۔

رکھیں۔ اس کے باوجود یہ سوال اپنی جگہ بہت اہم ہے کہ کس کی قیاس آرائیاں زیادہ معتبر اور قریب حقیقت ہیں......؟

آخر کیوں آپ کی تعبیر زیادہ معتبر اور ہماری تعبیر غیر ٹھہرے؟

دو معاملات بالکل یقینی ہیں۔

۱: روم: اپنے سینگوں کے ساتھ حضور ﷺ نے آگاہ کیا تھا ''ایران پر ایک یا دو حملے کیے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کے لئے کھول دے گا۔ لیکن روم میں سینگیں ہیں۔ ہر بار جب کہ اس کا ایک سینگ توڑ دیا جاتا ہے ایک دوسرا سینگ اس کی جگہ لے لیتا ہے۔'' [1]

۲: ان کے اور ہمارے درمیان اس وقت تک جنگ چلتی رہے گی جب تک کہ روم (عیسائی) مغلوب نہ ہو جائیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے تشریف نہ لے آئیں۔ اس وقت کا حقیقی علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ چنانچہ اس بنیاد پر روم کے (ایک کی جگہ دوسرے لینے والے) سینگوں کی تعداد کا کوئی بھی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہاں جو دس سینگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ محض اشارے ہیں ورنہ وہ کثرت تعداد کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ بائبل میں کثرت تعداد کے اشارے اور بھی ملتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نظریئے میں کوئی رکاوٹ اور غلط توضیح نہیں ہے۔

بہر صورت ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا یہ نظریہ اور دوسروں کے پیش کردہ نظریئے اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوں گے جب تک کہ ہم اس دوسرے چھوٹے سینگ جس نے کفریہ الفاظ بکے تھے، اس کی بھی وضاحت نہ کر دیں۔ مغربی بنیاد پرستوں میں سے کچھ کہتے ہیں کہ یہ اسلامی ریاست ہے اور اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تقدس کو مجروح کر کے کفریہ عمل کیا ہے۔

لیکن ان کی یہ توجیح بھی حیرت انگیز ہے۔ ایک عظیم وسیع وعریض اور سدا قائم رہنے والی حکومت، جانور کا چھوٹا سینگ کیسے ہو سکتی ہے؟ اسلامی سلطنت جس نے عربیوں، ایرانیوں، ترکیوں، بربریوں، افریقیوں، ہندوؤں، تاتاریوں اور دوسروں کو اپنے اندر سمیٹا کیا وہ محض چوتھی مملکت ''روم'' کا ایک چھوٹا سا سینگ ہو سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ ایک بیہودہ اور لغو تعبیر ہے اور اسے نظر انداز کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔ حقیقت

---

[1] ...... ابن ابی شیبا ۲۰۶: ۴، الہیثمی ۔ ۲۱۳: ۷، نعیم ابن حماد ۔ الفتن ۴۷۹: ۲ ۔

یہ ہے کہ دانیال علیہ السلام کی پوری کتاب توحید پر مشتمل ہے۔

کچھ لوگ اس جھوٹے سینگ کو "ریوی لیشن کی کتاب" Book Of Revelation میں درج کیے گئے جانور سے ملاتے ہیں ہم اپنے مسلم قارئین سے معذرت چاہیں گے کہ ہم یہاں عجیب وغریب ہر قسم کے جانوروں کا تذکرہ کرتے چلے جارہے ہیں۔ ہم آپ کو مذکورہ کتاب کی کوئی طول طویل کہانی سنانے نہیں جارہے، پھر بھی ہماری خواہش ہے کہ آپ چند لمحوں کے لئے اس جانور کا بھی تذکرہ سن لیں اور پھر سر دھنیں کہ مغرب کے کروڑوں اہل دانش وفکر کس طرح اپنے کام کے ہزاروں اوقات۔ بلکہ ہزاروں دن اس غلط مفروضے پر تحقیق میں ضائع کررہے ہیں۔ واضح رہے کہ ان کی اس طرز کی شائع شدہ کتابیں امریکہ میں انتہائی مقبول ومعروف ہیں۔

"ریوی لیشن" کی کتاب میں لکھا ہے کہ

"پھر میں سمندر کی ریت پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ سمندر سے ایک جانور نکل رہا ہے جس کے سات سر اور دس سینگیں ہیں۔ ہر سینگ پر ایک ایک تاج ہے اور اس کے سروں پر مذہبی توہین آمیز نام لکھے ہوئے ہیں۔ یہ جانور ایک چیتے کی شکل کا تھا۔ اس کے پاؤں ریچھ کے پاؤں کی مانند اور اس کا منہ شیر کی مانند تھا۔ ایک اژدھے نے اسے اپنی قوت، تاج اور اختیارات دیئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس کا ایک سر اتنا زخمی ہوا جیسے کہ وہ مرگیا ہو لیکن دوسرے ہی لمحے وہ زخم اچھے ہو گئے۔ ساری دنیا حیرت زدہ رہ گئی اور اس چیتے کی اطاعت اختیار کرلی۔" (۱۳:۱-۳)

ٹی بی بیٹس ❶ جو ریوی لیشن کا بہترین ترجمان ہے۔ اس نے اس واقعے کے مغز تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو بتایا ہے کہ وہ چھوٹا سینگ جس پر توہین آمیز الفاظ لکھے تھے۔ وہ روم کی حکومتوں میں سے ایک تھا۔ پھر بھی مندرجہ ذیل کئی وجوہات کی بنیاد پر وہ اس کی صحیح توجیہ نہیں کرسکا۔

۱ جو اس راہ کے محققین میں عام ہے۔ بائبل میں "کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے؟" کی الجھن مستقل درپیش رہتی ہے۔ آمیزش کی جانے والی عبارتوں اور بلاتحریف عبارتوں میں فرق کرنا بڑا مشکل ہے۔

۲ یہ خصوصیت اس کے اور اس عقیدے کے دوسرے محققین کے نزدیک بہت عام ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے بارے میں تو تمام پیشین گوئیوں کو

---

❶..... کتاب "آقا عیسیٰ کرائسٹ کا اعلان" (Proclamation Of Lord Jesus Chaist) کا مصنف۔ یہ ایک معروف کتاب ہے جس کے عربی ترجمے کو شرق اوسط کے عیسائی بہت پسند کرتے ہیں، کتاب ریوی لیشن کی یہ ایک تشریح ہے۔

وضاحت سے بیان کرنا اور اسلام کی دعوت، حکومت اور ثقافت کے بارے میں پیشین گوئیوں کو نظر انداز کر دینا۔

۳ اور یہ خصوصیت صرف ٹی بی بیٹس کی ہے واضح رہے کہ وہ اسرائیل کے قیام سے پہلے ہی وفات پا چکا تھا۔ لہٰذا اس کے لئے واقعات کی صحیح صحیح تشریح کرنا ممکن نہ تھا۔

بہر حال چونکہ اس کی تفسیر میں کچھ نہ کچھ انفرادیت موجود ہے اس لئے ہم تعبیر کا صحیح راستہ دریافت کرنے کے لئے اس کی کتاب کو بطور نمونہ اپنے سامنے رکھیں گے۔

بیٹس کا کہنا ہے کہ سمندر سے برآمد ہونے والا جانور وہی ہے جو حضرت دانیال علیہ السلام کی پیشین گوئی میں ایک چھوٹا سینگ تھا۔ (واضح رہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی تعبیر میں دو جانوروں کا ذکر ہے) وہ کہتا ہے کہ یہ رومی شہنشائیت کا نیا دور ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے پہلے ان کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے ساری دنیا پر حملہ کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ بادشاہت آخری اور پائیدار حکومت ہو گی۔

جب اس نے محسوس کیا کہ پیشین گوئیوں کے مطابق درمیان میں صدیوں کا خلا ہے جسے بعد کے دس بادشاہوں سے ملاتا ہے۔ (اگر ہر بادشاہ کا دور حکومت سو سال رکھ دیا جائے) تو اس نے ایک نیا راستہ دریافت کیا کہ سینگ بادشاہ ہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ سینگ دراصل طرز حکومت، جمہوریت یا بادشاہت کی علامت ہیں اور ہر طرز حکومت کے اپنے بہت سارے حکمران ہوتے ہیں۔ اس نے یہاں باقی اقسامِ حکومت کی تو وضاحت نہیں کی البتہ چھٹی علامت کے بارے میں کہا کہ یہ رومی بادشاہت ہے اور ساتویں حکومت کا دور اب آنے والا ہے۔

آٹھویں اور آخری دور حکومت کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ یہ جانور کا چھوٹا سینگ ہو گا۔ (صفحہ ۱۸۶)

مسلم علماء نے بھی جو تعبیریں پیش کی ہیں وہ بھی بیٹس کے اول حصے سے مطابقت رکھتی ہیں مثلاً:

''جانور اور اس کے چھوٹے سینگ کے درمیان ہمیں ظاہری مطابقت نظر آتی ہے کیونکہ چھوٹا سینگ انبیاء اور اہل اللہ پر حملہ کرتا ہے۔ ان سے جنگ کرتا ہے اور انہیں شکست سے دو چار کرتا ہے۔'' (دانیال ۲۱:۷)

''جانور کو انبیاء اور بزرگوں سے جنگ کی اجازت دی گئی تا کہ وہ انہیں شکست سے دو چار کرے۔'' (ریویلیشن ۔ ۷:۱۳)

''اور دانیال کی مانند۔ چھوٹا سینگ اللہ تعالیٰ کے خلاف الفاظ بکتا ہے۔'' (۷:۲۵)

''ریویلیشن کے مطابق جانور اپنا منہ کھولتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف نازیبا الفاظ ادا کرتا ہے۔'' (۱۳:۶)

''چھوٹے سینگ کا زور لمحے دو لمحے اور آدھی گھڑی باقی رہتا ہے۔'' (دانیال۔ ۷:۲۵)

''جانور کا زور بیالیس مہینوں تک قائم رہتا ہے۔'' (ریوی لیشن۔ ۱۳:۵)

''یہ وہی مدت ہے جس کا ذکر (اصطلاح کے فرق کے باوجود) حضرت دانیال علیہ السلام نے کیا ہے۔'' (صفحہ ۱۹۰۔ ۱۸۹)

اب یہاں ہم تھوڑی دیر کے لئے رکتے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ بنیاد پرست و متعصب لوگ ذہنوں کو اُلجھائیں گے اور ہماری باتوں کی تردید کریں گے۔

سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک مخصوص طرزِ حکومت میں بادشاہوں کی ایک طویل قطار نے حکومت کی ہو لیکن ان کی اس ساری حکمرانی کا عرصہ محض مختصر مدت ہو؟ مزید یہ کہ مذکورہ منصف اپنی ایک بات پر قائم نہیں رہتا۔ کبھی وہ ایک حکمران کی بات کرتا ہے اور کبھی معاون و مددگاروں کی ایک بڑی تعداد کی۔

اس کے باوجود ہم معاملے کو اسی کے مطابق سمجھنے کی کوشش کریں گے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ یہ چھوٹا جانور دراصل کیا تھا؟ بیٹس کا کہنا ہے کہ:

۱)...... یہ جانور یروشلم میں ہوگا۔ (ص ۱۹۳) اور یہ کہ یروشلم ہی وہ مرکزی مقام ہے جہاں علامتی طور پر بیان کئے گئے تمام واقعات رونما ہوں گے۔ (صفحہ ۱۹۴)

قارئین کو یہاں یاد دلانا ضروری ہے کہ وہ یروشلم کا ذکر اس وقت کر رہا تھا جب لوگ یروشلم کو بھول گئے تھے البتہ کچھ سیاح اور زائرین وہاں جاتے رہتے تھے۔

۲)...... یہ جانور اسرائیلیات ہے لیکن اس نے YHW (قوموں کے خدا) مسیح موعود، (قوموں کی امید) اور ان جھوٹے خداؤں کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے جن کے گرد قومیں اکثر طواف کرنے لگتی ہیں۔

۳)...... یہ جانور رومی شہنشائیت (یعنی دنیا کے اختیاراتی مرکز) کے ساتھ ایک اتحاد کی تشکیل کرتا ہے۔ (ص ۲۰۰)

۴)...... بیٹس کو یقین ہے کہ یہ رومی بادشاہ گذرے ہوئے جابر حکمرانوں میں سے نہیں تھا بلکہ یہ اس وقت ظاہر ہوگا جب کہ اسرائیل کی ریاست قائم ہوگی (جس کے بارے میں حضرت دانیال علیہ السلام نے بھی تذکرہ کیا ہے اور جس کی طرف بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اشارہ کیا ہے) وہ کہتا ہے:

''خدا کی کتاب (انجیل) کی کئی عبارتوں سے واضح ہوتا ہے کہ دس قبیلے اپنے گناہوں سے نجات کے بعد (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے قبل) یروشلم میں اکٹھے ہوں گے۔ وہاں وہ طویل غربت کی بدترین آگ کو برداشت کریں گے جب کہ اسرائیلی جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسترد کر دیا تھا وہ یروشلم میں پیشگی طور پر جمع ہوں گے۔ (صفحہ ۲۱۷) دوسرے الفاظ میں وہ اس دن جمع ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب نازل ہوگا اس مقصد کے لئے ہم ایک باب بعنوان ''اللہ کا یوم الغضب'' کے نام سے علیحدہ مخصوص کریں گے''۔ (حوالہ باب نمبر ۱۲)

ہم یہاں دوبارہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ مصنف اسرائیلی ریاست کے قیام سے قبل ہی فوت ہو چکا تھا۔

۵)...... جانور کی حکومت خدائی احکام کے تابع نہیں بلکہ مغربی طرزِ حکومت کی مانند ملحدانہ ہوگی یہی وہ سبب بنے گا کہ ظلم وتشدد کا بازار گرم کیا جائے اس کا کہنا ہے:

''مغربی یورپ تہذیب، آزادی، روشن خیالی اور ترقی کی منتخب کردہ سرزمین ہے لہٰذا وہاں انسانی اصولوں کے ملنے سے مذکورہ جانور کی حکومت قائم ہو جائے گی اس کے نتیجے میں ظلم، تشدد، غربت اور کفریہ الفاظ کا نظام قائم ہو جائے گا''۔ (صفحہ ۲۳۸)

۶)...... بیٹس کا کہنا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی تعبیر کے مطابق اس جانور کی حکومت کے نتیجے میں ہم خیال حکومتوں کا ایک عارضی اتحاد قائم ہو جائے گا۔ (صفحہ ۲۵۱) یہ جو نیا اتحادی رومی حکومت کا قائم ہوگا وہ سب مل کر اپنی حکومت کو اس جانور کے حوالے کر دیں گے۔ (صفحہ ۲۵۳)

یہاں جو امر زیادہ حیران کن ہے وہ یہ ہے کہ زیر تبصرہ جانور انہیں اپنی اطاعت اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ یہ مملکتیں از خود رضا کارانہ طور پر اپنے لئے یہ طریقہ منتخب کرتی ہیں۔ (صفحہ ۲۵۳)

اسی طرح جانور کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ بادشاہ کی طرح حکمرانی کرے بلکہ وہ قدیم رومی بادشاہت یا اس کے مغربی حصے کی کابینہ اور کونسل کے ارکان پر اثر انداز ہو جائے۔ (صفحہ ۲۵۴)

یہاں ہم ایک بار پھر قارئین کو یاددہانی کرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ بیٹس نے یہ کتاب اقوام متحدہ کے قیام اور مغربی سیاسیات خصوصاً امریکی سیاست پر صیہونیوں کے کنٹرول سے پہلے لکھی تھی۔

۷)......رہ گئے اس جانور کے دشمن اور ان کی آپس کی لڑائی تو اس ضمن میں بیٹس کا کہنا ہے کہ

''روی سلطنت اور یہودی منکرین کا اتحاد شمال کی لڑائی سے نہیں بچ سکتا جو یہودی اس وقت یروشلم میں بتوں کی پوجا کر رہے ہوں گے وہ سیلاب کے ریلوں کی طرح حاوی ہو جائیں گے اور اس سرزمین کی تباہی کا سبب بنیں گے''۔ (۲۱۴)

۸)......شمال کی فوج کے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ: ''مشرق کے حکمران جانور کی سلطنت پر حملہ کرنے کے لئے اس کی سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کریں دوسری طرف وہ جانور بھی مغربی بادشاہوں کے اتحاد سے سرحدوں پر اپنی فوج لے آئے گا اور اس طرح دنیا کی آخری جنگِ عظیم کا آغاز ہو جائے گا۔'' (صفحہ ۲۴۰)

۹)......اور آخر میں بیٹس ہمیں جنگ کے نتائج بتاتا ہے۔ ''جانور اور اس کے گناہ گار حلیفوں نے شاید ہی کبھی سوچا ہو گا کہ جس میدان جنگ کی طرف وہ بھاگ کر گئے تھے وہاں سے انہیں قیدی بنا کر گرفتار کیا جائے گا اور یہ کہ انہیں ابدی آگ میں زندہ جھونک دیا جائے گا دوسری طرف ان نیک نفس شخصیتوں نے جو خوف سے پہاڑوں اور غاروں میں چھپی ہوئی تھیں شاید ہی کبھی تصور کیا ہو کہ وہ جنگ کے بعد اپنا سر دوبارہ عزت و وقار اور جرأت کے ساتھ بلند کر سکیں گی۔''

اس مرحلے پر جب کہ ہمیں اس جانور کی حقیقت پتہ لگ گئی ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ صورتِ حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اس آخری جنگ عظیم کے خاتمے پر واقع ہو گی؟ یہیں پر عیسائی تبصرہ نگار عموماً اور بعض مسلم محققین خصوصاً غلطی کرتے ہیں۔ دونوں طبقات میں بس اتنا فرق ہے کہ عیسائی محققین عقل و دانش کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں اور یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ تاریخ میں اللہ تعالیٰ کی کیا روایت رہی ہے؟

ہمارے مسلمان محققین تو بیچارے صرف طبعی قوانین پر انحصار کرتے ہیں جن کی مدد سے وہ واقعات کی تشریح کرتے ہیں۔ مسلمان محققین اگر غلطی کرتے ہوئے دن کی روشنی میں راستے سے بھٹکتے ہیں تو عیسائی مفسرین تو سارا سفر ہی اندھیرے میں طے کرتے ہیں اِلاّ یہ کہ انہیں کہیں کہیں روشنی کی چمک نظر آ جائے۔

ہمارے خیال میں بیٹس نے سچائی کو تقریباً دریافت کر لیا ہے۔ نیچے ہم ہونے والے اہم واقعات کا خلاصہ اس کے اپنے الفاظ میں بیان کریں گے تا کہ ہمارے قارئین بھی سچائی تک از خود پہنچ سکیں۔ ہم یہاں عیسائیت کی آمیزش کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے بیان کو حدود میں رکھنے کی کوشش کریں گے۔

''رومی شہنشائیت دوبارہ لوٹ کر آئے گی۔ یہودی بلاک اکثر و بیشتر ایمان سے خالی ہو کر یروشلم واپس لوٹے گا۔ پھر جب یہ لوٹ کر آئیں گے تو ایک عظیم قوت یروشلم لوٹنے والے ان یہودیوں کو خوفزدہ کرے گی۔ یہودی بلاک، خود کو اس عظیم قوت سے محفوظ رکھنے کے لئے نئے دور کے رومی حکمران سے ایک معاہدہ کرے گا۔

تاہم یہ معاہدہ بھی حملے کو نہیں روک سکے گا اور یہودیوں کی بت پرستی کی وجہ سے یہ قوت ان پر سیلابی ریلے کی طرح حاوی ہو جائے گی۔

اگر کہیں ہمیں اس موضوع پر لکھنا ہوتا تو ہم سادہ الفاظ میں اسے اس طرح ادا کرتے۔

۱: یہودی ریاست اسرائیل اپنی بڑی نو آبادیاتی نظاموں کی بانی ریاستوں کے درمیان چھوٹا سینگ ہے اور اس مقدس سرزمین (فلسطین) میں وہ جارح حملہ کی صورت میں واپس آئیں گے۔

۲: جانور۔ یا دو جانور۔ سے مراد صیہونیت ہے جس کے دو چہرے ہیں، ایک یہودی، دوسرا عیسائی۔

۳: یہودی قوم صیہونیت ملحدانہ نظریات کے بانی مارکس، فرائڈ، ڈرک ہیم، مارکیوز، ہرزل، شلر، برگ سن اور مارٹن ویبر کی خاص مبلغین و تحریکی ہیں۔

۴: یروشلم میں اسرائیل کی ریاست کا قیام یہودی قبضہ ہے اور وہ اسے دار الحکومت قرار دلواتے ہیں۔

۵: نئی رومی حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا نام ہے (ہم سارے مغرب کو بھی رومی حکومت کا یہ نام دے سکتے ہیں) اس طریقے سے یہ دوسری پیشین گوئیوں میں درج نئے بابل (New Baٹylon) سے جا ملتا ہے یہیں سے پتہ چلتا ہے کہ جانور کو کتنے وسیع اختیارات و قوت دیئے گئے ہیں ہمیں اس سانپ اور اسرائیلی کا انجام خدا تعالیٰ کے یوم الغضب میں نظر آئے گا۔ (ملاحظہ ہو باب ۱۲/ اور ۱۳)

۶: وہ فوج جو ان کے خلاف مشرق سے آئے گی مسلم مجاہدین کی ہو گی (اسے ہم کچھ ہی

صفحات کے بعد دوسری پیشین گوئیوں کے ضمن میں تفصیل سے بیان کریں گے۔)

اس طرح کی تعبیر سے ہمیں کہانی کے بقیہ حصوں، اتحادی، جنگ، اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے نزول سے ملانے میں کوئی مشکل محسوس نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ ہم بیٹس کے بیان کو بہتر بنانے کی ایک اور وجہ بھی دیکھیں وہ سب یہ ہے کہ تثلیث کے نظریئے نے نہ صرف یہ کہ ان کے عقیدے کو خراب کیا بلکہ ان کے دماغوں کو بھی خراب کیا ہے۔ صفحہ ۲۱۱ پر وہ اپنے پہلے کے تمام بیان کو بھول جاتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ وہ تین اشخاص جنہیں چھوٹا سینگ، جانور اور سلطنت کا سر کہا جاتا ہے دراصل وہ سب ایک ہی شخص ہیں۔

اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ بیان میں اسی طرح کی تبدیلی منظر کی اہمیت کو تبدیل نہیں کرتی ہے اس نے چند کرداروں کے نام تبدیل کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا ہے۔

اس ڈرامے کا اہم عنصر یہودیوں کی اپنی مقدس سرزمین کی طرف واپسی ہے لیکن اچھے اور نیک عقائد کے ساتھ نہیں بلکہ وہی اپنے پرانے عقیدوں اور ان کے ساتھ جدید دور کے مزید الحاد کے ساتھ۔ وہ وہاں ایک ریاست قائم کرنے میں آخر کار کامیاب ہو جاتے ہیں وہی اپنے پرانے عقیدے اور جدید الحاد کے ساتھ۔ جنہیں حضرت دانیال علیہ السلام نفرت کی ریاست قرار دیتے ہیں اور یہی ہمارے اگلے باب کا عنوان ہے۔

واقعات کا خلاصہ

❄ ......خاندانی اکائی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

❄ ......اخلاقی زوال اور بے شرمی کے واقعات بڑھ جائیں گے۔

❄ ......لاقانونیت اور منظم جرائم میں اضافہ ہو جائے گا۔

❄ ......کفر اور مادی طرز زندگی سے چمٹ جانے کی تڑپ بڑھ جائے گی۔

❄ ......اللہ کے قوانین اور احکام سے ہنسی مذاق کیا جائے گا تا کہ ذاتی خواہشات اور تمنائیں پوری ہو سکیں۔

❄ ......حکومت غیر اہل افراد (ظالم، استحصال پسند اور خوف خدا سے عاری لوگ) کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔

❄ ......حجاز میں سیاسی بحران پیدا ہوگا۔

❄ ......مکے میں امام مہدی کے ہاتھ پر حاجیوں کی بیعت ہوگی۔ (ابتداءً امام مہدی اس سے انکار کریں گے)۔

❊......شام سے ایک فوج امام مہدی کے خلاف بھیجی جائے گی جسے زمین نگل لے گی۔
❊......ایک اور شخص (غالباً کلب قبیلے کا ایک مسلمان) امام مہدی کے خلاف اٹھے گا لیکن جنگِ کلب میں اسے شکست دے دی جائے گی۔
❊......مغربی قوتیں (خصوصاً یہودی) شام کی سرحدیں خالی دیکھ کر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گی اور مدینے سے متصل تک مسلمانوں کا گھیراؤ کرلیں گی۔
❊......خونی جنگوں کا ایک تسلسل برپا ہوگا جس میں الملحمۃ الکبری بھی شامل ہے۔ یہ جنگیں عیسائیوں کی جانب سے امام مہدی کے خلاف لڑی جائیں گی۔۔اس جنگ میں امام مہدی کی فوجیں عرب میں عیسائی فوجوں کو شکست دیں گی۔کرۂ ارض کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی جنگ ہوگی۔
❊......غیر مسلم ممالک اتنی جنگوں کے باوجود فوجی لحاظ سے مضبوط رہیں گی اور ہر لحاظ سے امام مہدی کا راستہ روکنے کی کوشش کریں گی۔
❊......مغرب کا ایک بڑا شہر قسطنطنیہ (حالیہ استنبول) اسلامی افواج کے ذریعے فتح کرلیا جائے گا اور لوگ امام مہدی کی بیعت کے لئے دوڑ پڑیں گے۔اس دور کا یہ سب سے بڑا واقع ہوگا۔
❊......دجال کی آمد سے پہلے مسلمانوں پر سختی کے کٹھن دور آتے رہیں گے۔
❊......بے سروسامانی کے باوجود مسلمانوں کی فتح سے مجبور ہو کر تمام کفر دجال کی قیادت میں متحد ہو جائے گا۔
❊......ذرائع ووسائل (خصوصاً پانی) کے لحاظ سے مسلمانوں پر بہت برا دور آئے گا۔
❊......دجال مسلم علاقوں پر قبضہ کرلے گا اور بعض منافقین امام مہدی سے بیعت توڑ کر دجال کی برتری کو قبول کرلیں گے۔
❊......دجال مکہ اور مدینہ بھی فتح کرنے کی کوشش کرے گا لیکن کامیاب نہیں ہوسکے گا۔اسے مدینہ کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔
❊......دجال کے دہشت و بربریت کے عروج میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ نازل فرمائے گا۔
❊......حضرت عیسیٰ علیہ السلام لُد کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے۔لُد آجکل اسرائیل کا اہم فوجی مستقر ہے جس میں ۲۰۰۰ کے قریب وسیع طور پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں۔
❊......بادشاہ بخت نصر کا وہ خواب جس کی تعبیر حضرت دانیال علیہ السلام نے بتائی تھی، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام ایک بار پھر اُبھرے گا اور وہ تمام مذاہب، حکومتوں اور ہر قسم کے طرز زندگی پر محیط ہو جائے گا۔
❊......یہودیوں اور دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج کا فتنہ نمودار ہوگا اور وہ مسلمانوں پر حملہ

کریں گے۔

❄......یاجوج ماجوج اپنے اندھے تکبر کے باعث ہلاک کر دیے جائیں گے۔کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کی دعائیں اثر لا چکی ہوں گی۔

❄......آخر کار اسلام کا ساری دنیا پر امن وانصاف اور مساوات کے ساتھ دور دورہ ہوگا۔

❄......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت کے نتیجے میں بری حرکتوں والے افراد دنیا میں ایک بار پھر افراتفری اور تباہی پھیلائیں گے۔

❄......مسلم دنیا کا عالمی اتحاد ایک قصۂ ماضی بن جائے گا۔

❄......اللہ زمین سے ایک بولتا ہوا جانور (دابۃ الارض) برآمد کرے گا جو کافروں کی پیشانیوں پر مہر لگائے گا تاکہ وہ مسلمانوں کو ممتاز کر سکے۔

❄......اس دور میں زلزلے، طوفان، قدرتی آفات، سیلاب اور قحط برپا ہوں گے تاکہ گمراہ لوگوں کو متنبہ کیا جاسکے۔

❄......اپنی بہتر حالت میں ہونے کے باوجود مدینہ کے لوگ مادّی وجوہات کی بنیاد پر ہجرت کر جائیں گے۔

❄......حبشہ کے لوگ خانہ کعبہ گرادیں گے تاکہ اس کے خزانوں پر قبضہ حاصل کریں۔خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وہ واقعہ ہوگا جس کے بعد قیامت کی بقیہ نشانیاں بھی تیزی سے سامنے آنے لگیں گی۔

❄......دنیا میں تین بڑے دھنساؤ ہوں گے،۱۔مشرق میں،۲۔مغرب میں،۳۔جزائر عرب میں۔

❄......آسمان پر ایک بڑا دھواں صاف نظر آئے گا۔لیکن اس وقت تک کافی دیر ہو چکی ہوگی۔کیونکہ پھر معافی کا دروازہ بند ہو چکا ہوگا۔

❄......سورج مغرب کے بدلے مشرق سے نکلے گا۔

❄......عدن سے ایک آگ نکلے گی جو کرہ ارض کی تباہی سے پہلے تمام انسانوں کو ایک جگہ جمع کر دے گی۔

❄......ایمان والوں کی روحیں قبض کر لی جائیں گی تاکہ زندہ رہ جانے والے کافروں پر اللہ اپنا بد ترین غصہ نازل کرے۔

❄......کائنات میں عظیم تبدیلیاں آئیں گی۔زمین ہموار کر دی جائے گی۔سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ستارے جھڑ جائیں گے۔آسمان چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا اور اس طرح قیامت واقع ہو جائے گی۔

''کرۂ ارض کے آخری ایام'' جناب محمد ابو متوکل صاحب جو حساس دل رکھنے والے انگریزی زبان کے ایک ممتاز اسلامی اسکالر ہیں ان کی کتاب 'Milestones To Eternity' کے تیسرے حصے کا اردو ترجمہ ہے جس میں مصنف نے قیامت سے پہلے کی نشانیوں: ٹڈیوں کا معدوم ہونا، قیصر و کسریٰ کا خاتمہ، قتل و خونریزی، خودکشی، حجاز سے آگ اٹھنا، بخل و کنجوسی، امانت کا خاتمہ، وقت کا اختصار، جہالت، زنا، شراب خوری، زلزلے، اونچی اونچی عمارتیں، جھوٹے نبی، ملحمۃ الکبریٰ، دخان، دجال، دابۃ الارض، حضرت امام مہدی کا دور، صلیبی جنگیں، حضرت عیسیٰؑ کا نزول، یاجوج ماجوج، زمین میں تین دھنساؤ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ جا بجا قرآنی آیات اور احادیث سے دلائل دیئے ہیں اور کئی مقامات پر سائنسی لحاظ سے تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔

نیز آج کل کے عالمی حالات میں جبکہ دنیا تیز رفتاری سے قیامت کی جانب بڑھ رہی ہے مسلمانوں کو عالمی طاقتوں کی دہشت گردی، ظلم و ستم اور بربریت سے محفوظ رکھنے، دنیا کی چمک دمک سے جان چھڑانے، قرآن وسنت کی طرف لوٹنے پر آمادہ کرنے اور کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ان معاملات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے بلاشبہ یہ ایک بہترین تصنیف ہے۔

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کرۂ ارض کے آخری ایام